علامہ حافظ شمس الدین محمد الذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی

مشہور تالیف کتاب الکبائر کا اردو ترجمہ

www.KitaboSunnat.com

ستر بڑے گناہ

ترجمہ وتلخیص

مولانا عبد القوی مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

علامہ حافظ شمس الدین محمد الذہبیؒ کی
مشہور تالیف کتاب الکبائر کا اردو ترجمہ

ستّر بڑے گناہ

ترجمہ و تلخیص

مولانا عبد القوی مدظلہ

www.KitaboSunnat.com

المیزان ناشران و تاجران کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور پاکستان فون: ۷۲۱۲۷۶۲، ۷۱۲۲۹۸۱-۰۴۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المیزان

عصرِ حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ

جامعہ بیت العتیق (رجسٹرڈ)
کتاب نمبر ________

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

سلسلہ مطبوعات - ۳۱۲

سن اشاعت ۲۰۰۹ء
محمد شاہد عادل نے
حاجی حنیف پرنٹرز سے چھپوا کر
المیزان اُردو بازار لاہور سے شائع کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

رائے گرامی: حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ---- 7

تقریظ: از حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ ---- 8

پیش لفظ: از حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی مدظلہ ---- 12

مقدمۃ المترجم ---- 17

ترجمۃ المصنف ---- 22

① اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا ---- 25

② ناحق کسی کو قتل کرنا ---- 29

③ جادوگری ---- 31

④ نماز نہ پڑھنا ---- 34

بچہ کو نماز کا حکم کب دیا جائے ---- 37

⑤ زکوۃ نہ دینا ---- 40

⑥ بنا کسی عذر کے رمضان کے روزے نہ رکھنا ---- 43

⑦ قدرت کے باوجود حج نہ کرنا ---- 44

⑧ والدین کی نافرمانی کرنا ---- 45

⑨ رشتہ داروں کے ساتھ بدسلوکی کرنا ---- 52

⑩ بدکاری ---- 54

⑪ خلافِ فطرت شہوت رانی ---- 57

⑫ سود کھانا ---- 62

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑬ یتیم کا مال ظلماً کھانا ---------- 64

⑭ اللہ اُس کے رسول پر جھوٹ باندھنا ---------- 68

⑮ میدانِ جہاد سے بھاگنا ---------- 69

⑯ حاکم کا رعایا پر ظلم کرنا ---------- 70

⑰ گھمنڈ اور تکبّر کرنا ---------- 72

⑱ جھوٹی گواہی دینا ---------- 74

⑲ شراب پینا ---------- 75

⑳ جوا کھیلنا ---------- 78

㉑ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا ---------- 80

㉒ مالِ غنیمت میں خیانت کرنا ---------- 82

㉓ چوری کرنا ---------- 83

㉔ ڈاکہ ڈالنا اور رہزنی کرنا ---------- 85

㉕ جھوٹی قسم کھانا ---------- 86

㉖ ظلم کرنا ---------- 89

㉗ چنگی لینا ---------- 95

㉘ حرام مال کھانا ---------- 97

㉙ خودکشی کرنا ---------- 101

㉚ جھوٹ کی عادت ڈال لینا ---------- 103

㉛ غلط فیصلے کرنا ---------- 106

㉜ رشوت ستانی ---------- 108

㉝ عورتوں کا مردوں کی مشابہت اختیار کرنا اور
مردوں کا عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا ---------- 109

㉞ بیوی کا بدکاری پر ناگوار نہ ہونا ---------- 111

㉟ محلّل اور محلَّل لہٗ ---------- 112

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶ مسئلہ حلالہ فقہاء کی نظر میں — 114
۳۷ پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا — 116
۳۸ ریاکاری — 117
۳۹ علم دین کا دنیا کیلئے سیکھنا اور اس کا چھپانا — 118
۴۰ امانت میں خیانت کرنا — 120
۴۱ احسان جتانا — 122
۴۲ تقدیر کو جھٹلانا — 123
۴۳ دوسروں کے عیب تلاش کرنا — 126
۴۴ چغل خوری کرنا — 127
۴۵ لعنت ملامت کرنا — 130
۴۶ وعدہ خلافی کرنا — 132
۴۷ غیب کی خبریں بتلانے والے کاہن اور نجومی کی تصدیق کرنا — 133
۴۸ شوہر کی نافرمانی کرنا — 136
۴۹ نوحہ کرنا — 141
۵۰ بغاوت اور سرکشی — 144
۵۱ کمزوروں پر زیادتی کرنا — 146
۵۲ پڑوسی کو تکلیف پہنچانا — 148
۵۳ مسلمانوں کو تکلیف دینا اور برا بھلا کہنا — 151
۵۴ اللہ کے نیک بندوں کو ستانا — 153
۵۵ کپڑوں کا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا — 155
۵۶ مرد کا ریشم اور سونا استعمال کرنا — 157
۵۷ غلام کا اپنے آقا کے پاس سے بھاگ جانا — 158
۵۸ غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا — 159
۵۹ جان بوجھ کر غلط نسب بیان کرنا — 160

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۰	لڑائی جھگڑا کرنا	161
۶۱	ضرورت سے زائد پانی کا روکنا	162
۶۲	ناپ تول میں کمی کرنا	163
۶۳	خدا کے عذاب سے نڈر ہو جانا	165
	بلا عنوان	167
۶۴	بلا عذر جماعت کی نماز چھوڑ دینا	170
۶۵	جمعہ کی نماز نہ پڑھنا	170
۶۶	وصیّت میں نافرمانی کرنا	175
۶۷	دھوکہ دینا اور فریب کرنا	176
۶۸	مسلمانوں کے خلاف جاسوسی کرنا	177
۶۹	تصویریں بنانا	179
۷۰	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کرنا	181

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رائے گرامی

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بستوی مدظلہ[1]

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔

مولانا محمد عبدالقوی صاحب سلمہٗ نے غایت حسن ظن سے اپنا رسالہ ترجمہ کتاب الکبائر مصنفہ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ دیکھنے کے لئے عنایت فرمایا۔ احقر نے جگہ جگہ سے دیکھا۔ ماشاء اللہ انتخاب بھی خوب ہے اور ترجمہ بھی۔ آج فضائل کیلئے رسائل ومضامین کی اشاعت اور تبلیغ پر کام ہو رہا ہے مگر منکرات پر نکیر کرنے کے لئے نہ کوئی جماعت ہے نہ اس کی تبلیغ و اشاعت پر زور دیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی سعی کو مشکور و مقبول فرمائیں اور اس کے نفع کو عام وتام فرمائیں۔

ماشاء اللہ ترجمہ شستہ، زبان آسان، قوسین میں مطالب کو واضح کرکے نافعیت میں مزید اضافہ کر دیا گیا ہے۔ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کا پیش لفظ ماشاء اللہ خوب اور افادہ میں مستقل رسالہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔

احقر

محمد یوسف

جامعہ عربیہ خیر العلوم بستی، یوپی

المرقوم ۸/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۹ھ

---

[1] افسوس کہ اشاعت ثانی تک مولانا موصوف مرحوم ہو چکے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ العالی

احقر محمد اختر عفا اللہ عنہ (وارد فی الہند) کو عرصہ سے تمنا تھی کہ علامہ حافظ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ دمشقی مشہور بنام علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی ''کتاب الکبائر'' کا ترجمہ کیا جائے۔ جس کا اہم پہلو یہ ہے کہ عام لوگ جس طرح وظائف و اذکار اور نوافل کا اہتمام کرتے ہیں' گناہوں سے اجتناب و ترک معاصی کا اس درجہ فکر و غم نہیں کیونکہ وظائف و نوافل سے سرور ملتا ہے اور گناہوں کی عادت ترک کرنے سے نفس پر مشقت و پریشانی محسوس ہوتی ہے جس سے توبہ کا سہارا لے کر گناہوں کی حرام لذت سے بھی لطف اندوز ہوتے رہتے ہیں حالانکہ حق تعالیٰ شانہ کی ناخوشی کی راہوں سے اپنا دل خوش کرنا بندے کے لئے بے حیائی' غیر شریفانہ' منحوس اور لعنتی خوشی ہے جیسا کہ شرم کی حقیقت ملا علی قاریؒ محدث اعظم نے اپنی کتاب ''مرقات'' میں حدیث ''الحیاء شعبة من الایمان'' کی شرح کرتے ہوئے تحریر فرمائی کہ:

فانّ حقیقة الحیاء ان مولاك لا یراك حیث نهاك

ترجمہ: ''شرم کی حقیقت یہ ہے کہ تیرا مولا تجھے اپنی نافرمانی میں نہ دیکھے۔''

پس گناہوں کا ارتکاب لائق اور شریف بندوں کا کام نہیں۔ بے حیائی اہل ایمان کی ایمانی شان کے خلاف ہے اور گناہوں سے گنہگار ہمیشہ بے سکون رہتا ہے۔

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب دامت برکاتہم کا شعر ہے ؎

اُف کتنا ہے تاریک گنہگار کا عالم
انوار سے معمور ہے ابرار کا عالم

اور مولانا اسعد اللہ صاحب محدث مظاہر العلوم کا شعر ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عشق بتاں میں اسد کرتے ہو فکر راحت
دوزخ میں ڈھونڈتے ہو جنّت کی خوابگاہیں

نیز بعض لوگ اس غلط فہمی کے بھی شکار ہیں کہ ہماری برائیاں نیکیوں کی برکت سے مٹادی جائیں گی اور اس آیت کریمہ سے سہارا لیتے ہوئے گناہوں کے ترک کی ہمّت اور فکر جیسی مطلوب ہے' نہیں کرتے' لیکن یہ بدعملی آیت کریمہ "اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ" کی تفسیر سے لاعلمی کا سبب ہے۔ اُمت میں مُستند اور معتبر تفسیر روح المعانی میں علامہ آلوسی سیّد محمُود بغدادی' مُفتی بغداد تحریر فرماتے ہیں کہ حسنات سیئات کو مٹاتی ہے' اس آیت میں سیئات سے مراد صغائر ہیں۔ بشرطیکہ اجتناب کبائر کا اہتمام کیا جائے۔ عبارتِ روح المعانی یہ ہے۔

المراد بالسیئات الصغائر بشرط احتناب الکبائر۔

نیز بعض لوگوں کو کبائر کا علم ہی نہیں وہ لاعلمی سے کبائر کو صغائر سمجھنے کے سبب توبہ نہیں کرتے۔ میرے شیخ و مرشد حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت بُرکاتہم جن کے بارے میں کتاب "عُلمائے مظاہر" میں شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ مولانا ابرار الحق صاحب مجھ سے ابو داوٗد شریف پڑھتے تھے اسی وقت سے "صاحب نسبت" ہیں' فرماتے رہتے ہیں کہ ذکر و نوافل کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کوئی سہارنپوری گنّا چوس رہا ہے اور گناہوں کو چھوڑنے کی مثال یہ ہے کہ کوئی سہارنپوری گنّا چوسنے والے کے منہ سے چھین رہا ہو' اسی لئے جو غلط اذکار و وظائف کی باتیں کرتے ہیں ان سے کوئی ناراض نہیں ہوتا مگر جو اپنے بیان میں ترکِ منکرات اور ترکِ بدعات و معاصی کی طرف توجہ دلاتے ہیں ان سے اکثر لوگ ناراض ہو جاتے ہیں۔ لیکن سچّے طالب اور مُخلص خوش ہو کر گناہ ترک کر دیتے ہیں اور نعمتِ خداوندی اور نعمتِ تقویٰ کی بدولت فاسقانہ حیات سے نجات پا کر ولی اللہ بن جاتے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ کثرتِ نوافل اور اذکار کو بزرگی کا معیار سمجھتے ہیں' اگرچہ وہ فوٹو کشی' ٹی وی' ویڈیو فلم اور گانے بجانے' ریکارڈنگ کی محفلوں میں اپنے خاندانوں اور برادری کو خوش کرنے کیلئے شریک ہوتے ہیں' حالانکہ ایسا شخص جو کسی بھی خلافِ شرع کام میں اصرار کے ساتھ مشغول رہتا ہے ہرگز ولی اللہ نہیں بن سکتا ہے' کیونکہ ولایت کی بنیاد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکِ معاصی پر ہے نہ کہ کثرتِ ذکر و نوافل پر' جیسا کہ قرآن پاک میں اعلان فرمایا گیا ہے۔

"جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کریں وہی لوگ اللہ کے اولیاء ہیں۔"

اگر کبھی خطا ہو جاتی ہے تو اولیاء اللہ نہایت ندامت اور آہ و زاری کے ساتھ استغفار و توبہ کر کے اپنے مولائے کریم کو راضی کرتے ہیں۔ اور آج اس زمانے میں جو اکثر صالحین کہلاتے ہیں ان منکرات سے اجتناب کرنے والوں کو تنگ نظر اور ملائے دقیانوس کا خطاب دیتے ہیں حالانکہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ:

اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ۔

ترجمہ: "حرام چیزوں سے بچو' سب سے زیادہ عبادت کرنے والے بن جاؤ گے۔"

حضرت مرشد مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم نے ایک بار جدہ سے مکہ معظمہ جاتے ہوئے فرمایا کہ کار کے اندر ائیر کنڈیشن چالو ہونے کے باوجود گرمی لگ رہی ہے' تو محترم انوار الحق صاحب نے فرمایا کہ کسی طرف شیشہ کھلا رہ گیا ہے۔ پھر جب شیشہ بند کیا گیا ٹھنڈک آ گئی۔ اسی وقت حضرت نے فرمایا اسی طرح جو ذکر اللہ کا ائیر کنڈیشن چلاتے ہیں اور گناہ ترک نہیں کرتے ہیں یعنی آنکھ' کان' زبان اور دیگر اعضاء پر تقویٰ کا شیشہ نہیں چڑھاتے وہ ذکر کے نفع کامل یعنی اطمینانِ کامل کی ٹھنڈک سے محروم رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مولانا حافظ عبد القوی کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے علامہ ذہبی رحمہ اللہ کی کتاب الکبائر کا اختصار کے ساتھ ترجمہ کر دیا جس کے مطالعہ سے گناہ کبیرہ کا علم ہوگا اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے احقر محمد اختر کو اور جملہ سالکین کرام اور جملہ اُمت مُسلمہ کو جملہ کبائر سے اجتناب اور پرہیز کی توفیق مرحمت فرما کر محض اپنے فضل و کرم سے اور کریم کی اس شان کے صدقہ جو ملا علی قاری رحمہ اللہ نے مرقات میں بیان فرمائی ہے کہ کریم وہ ہے جو نا اہل پر بھی فضل کر دے:

اَلَّذِيْ يُعْطِيْ بِدُوْنِ الْاِسْتِحْقَاقِ وَالْمِنَّةِ۔

ہم جیسے نا اہلوں کو بھی تقویٰ کا اہتمام عطا فرما کر اپنے اولیاء و صدیقین کے زمرہ میں شامل فرمائے۔ آمین

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوش میں آئے جو دریا رحم کا
گرگِ صد سالہ ہو فخر اولیاء

اللہ تعالیٰ مولانا عبدالقوی صاحب کی اس خدمت کو شرفِ حسن قبول عطا فرمائیں اور اُمت مُسلمہ کیلئے مُفید بنائیں۔ آمین۔

راقم الحروف
حکیم محمدؐ اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ
(درمیان سفر ریل حیدر آباد سے بمبئی بوقت ۱۲ بجے دن
۲۷/ شعبان المعظم ۱۴۰۹ھ تاریخ ۱۶/ اپریل ۱۹۸۹ء

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب رحمانی زید فضلہ

انسان خیر و شر کا مجموعہ ہے اور اس کی فطرت میں نیکی اور بدی کی صلاحیتیں یکساں طور پر ودیعت کی گئی ہیں۔ اور ایسا کیا جانا ضروری بھی تھا اس لئے کہ اسے اس کائنات میں محض آزمائش اور امتحان کے لئے بھیجا گیا ہے' اگر وہ خالق کائنات کے اس امتحان میں پورا اتر جائے تو اس سا کوئی خوش نصیب نہیں' اور اگر اس کے پائے استقامت نے ٹھوکر کھائی اور وہ اس امتحان میں کامیاب نہ ہو سکا تو اس سا کوئی بد نصیب نہیں۔

انسان کی یہی دوہری صلاحیت ہے جو ہمیشہ باہم معرکہ آراء رہتی ہے' خدا ترسی نے غلبہ پایا تو عمل صالح کا صدور ہوتا ہے' شرورِ نفس نے فتح پائی تو انسان شیطان کے "دام ہمرنگ زمین" میں گرتا ہے اور خدا کی نافرمانی کر گذرتا ہے' پھر یہ نافرمانی بھی مختلف درجات کی ہیں' کوئی بات خلاف افضل ہو گئی تو لغزش اور زلّۃ ہے۔ یہی بات انبیاء سے صادر ہو جائے تو ان کے مقام و مرتبہ کے لحاظ سے "ذنب" کہلاتا ہے کہ "قریباں را بیش بود حیرانی" غلطی اگر اس سے آگے کے درجے کی ہو لیکن ایسی نہ ہو جس کے بارے میں وعیدِ شدید ہو تو صغائر کہلاتی ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے "سیئات" سے تعبیر کیا ہے۔ فضل خداوندی سے نیک اعمال (حسنات) بجائے خود ان کا کفارہ بن جاتے ہیں لیکن نافرمانی جب اس سے بھی تجاوز کر جائے اور انسان بڑی برائیوں سے بھی دامن عمل کو نہ بچا سکے جن سے تاکید و اہتمام کے ساتھ خدا اور رسول نے منع فرمایا ہے تو انہیں گناہوں کو کبائر کہا جاتا ہے اور اس کو "مَعصیت" اور "اثم" سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ ان کی معافی کفارات کے ذریعہ ہو گی بشرطیکہ شریعت نے اس کے لئے کفارہ مقرر کیا ہو ورنہ توبہ کے ذریعہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض فقہاء کے نزدیک شریعت کی مقرر کردہ سزاؤں (حدود) کے نفاذ کی وجہ سے بھی وہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ مگر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ سزائیں صرف "نشانِ عبرت" اور قرآن مجید کی زبان میں "نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ" کا درجہ رکھتی ہیں۔ سزاؤں کے ساتھ ساتھ جب تک توبہ و پشیمانی نہیں ہوگی یہ گناہ معاف نہ ہوں گے۔

اس لئے کبائر کا معاملہ بڑا سخت اور اہم ہے' یہی وجہ ہے کہ سلف صالحین نے اس پر مستقل بحث کی ہے کہ کبیرہ کا اطلاق کن کن گناہوں پر ہوگا؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جس گناہ پر اللہ تعالیٰ نے دوزخ یا عذاب کی دھمکی دی ہو یا غضب یا لعنت کا اظہار فرمایا ہو وہ گناہ کبیرہ ہے۔ ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جس گناہ کو بڑا سمجھا جاتا ہو وہ کبیرہ ہے۔ امام ابو محمد بن عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نصوص میں جن گناہوں کے کبیرہ ہونے کی صراحت کی گئی ہو وہ اور ان کی سطح کے دوسرے گناہ کبیرہ سمجھے جائیں گے۔

بعض احناف کا خیال ہے کہ جن گناہوں کو "فاحشہ" کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے یا جس کے بارے میں نص قطعی موجود ہو اس پر کبیرہ کا اطلاق ہوگا۔ شمس الائمہ حلوانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس کام کو مسلمانوں کے سماج میں شنیع سمجھا جاتا ہو وہ کبیرہ قرار پائے گا۔ امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حقوق العباد میں کوتاہی کبیرہ اور حقوق اللہ میں کوتاہی صغیرہ ہے۔ اس لئے کہ اللہ کے دامن عفو کی وسعت کو دیکھتے ہوئے ہر گناہ چھوٹا ہی ہے۔ مالک بن مغول رحمۃ اللہ علیہ کا خیال ہے کہ اہلِ بدعت سے سرزد ہونے والے گناہ کبیرہ ہیں۔ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ہے کہ جو امور بذاتِ خود منع ہوں وہ کبیرہ ہیں اور جن سے اس لئے منع کیا گیا ہے کہ وہ کسی برائی کا ذریعہ بنتے ہوں وہ صغائر ہیں۔ علامہ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اکابر دیو بند میں حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے۔

بعض حضرات نے لکھا ہے کہ صغائر کا بھی تکرار کے ساتھ ارتکاب ان کو کبائر بنا دیتا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بڑا معنی خیز فقرہ نقل کیا گیا ہے کہ جس گناہ کے بعد ندامت و استغفار ہو وہ کبیرہ نہیں اور بظاہر معمولی گناہ جس پر اصرار ہو وہ صغیرہ نہیں۔

لَا كَبِيْرَةَ مَعَ الْاِسْتِغْفَارِ وَلَا صَغِيْرَةَ مَعَ اِصْرَارٍ۔

ترجمہ: کوئی کبیرہ گناہ استغفار کرنے سے کبیرہ نہیں رہتا اور کوئی چھوٹا گناہ بار بار

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے سے چھوٹا نہیں رہتا۔

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج السالکین میں خوب لکھا ہے کہ جو گناہ بندہ کی نگاہ میں چھوٹا ہو وہ کبیرہ ہے' اور جو گناہ اسے بڑا محسوس ہو اور اس کے بعد غلطی کا احساس ہو وہ عند اللہ صغیرہ ہے۔

اِنَّمَا الْعَبْدُ کُلَّمَا صَغُرَتْ ذُنُوبُهٗ عِنْدَهٗ کَبُرَتْ عِنْدَ اللّٰهِ وَ کُلَّمَا کَبُرَتْ عِنْدَهٗ صَغُرَتْ عِنْدَ اللّٰهِ۔

ترجمہ: ''بندہ جب اپنے گناہوں کو حقیر اور چھوٹا سمجھتا ہے تو وہ اللہ کے نزدیک بڑے ہو جاتے ہیں اور جب اپنے گناہوں کو بڑا محسوس کرے تو وہ اللہ کے نزدیک چھوٹے ہو جاتے ہیں۔''

کبیرہ و صغیرہ کی تعریف کے سلسلے میں جو اختلاف ہے وہ محض تعبیر کا اختلاف ہے' ورنہ مآل اور روح کے اعتبار سے ان میں کوئی جوہری فرق نہیں ہے' اور اصل یہی ہے کہ جس گناہ پر لعنت کی گئی ہو' وعید وارد ہو اور عذاب و عتاب کی دھمکی دی گئی ہو وہ اور ان کے درجہ کے دوسرے گناہ جن کا نصوص میں ذکر نہیں سبھی کبائر میں داخل ہیں۔

پھر چونکہ کبائر کے ارتکاب سے نہ صرف آخرت کی پکڑ' بلکہ دنیا میں بہت سے احکام متعلق ہیں' مثلاً مرتکب کبیرہ پر فاسق کا اطلاق ہوتا ہے' اور فاسق کی امانت مکروہ ہے' فاسق کی شہادت و گواہی معتبر نہیں' فاسق کی روایت محدثین کے یہاں نا قابل اعتبار ہے' بہت سے احکام دینی میں فاسق کی خبر پر اعتبار کرنا درست نہیں ہے۔ بعض صورتوں میں فاسق کی دعوت قبول کرنا مکروہ ہے۔ ایسی مجلسوں میں کسی شدید ضرورت کے بغیر شرکت درست نہیں جہاں امورِ فسق کا ارتکاب کیا جاتا ہے اور فاسق کا ایسا احترام جائز نہیں کہ جس سے اس کے فسق و فجور کو مزید تقویت پہنچے۔

یہ اور اس طرح کے بیسیوں فقہی مسائل ہیں جو کبیرہ کے ارتکاب اور فسق سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسی لئے مختلف اہل علم نے ''کبائر'' کے موضوع پر ایسی مستقل تحریریں لکھی ہیں جن میں متعین طور پر کبیرہ گناہوں کو مشخص کیا گیا ہے۔ اصول حدیث کی کتابوں میں مقبول راویوں کے اوصاف اور کتب فقہ میں معتبر گواہوں کی شرطوں کے ذیل میں بھی اس پر بحث

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی گئی ہے۔

انہیں تحریروں میں ایک اہم تحریر امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی ''کتاب الکبائر'' ہے۔ امام ذہبیؒ (جو فن حدیث ورجال کی مایۂ ناز شخصیتوں میں ہیں اور جن کی کتابیں ''تذکرۃ الحفاظ'' اور ''میزان الاعتدال'' رجال واسناد کی وہ اہم اور معروف کتابیں ہیں جو بعد میں آنے والے اہل قلم کیلئے مرجع و ماخذ کا کام دیتی رہی ہیں اور جو اپنے اعتدال وتوازن' انصاف و ناطرف داری' مردم شناسی ومردم آگہی اور رجال واسناد کے دقیق فن پر دقیق اور وسیع نگاہ کی وجہ سے حدیث کے ہر طالب علم کے لئے معروف اور فقہ وحدیث کے ہر دبستان و ہر مکتب فکر کے لئے قابل قبول ہیں) کی یہ کتاب ان کے عام موضوع سے ہٹ کر خاص اصلاحی موضوع پر ہے اور یقیناً اصلاحِ نفس اور اصلاحِ اُمت ہی دراصل کتاب وسنت کی تعلیمات کا نچوڑ اور دین وشریعت کا عطر اور اس کی روح ہے۔

عام طور اصلاح اور ترغیب وترہیب کے موضوع پر جو لوگ قلم اٹھاتے ہیں وہ بہت کم رطب ویابس اور مُستند وغیر مستند کا فرق باقی رکھ پاتے ہیں۔ لیکن اس کتاب میں جو روایتیں ہیں وہ عموماً فنّی اعتبار سے ''حسن'' سے کم درجہ کی نہیں ہیں' ضعیف روایات بھی ایسی لی گئی ہیں جو فضائل میں قابل قبول ہیں' اور جن راویوں کی ثقاہت پر نہیں بلکہ قوتِ حافظہ پر زبانِ تنقید کھولی گئی ہے۔ بعض ایسی احادیث بھی آ گئی ہیں جن کو امام ابن قیم جوزی نے ''موضوعات'' میں جگہ دے رکھی ہے' لیکن اہل علم جانتے ہیں کہ ابن قیم جوزیؒ کا تشدد اکثر اوقات ان کو جادۂ عدل سے ہٹا دیتا ہے۔ اس لئے وہ بہت کچھ قابل اعتنا نہیں۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں ستّر کبائر کو جمع کر دیا ہے اور قرآنی آیات واحادیث کے ساتھ ساتھ سلف صالحین کے ملفوظات اور جابجا عبرت خیز موعظت آمیز واقعات و حکایات بھی ذکر کئے ہیں اور اعتقادات' عبادات' معاملات اور اخلاقیات سے مُتعلق اہم برائیوں کا استیعاب کر لیا ہے۔ اپنی جامعیت' افادیت واہمیت اور استنا واعتبار کے لحاظ سے یہ کتاب یقیناً اسی بات کی مُستحق تھی کہ اردو داں اور اردو خواں اس نعمتِ عظمیٰ اور غنیمتِ کبریٰ سے محروم نہ رہیں اور اس کو کروڑوں مُسلمانوں کے استفادہ کے لئے اردو کا ''جامہ زیبا'' عطا کیا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے عزیز اور محترم دوست جناب حافظ مولوی محمد عبدالقوی صاحب خطیب مسجد اکبری اکبر باغ حیدر آباد کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ انہوں نے اس طرف توجہ فرمائی' پہلے خود اپنی مسجد میں اس کا ترجمہ سنایا پھر رواں اور سلیس اردو میں اس کا ترجمہ کیا نیز جو بحثیں طویل تھیں ان کی تلخیص کر دی' لیکن اس کا خیال رکھا کہ مصنف رحمہ اللہ کا مقصد و منشا پوری طرح سامنے آئے۔

راقم الحروف نے مسودہ کا قریب قریب مکمل مطالعہ کیا ہے اور جا بجا اصل کتاب سے تقابل بھی کیا ہے۔ اپنے کوتاہ علم کے مطابق درست پایا۔ موصوف نے قوسین میں اپنی طرف سے عبارتیں بڑھا کر کتاب کی نافعیت میں اضافہ کرنے کے علاوہ جا بجا روایات کا اپنے زمانے اور اپنے معاشرہ کے حالات پر انطباق کر کے اس کو زیادہ عبرت آموز بنا دیا ہے۔ "فجزاہ اللہ خیر الجزاء" امید ہے کہ اس کتاب کی افادیت دو چند ہو جائے گی۔

فاضل محترم جو ایک ممتاز دینی خانوادہ سے تعلق رکھتے ہیں اور بلند ہمتی' عالی حوصلگی' مخلصانہ جدوجہد اور عالمانہ فہم و فراست کے ساتھ گرانقدر اصلاحی اور دعوتی خدمت انجام دے رہے ہیں اور جنکے مواعظ جمعہ اور خطبات دعوتی اسفار سے بہت سے مسلمانوں اور خصوصیت سے نوجوانوں کو بہت نفع پہنچ رہا ہے' کی غالباً یہ پہلی "تالیفی" کوشش ہے جو امید ہے کہ اس سلسلہ کی "سحر اولیں" ثابت ہو گی اور اس کی "شامِ آخریں" دیر اور بہت دیر سے آئے گی تا کہ ان کے قلم کا خورشید زیادہ سے زیادہ نورِ ہدایت بکھیر سکے اور ایک عالم کے لئے درخشندگی و تابانی اور جلوہ سامانی کا ذریعہ بنے۔ "وما ذالك على الله بعزيز۔"

نیز دعاء ہے کہ خدائے رحمٰن و رحیم اس کتاب کے تمام متعلقین' جن میں یہ کم سواد سطروں کا راقم عصیاں شعار بھی داخل ہے' کو اپنی رحمت بے پایاں اور عفو بے نہایت میں جگہ دے اور اُمت کو اس سے نفع پہنچائے۔ "واللہ الموفق وھو المستعان و علیه التکلان۔"

خالد سیف اللہ رحمانی

صدر مدرس دار العلوم سبیل السلام۔ حیدر آباد

یکم ذی الحجہ ۱۴۰۸ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمة المترجم

گناہ خصوصاً کبیرہ گناہ انسان کی روحانی زندگی کیلئے سم قاتل (خطرناک زہر) ہے۔ برسوں کی طاعات سے پیدا شدہ وہ نورمنٹوں کے بعض گناہوں سے یک لخت زائل ہو جاتا ہے۔ اس لئے خود قرآن کریم نے جابجا عبرت ناک انداز میں معاصی کے عواقبِ بد (برے نتائج) کی جانب متوجہ فرمایا ہے۔ کہیں اُمم سابقہ کے بعض گناہ اور اس پر خدا کی جانب سے نازل شدہ قہر وغضب کا تذکرہ فرمایا گیا ہے' تو کہیں اس اُمت کو براہ راست خطاب کر کے ترکِ مَعصیت کی دعوت دی گئی ہے۔ اسی طرح جناب نبی کریم ﷺ نے بھی مختلف انداز واطوار سے اُمت کو گناہوں سے بچتے رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔

ایک مرتبہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مخاطب ہو کر فرمایا:

''پیاری عائشہ! حقیر (کم درجہ کے) گناہوں سے بھی بچتی رہ۔''

جس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ طاعت کے اہتمام کے ساتھ ساتھ معصیات سے اجتناب واحتراز بھی ایک مومن کیلئے کس قدر لازم وضروری ہے۔

اسی وجہ سے اسلافِ امت نے ہمیشہ اپنے تلامذہ ومریدین کو بڑی تاکید اس سلسلہ میں فرمائی ہے اور خود بھی اس سلسلہ میں غایت درجہ تیقظ وبیداری سے کام لیا ہے۔

گناہوں کا صدور درحقیقت نفس سرکش کی تحریک وتحریص کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس لئے تزکیۂ نفس وتصفیۂ باطن کو محقق فقہاء نے دیگر فرائض کی طرح فرضِ عین قرار دیا ہے اور اسی واسطے سے ہمارے بزرگان دین تعلیم سے فراغت کے بعد عُلمائے عاملین وصوفیائے کاملین کی صحبت کا التزام واہتمام فرماتے رہے ہیں۔

لیکن اس زمانے میں عموماً اس اہم مسئلہ سے نادانستہ اور دانستہ تغافل برتا جا رہا ہے' بہت سے اہل دین بھی طاعت وعبادت کی کثرت' نوافل واذکار کی بہتات ہی کو دین کی منتہا ومعراج سمجھ بیٹھے ہیں۔ اس کے نتیجے میں منکرات ومہلکات دن بدن عام ہوتی جا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی ہیں۔ چنانچہ مُسلم معاشرہ میں طاعات کے انوار و برکات گناہوں کے گھٹا ٹوپ اندھیرے سے مغلوب ہو کر رہ گئے ہیں۔ ادھر اسلام دشمن طاقتوں نے آلات تباہی و بربادی مزید ایجاد کر دیئے ہیں۔ نوجوان طبقہ بڑے مُہلک باطنی و روحانی امراض کا شکار ہو چکا ہے۔ اس سلسلہ میں مدارسِ دینیہ کے طلبائے کرام کی حالت بھی کیا عرض کروں کہ قدر قابلِ رحم ہوتی جا رہی ہے۔

حق تعالیٰ ہی رحم و کرم کا معاملہ فرمائیں اور گناہوں کے اس نجس گڑھے سے پوری امت کو نکال دیں تو ہماری حالت درست ہو سکتی ہے' ورنہ حال کے اس آئینہ میں جو مستقبل نظر آ رہا ہے وہ نہایت تاریک و مکروہ (اندھیرا اور برا) ہے۔

اس لئے نہایت ضروری ہے کہ اُمت کو گناہوں اور ان کے نُقصانات سے ہر طرح واقف و باخبر کیا جائے' تا کہ وہ اس کی شناعت و خباثت (برائی اور گندگی) پر مطلع ہوں اور اس کے ترک و اصلاح کی فکر کریں۔ چنانچہ اس عنوان پر متقدمین میں سے کئی ایک نے قلم اٹھایا ہے۔ ان میں سے ایک معروف مُحدّث و مشہور امام حضرت علامہ شمس الدین مُحمّد الذہبی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں جن کی ''کتاب الکبائر'' اہل علم کے نزدیک اس عنوان پر نہ صرف یہ کہ مؤثر ہے بلکہ مُستند بھی ہے۔

علامہ موصوف نے ستر گناہوں کو کبیرہ قرار دے کر ایک سَو سے زائد آیاتِ قرآنیہ' چھ سَو سے زائد احادیث نبویہ' جن میں سے بیشتر صحاح ستہ کی ہیں' نیز عبرت ناک واقعات و قصص کے ذریعہ ان کی شناعت (برائی) پر کلام فرمایا ہے۔ اس نالائق نے چند سال قبل اس کا عربی نُسخہ مطبُوعہ بیروت ایک دوست کے ذریعہ سعودی عربیہ سے منگوا کر مَسجد میں اس کا ترجمہ سنانے کا اہتمام کیا تھا۔ اس کے مضامین کی نافعیت اور اثر اندازی کی بناء پر خود مجھے بھی خیال آیا اور بعض احباب خاص نے بھی متوجہ کیا کہ اس کا اردو ترجمہ اگر ہو جائے تو اس کا نفع عام ہو جائے گا۔ جاننے والے جانتے ہیں کہ ترجمہ خصوصاً کُتب دینیہ جن میں بکثرت قرآن و حدیث کا استعمال کیا گیا ہو کے ترجمہ کا کام کس قدر وقت اور دقت طلب ہے' خصوصاً اس نالائق کو تو ادارہ اشرف العلوم اکبر باغ کی انتظامی ذمہ داریاں اس بات کی اجازت ہرگز نہیں دیتی تھیں کہ کسی اور کام کی طرف متوجہ ہو سکوں۔ نیز ایک آنکھ کی بینائی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دس ۱۰ فیصد کی حد تک گھٹ جانے کے نتیجہ میں پڑھنے لکھنے کے طویل کام سے بھی عاجز ہوں۔ ان سب سے بڑھ کر علمی لیاقت و قابلیت کے اعتبار سے اس نالائق کی عاجزی و تہی دامنی اس راہ کی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

تاہم ہمت کر کے دعاؤں کے سہارے اس کام کا آغاز کر دیا تھا۔ حق تعالیٰ کی کریم و رحیم ذات نے بفضلہ اس کی تکمیل بھی کرا دی۔ (مترجم بامحاورہ اور سلیس ترجمہ کرنے میں کس قدر کامیاب ہو سکا اس کا فیصلہ کرنا ناظرین باتوفیق کی عدالت کا کام ہے' البتہ اہل علم سے ادباً ملتجی ہوں کہ جن کوتاہیوں پر وہ مطلع ہوں وہ مجھے متوجہ فرمائیں تاکہ آئندہ اس کی اصلاح کی جا سکے) سب سے کٹھن مسئلہ کتابت کا تھا' اولاً اردو لکھنے والوں کی ان علاقوں میں قلت' پھر ان قلیل التعداد ''کاتبین کرام'' کی غالباً فطری کاہلی و غفلت کی وجہ سے یہ کام جس قدر صبر آزما ہو گیا وہ جاننے والے ہی جانتے ہیں' جہاں تک میں سمجھتا ہوں اچھے اچھوں کی کمرِ ہمت اسی مرحلہ پر ٹوٹ جاتی ہے۔

بہرحال خدا خدا کر کے اس سے بھی گذرے تو طباعت کا مسئلہ آ گیا۔ ادارہ اپنی عمر کے اعتبار سے صغیر السن ہے مگر اس کے سامنے متعدد اہم کام اور پروگرام پورے شباب کے ساتھ صف بستہ ہیں' مالیہ اس کا متحمل نہیں تھا کہ طباعت کا بیڑا اٹھایا جائے۔ کریم آقا نے جس طرح تمام ہی ضروریات میں ہماری کفالت فرمائی ہے' اس کام میں بھی اس نے دستگیری فرمائی ہے۔ قصہ یوں ہوا کہ وہ احباب جو اس کی طباعت کے شدت سے منتظر ہیں' ان میں سے ایک صاحب نے اس سلسلہ میں کچھ رقم قرض حسنہ اور دوسرے صاحب نے بقیہ مصارف کا اپنی جانب سے ادارہ کیلئے عطیہ پیش کش کی۔ چنانچہ اب وقت آیا ہے کہ یہ کتاب طباعت کے لئے پریس کے حوالے کر دی جائے۔

آخر میں حضرت المخدوم مولانا حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ (پاکستان) کا شکر گذار ہوں کہ انہوں نے غیر معمولی مصروفیات کے باوجود حیدرآباد تا بمبئی کے دورانِ سفر کتاب دیکھ کر ایک مقدمہ' جو اپنی ذات میں مستقل مضمون ہے' ازراہ کرم تحریر فرمایا ہے۔

نیز مولانا خالد سیف اللہ رحمانی مدظلہ العالی نے بھی اپنی ان مختلف مصروفیات کے باوجود جو ان کے ساتھ مستقلاً لگی ہوئی ہیں' پوری کتاب کو حرف بحرف دیکھا اور اصل کتاب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ترجمہ کا ذمہ دارانہ تقابل فرما کر اس کے لئے ایک طویل مقدمہ تحریر فرمایا۔

حق تعالیٰ سے عاجزانہ دعاء ہے کہ وہی ان حضرات کو اپنی شایان شان جزا عطا فرمائے اور مُصنّف کے درجات بلند فرمائے۔

مترجم اور تمام ناظرین کو اپنے فضل و کرم سے تمام معاصی سے بچنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

محمد عبدالقوی
ناظم ادارۂ اشرف العلوم
اکبر باغ حیدر آباد (اے پی) ۳۶

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری وضاحت

اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ کبیرہ نمبر (۵۳) ''محلل اور محلل لہ'' کا بیان چونکہ خالص فقہی مسئلہ تھا' اور مُصنف کے شافعی المسلک ہونے کی وجہ سے اس کی وضاحت فقہ حنفی کی روشنی میں بھی ضروری تھی (کیونکہ ان علاقوں کے بیشتر مُسلمان حنفی المسلک ہیں) اس کام کیلئے برادرِ مکرم ومحترم جناب مولانا مُفتی حافظ عبدالغنی صاحب مظاہری مدرس مدرسہ فیض العلوم کو زحمت دی گئی۔ چنانچہ اس کا ترجمہ وتشریح مکمل' موصوف زیدفُضلہ ہی کی ہے۔

فجزاه الله احسن الجزاء

(مترجم)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمة المصنف

مُصنّف کا نام مُحمّد بن عُثمان قایماز ترکمانی دمشقی اور لقب شمس الدین مُحمّد ہے۔ آپ زیادہ تر الذّہبی کے نام سے مشہُور ہوئے۔ ولادت ۶۷۳ھ میں دمشق میں ہوئی۔ آپ نے تحصیل علم کے لئے مُختلف علاقوں کے لمبے لمبے سفر فرمائے اور شام ومصر اور حجاز کے معروف اساتذہ سے علم دین حاصل کیا۔ فن قرأت اور فن حدیث میں بطور خاص مہارت حاصل کی۔ اس کے علاوہ آپ تمام دینی علوم میں خاص مہارت اور کافی ادرک رکھتے تھے۔ بلا کا حافظہ تھا' آپ کے علمی کمالات کی وجہ سے آپ کے ہمعَصروں نے امام الوجود حفظاً شیخ الجرح والتعدیل اور رجل الرجال فی کلّ سبیل' جیسے عظیم خطابات سے سرفراز فرمایا۔

تحصیل علم کے بعد آپ نے بطریق اسلاف اپنا محبُوب ترین مشغلہ تصنیف وتدریس بنایا تو آپ کے علم وفضل کا چرچا عالم اسلام میں پھیل گیا' اور خواہش مندان علم وطالبان فضل چہار سمت سے آپ کے گرد جمع ہونے لگے۔

ایک عرصہ تک دمشق کے متعدد علمی عہدوں پر فائز رہے۔ ۷۴۱ھ میں بصارت سے محرومی کی بناء پر تصنیف وتالیف کا کام بند کرکے مکمّل طور پر تدریس ہی میں مشغُول ہو گئے اور آخر وقت تک طالبانِ علم ومتلاشیانِ حق کی پیاس بجُھانے میں مُنہمک ومصروف رہے۔

بالآخر ۳/ ذی قعدہ ۷۴۸ھ کو دار فانی سے انتقال فرما گئے۔ "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ"

دمشق میں باب الصغیر کے قبرستان میں آپ کا مزار مبارک ہے۔ آپ نے اپنے بعد علمی ورثہ اور روحانی ترکہ کے طور پر متعدد عظیم وضخیم تصانیف چھوڑی ہیں جو معروف ومتداوّل ہیں۔ ان میں سے "تاریخ الاسلام' تذکرة الحفاظ' السیر النبلا' میزان الاعتدال'

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المشتبة فی اسماء الرجال' تجرید الاصول فی احادیث الرسولﷺ" وغیرہ کافی معروف ہیں۔

زیرِ نظر کتاب آپ کی ابتدائی تصنیفات میں سے ہے' جو اپنے عنوان اور اس کی اہمیت کے اعتبار سے عوام وخواص سب ہی کیلئے یکساں طور پر مُفید اور تقرب الی اللہ کی راہ میں معاون و مددگار ہے۔

***

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا

سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں: ایک یہ کہ "اللہ کی ذات میں کسی کو شریک کیا جائے اور اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت کی جائے۔ (مثلاً پتھر' درخت' سورج' چاند' نبی' شیخ' پیر' ستارہ' بادشاہ' یا کسی اور چیز کی) چنانچہ یہی وہ شرک اکبر ہے جس کا ذکر اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں فرمایا ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾

(سورۂ نساء: ۱۱۶)

"بیشک اللہ تعالیٰ شرک (کرنے والے کو) نہیں بخشے گا اور اس کے علاوہ جس کو چاہے گا بخش دے گا۔"

دوسری آیت میں ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾ (سورۂ لقمان: ۱۳)

"بیشک شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔"

ایک اور آیت میں حق تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰهُ النَّارُ﴾

(المائدہ: ۷۲)

"جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔"

اس کے علاوہ بہت سی آیات ہیں۔ بہرحال جس شخص نے اللہ کے ساتھ شرک کیا' پھر حالت شرک میں مر گیا تو وہ قطعی جہنمی ہے۔ جس طرح ایک ایماندار حالت ایمان پر مر گیا تو قطعی جنتی ہے (اگرچہ اپنے گناہوں کی وجہ سے کچھ دنوں کیلئے جہنم میں جائے گا۔)

صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"کیا تم لوگوں کو سب سے بڑا گناہ بتا دوں؟" صحابہؓ نے عرض کیا۔ "ضرور یا رسول اللہ!"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا۔ اس وقت آپ ﷺ ٹیک لگائے بیٹھے تھے' اچانک سیدھے بیٹھ گئے' فرمایا: خبردار! جھوٹی بات نہ کہنا' جھوٹی گواہی نہ دینا۔'' پھر آپ ﷺ اتنی دیر تک اس لفظ کو دہراتے رہے کہ ہم نے سوچا کاش کہ آپ ﷺ سکوت فرماتے۔

نیز آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

''سات ہلاکت کرنے والی چیزوں سے بچو۔''

ان سات میں آپ ﷺ نے شرک کو بھی شمار فرمایا۔ (بقیہ چھ چیزیں یہ ہیں۔ جادوگری' قتل نفس' یتیم کا مال کھانا' سود کھانا' جنگ کے میدان سے بھاگنا' مومن و پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔ مُصنّف نے یہ حدیث مُتعلقہ تمام بابوں میں ذکر کی ہے۔ اختصار کے مدنظر ہم اسے دوسری جگہ ذکر نہیں کریں گے' اس لئے اس حدیث کو ذہن نشیں کر لیا جائے) اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ جس شخص نے اپنا مذہب بدل دیا اسے قتل کر دو۔

شرک کی دوسری قسم اعمال میں ریا کاری ہے' چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا﴾ (سورۃ کہف: ۱۱۰)

''تو جو کوئی شخص اپنے پروردگار کی ملاقات کا خواہش مند ہے' اسے چاہئے کہ اعمال صالحہ کا اہتمام کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں شرک و ریا کاری نہ کرے۔''

حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''شرک اصغر سے بچو'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''شرکِ اصغر کیا ہے؟'' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ریا کاری''۔ اللہ تعالیٰ جس دن بندوں کو ان کے اعمال کا صلہ دے گا تو (ریا کاروں سے) فرمائے گا کہ ان لوگوں کے پاس جاؤ جنہیں دکھانے کے لئے تم نے اعمال کئے تھے' شاید وہاں تمہیں کوئی بدلہ مل جائے۔

نیز آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے ساتھ کسی اور کو شریک کیا تو وہ عمل میرے شریک کے لئے ہے' میں اس سے بری ہوں۔'' یعنی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس عمل سے میرا کوئی تعلق نہیں' نہ اس کو میں قبول کروں گا اور نہ اس پر اجر دوں گا۔

ایک حدیث میں ہے کہ "بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ ان کے لئے بھوکے رہنے کے علاوہ اور کچھ نہیں' اور بہت سے شب بیدار ایسے ہیں کہ ان کے لئے جاگنے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔" یعنی جب ان کے اعمال (نماز' روزہ) اللہ کے لیئے ہیں ہی نہیں تو ان کا کچھ ثواب بھی نہیں ملے گا۔ (اور جب ثواب نہیں ملے گا تو اس روزہ اور قیامِ لیل سے سوائے بھوک رہنے اور جاگنے کے کیا ملا؟)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَقَدِمْنَا اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا﴾

(سورۂ فرقان:۲۳)

"اور انہوں نے جو کچھ اعمال کئے تھے ہم نے انہیں (ان کی ریا کاری کی بدولت) بے حَیثیّت غبار بنا دیا۔"

یعنی وہ اعمال جو انہوں نے ہمارے لئے نہیں کئے ہم نے ان کا ثواب ختم کر دیا' اور انہیں اس غبار کی طرح بے حَیثیّت کر دیا جو سورج کی شعاع میں اڑتا ہوا نظر آتا ہے۔

آپ نے بارہا دیکھا ہوگا کہ بند کمرے کے اندر کسی سوراخ سے داخل ہونے والی دھوپ میں گرد کے کچھ ذرّات مہین سے اڑتے ہوئے نظر آتے ہیں اور وہ اس قدر مہین ہوتے ہیں کہ دروازہ کھول دیجئے تو نظر بھی نہیں آتے' حالانکہ موجود ہوتے ہیں۔ دراصل انہیں ذرّات کو "ھباء منثورا" کہا جاتا ہے۔ سبحان اللہ! کس قدر بلاغت کیسی مناسبت ہے' ریا کار کے اعمال کو اس سے تشبیہ دینے میں' اس کے اعمال گو بظاہر اعمال ہوں لیکن ایسا ہونا بھی کوئی ہونا ہوا جسے نہ تسلیم کیا جائے اور نہ اس پر کوئی ثواب وقرب مرتب ہو۔ بڑے ڈرنے کا مقام ہے۔ حق تعالیٰ سبھوں کو اخلاص کی دولت عطا فرمائے۔

ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ "یا رسول اللہ! نجات کس عمل میں ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "(نجات اس میں ہے کہ) تو اللہ کو دھوکہ مت دے" اس نے کہا "اللہ کو کیسے دھوکا دیا جا سکتا ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا کہ "کسی کام کا تجھے اللہ ورسول حکم فرمائیں اور تو اس کو کرے مگر (اللہ کے لئے نہیں) بلکہ غیر اللہ کی خوشنودی کے لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے' یہ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دینا ہے۔''

حاصل یہ ہے کہ آدمی کی نجات کا ذریعہ صرف اس کے وہ اعمال ہیں جنہیں وہ محض اللہ کی خوشنودی کیلئے کر رہا ہو۔ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کسی سے دھوکہ نہیں کھاتے اور نہ اسے کوئی دھوکہ دے سکتا ہے' مگر چونکہ اس طرح کے اعمال میں بندہ کی طرف سے اس کی نیت کے اعتبار سے دھوکہ دہی پائی گئی' اس لئے ''خداع'' سے تعبیر فرمایا۔ (واللہ اعلم)

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ریا سے ڈرتا رہ کیونکہ وہ شرکِ اصغر ہے قیامت کے دن ساری مخلوق کے سامنے ریا کار کو چار[1] ناموں سے پکارا جائے گا اور کہا جائے گا او ریا کار[1]! او نافرمان[2]! او برباد[3]! تیرا عمل ضائع ہو گیا اور تیرا عمل ختم ہو گیا' تیرے لئے ہمارے پاس کوئی ثواب نہیں ہے۔ اے دھوکہ باز[4]! جا اسی سے اپنا اجر مانگ لے جسکے لئے تو نے عمل کیا تھا۔

بعض راویوں سے مخلص کی تعریف پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ مخلص وہ ہے جو اپنی نیکیوں کو اس طرح چھپائے' جیسے برائیوں کو چھپاتا ہے اور بعض بزرگوں نے فرمایا کہ اخلاص کی غایت وانتہا یہ ہے کہ مخلوق کا تعریف کرنا ناگوار ہونے لگے۔ اور فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کیلئے کسی عمل کا چھوڑنا ''ریا'' ہے اور لوگوں کی خاطر کسی عمل کا کرنا شرک ہے' اور اخلاص یہ ہے کہ اللہ تجھے ان دونوں برائیوں سے بچائے۔

اللہ تعالیٰ ہماری ان سے حفاظت فرمائے اور ہمیں معاف فرمائے۔ آمین۔

***

صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں خیریت کا مفہوم یہ نہیں تھا جو اب ہے۔ اب عرف میں جو مصائب کہلاتے ہیں وہ پہلے نہ تھے بلکہ مصائب معاصی تھے۔ صحابہؓ جب ایک دوسرے سے خیریت معلوم کرتے تھے تو اس کا مفہوم یہ ہوتا تھا کہ حضور ﷺ جس طریقہ پر چھوڑ گئے تھے وہ باقی ہے یا نہیں!
(از ملفوظات حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمہ اللہ)

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناحق کسی کو قتل کرنا

قرآن مجید میں ہے:

﴿وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا﴾ (سورۂ نساء:۹۳)

ترجمہ: ''اور جو کوئی جان بوجھ کر (ناحق) قتل کرے اس کا بدلہ جہنم ہے' اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب ہے اور وہ اس پر لعنت کرتا ہے اور اس نے اس کے لئے زبردست عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ﴾

ترجمہ: ''زندہ درگور کی ہوئی کے متعلق پوچھا جائے گا (کہ) تو کس جرم کے بدلہ قتل کی گئی۔''

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ''یارسول اللہ! اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تیرا اللہ کے ساتھ شرک کرنا (سب سے بڑا گناہ ہے) حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔'' اس شخص نے عرض کیا ''اس کے بعد (سب سے بڑا گناہ) کون سا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''تیرا اپنے بچّہ کو روزی کے خوف سے قتل کر دینا۔'' اس شخص نے عرض کیا ''اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟'' فرمایا ''اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا۔''

﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ﴾ (سورۂ فرقان:۶۸)

ترجمہ: اور (رحمٰن کے خاص بندے وہ ہیں) جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہیں پکارتے اور نہ کسی کو ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ زنا کرتے ہیں۔''

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جب دوؔ مسلمان اپنی تلواروں سے باہر بھڑ پڑتے ہیں تو قاتل و مقتول دونوں جہنمی ہیں۔" صحابہؓ نے پوچھا "یارسول اللہ! قاتل کا انجام جہنم ہونا تو سمجھ میں آتا ہے لیکن مقتول کیوں جہنم میں جائے گا؟" تو ارشاد فرمایا: اس لئے کہ وہ بھی اپنے ساتھی کے قتل کا ارادہ رکھتا تھا۔" (یہ اور بات ہے کہ اس کے غالب آ جانے کی بناء پر موقع پا نہ سکا یا اس کا وار رائیگاں گیا۔)

ابو سُلیمان فرماتے ہیں کہ یہ اس وقت ہے جب کہ دونوں کسی عہدہ کی طلب میں یا عداوتِ باہمی کی وجہ سے یا کسی اور دنیوی مقصد سے لڑ رہے ہوں' لیکن اپنی حفاظت یا اپنے مال یا اپنی بیوی کی حفاظت کے لئے لڑ رہے ہوں یا پھر باغیوں سے بطریق شرع قتال کر رہے ہوں تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ "قیامت کے دن سب سے پہلے خونوں کا فیصلہ ہوگا"۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ "ایک مومن کا قتل کیا جانا اللہ کے نزدیک پوری دینا کے زوال سے بڑھ کر ہے۔"

ایک جگہ ارشاد ہے۔ "بندہ اپنے مذہب کے دائرے میں اس وقت تک رہتا ہے جب تک اس نے ناحق خون نہیں کیا۔" (مطلب یہ ہے کہ ناحق خون اسے مذہب سے خارج کر دیتا ہے۔ واللہ اَعلم)۔

ایک اور موقع پر فرمایا کہ "جس شخص نے کسی معاہد کو قتل کر دیا تو وہ جنّت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکتا۔ جبکہ جنّت کی خوشبو چالیسؔ سال کی مسافت سے محسُوس ہوتی ہے۔"

نیز ارشاد ہے کہ "جس کسی شخص نے کسی مُسلمان کے قتل پر آدھے لفظ سے بھی مدد کی تو وہ اللہ سے اس حالت میں ملے گا کہ اس کی پیشانی پر "انس من رحمة الله" یعنی اللہ کی رحمت و عنایت سے مایوس) لکھا ہوا ہوگا۔

اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "گناہوں کو حق تعالیٰ امید ہے کہ معاف فرما دیں گے سوائے ان کے کہ کوئی آدمی حالت کُفر پر مر جائے' یا اس نے کسی مومن کو عمداً قتل کیا ہو۔" (یعنی ان دوؔ گناہوں کی بخشش نہ ہوگی۔) البتہ اگر حد جاری کی گئی یا اس نے سچّی توبہ کرلی تو اور بات ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جادوگری

قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے:

﴿وَ لٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾ (سورۂ بقرہ:۱۰۲)

ترجمہ: ''اور لیکن شیطانوں نے کفر کیا اور لوگوں کو جادو سکھایا۔''

ظاہر ہے کہ شیطان ملعون کی انسانوں کو جادو کی تعلیم دینے سے اس کے علاوہ اور کیا غرض ہو سکتی ہے کہ وہ جادوگری کے ذریعے ان سے شرک کراوئے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ ہاروت و ماروت کا قصہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَاۤ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ ؕ وَ مَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ (سورۂ بقرہ:۱۰۲)

ترجمہ: ''اور وہ لوگ کسی کو اس وقت تک سحر (جادو) نہیں سکھاتے تھے جب تک کہ ان سے یہ نہیں کہہ لیتے تھے کہ ہم تو بس آزمائش ہیں' تو تم کافر نہ بن جانا اور وہ لوگ ان سے وہ علوم سیکھتے تھے جس کے ذریعے زوجین کے درمیان جدائی ڈلوادیں حالانکہ وہ بغیر حکم خداوندی کے کچھ نہیں کر سکتے تھے۔''

آپ دیکھتے ہیں کہ بہت سے گمراہ لوگ جادوگری میں پھنسے ہوئے ہیں' بعض اس کو صرف حرام سمجھتے ہیں' انہیں پتہ ہی نہیں کہ یہ کفر ہے۔ چنانچہ کوئی کیمیا گری میں لگا ہوا ہے حالانکہ یہ محض جادوگری ہے۔ کوئی مردوں' عورتوں کے مابین محبت یا عداوت ڈالنے میں لگا ہوا ہے' اس کے علاوہ ایسی بھی مختلف شکلیں ہیں جو ایسے مجہول عملیات کے ذریعہ کی جاتی ہیں جن میں سے اکثر شرک ہیں۔

جادوگری کی سزا قتل ہے کیونکہ اس نے کفر کیا ہے یا کفر سے قریب تر تو ہو ہی گیا' حدیث ''سبع موبقات'' (سات ہلاک کرنے والی چیزیں) میں جادوگری کا ذکر ہے' اس لئے بندہ کو چاہئے کہ اپنے پروردگار سے ڈرتا رہے اور ایسے اعمال میں نہ لگے جن سے دنیا و آخرت کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خسران ونقصان ہے۔ بجالۃ بن عبدہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وفات سے ایک سال قبل انہیں لکھا تھا کہ تمام جادوگروں اور جادوگرنیوں کو قتل کر دیا جائے۔

وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بعض کتب (سماویہ) میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ہی خدا ہوں، میرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، جادو کرنے اور کرانے کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "شراب کا عادی، رشتہ قطع کرنے والا اور سحر کی تصدیق کرنے والا، یہ تینوں شخص جنّت میں داخل نہیں ہوں گے۔"

نیز حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "رُقی" "تمائم" اور "تِوَلَہ" شرک ہیں۔"

تمائم، تمیمہ کی جمع ہے اور وہ خاص قسم کی ڈوریاں یا ڈبیاں ہیں جنہیں جاہل لوگ نظرِبد (دور) ہونے کے عقیدے سے اپنے بچوں کے اور جانوروں کے گلے میں ڈال دیتے ہیں، یہ جاہلیّت کے افعال میں سے ہے۔ (اس قسم کی چیزوں سے بشرطیکہ وہ خلافِ شرع یا مشرکانہ طریق پر ہوں، شفا کا عقیدہ رکھنا شرک ہے۔) تولہ سحر کی ایک قسم ہے جس کے ذریعے زن و شوہر میں محبّت پیدا کی جاتی ہے، ظاہر ہے کہ یہ بھی ایک شرک ہے، کیونکہ اس پر اعتقاد رکھنے والا یقیناً اس بات کا قائل ہے کہ بعض چیزیں مقدراتِ خداوندی کے خلاف بھی اثر رکھتی ہیں۔

البتہ (ابوسلمان) خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "رُقی" یعنی جھاڑ پھونک اگر آیاتِ قرآنیہ یا اسمائے الٰہیہ (یا کسی اور جائز کلمات) کے ذریعے سے ہو تو یہ جائز ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرات حسنین کرام رضی اللہ عنہما کو ان کلمات سے جھاڑا کرتے تھے:

أُعِيذُ كُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّ هَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَآمَّةٍ۔

(احقر مترجم عرض کرتا ہے کہ اس زمانے میں تعویذ گندوں کے معاملہ میں عوام تو حدِ اعتدال سے بہت دور بلکہ ذہنی طور پر غیر اللہ کے متصرف ہونے کے مشرکانہ عقیدہ سے قریب ہیں ہی لیکن تجربہ یہ ہے کہ خواص میں بھی کم لوگ حدودِ شرعیہ کا احترام کر پاتے ہیں۔ پھر بعض لوگ ضُعفِ عقیدہ کے مریض تو ہیں ہی اگر ایک آدھ مرتبہ کسی کا کوئی ان عملیات

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ذریعے بنتا ہوا دیکھ لیتے ہیں تو سب کچھ چھوڑ کے اسی میں لگے نظر آتے ہیں' اسی لئے اپنے بزرگوں کو خواہ بہ طریق جائز ہی کیوں نہ ہو اس سے اجتناب کرتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ اس کیلئے حکیم الامت مولانا تھانوی رحمہ اللہ کا رسالہ "التقی فی احکام الرقی" کا مطالعہ نہایت معلومات افزا ہے۔

حضرت کی تفصیل کا خلاصہ خود حضرت کے الفاظ میں یہ ہے کہ اگر شرائط مجتمع اور مقاصد مرتفع ہوں تو عملیات کے کرنے میں کوئی حرج نہیں' نیز بہشتی زیور حصہ نہم میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

بعض حضرات یہ کام نہایت مخلصانہ طور پر کرتے ہیں اور ان کی نیت پریشان حال مسلمانوں کی اعانت و امداد کی ہوتی ہے۔ ایسے حضرات سے بھی ادبا گذارش ہے کہ وہ آنے والے مریضوں کو دین کی پابندی کی سختی سے تاکید کریں مثلاً یہ کہیں کہ بے نمازی کو کوئی عمل نفع نہیں دیتا' نماز پابندی سے پڑھا کریں' اللہ سے گڑگڑا کے مانگو' پچھلی شب میں دعا کرو' بغیر ان کی مرضی کے کچھ نہیں ہوتا وغیرہ جیسے کلمات سے مریضوں کے ذہنوں کو رب العالمین کی قدرت مطلق کی طرف منتقل کریں۔ "والتوفیق بید اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ"

حکمت کی باتیں

☆ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں:
① سلام کا جواب دینا۔ ② بیمار پرسی کرنا۔ ③ جنازے کے ساتھ جانا۔
④ کھانے کی دعوت قبول کرنا ⑤ چھینک کا جواب دینا۔

☆ دنیا کی کوئی چیز تیرے پاس نہ ہو لیکن یہ چار چیزیں ہوں تو تجھے کچھ ضرر نہیں:
① راست گفتاری۔ ② حفظ امانت۔ ③ خوش خلقی۔ ④ غذائے حلال۔

آدمی کے دوست تین قسم کے ہیں

ایک تو قبض روح تک ساتھ دیتا ہے' دوسرا قبر تک ساتھ دیتا ہے اور تیسرا قیامت تک ساتھ دیتا ہے۔

قبض روح تک کا ساتھی مال ہے' قبر تک کے ساتھی اس کے گھر والے ہیں اور قیامت تک کے ساتھی اس کے اعمال ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز نہ پڑھنا

ارشادِ خداوندی ہے:

﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝﴾ (سورۂ مریم:۵۹)

ترجمہ: ''پھر ان کے بعد ایسے لوگ ہوئے جنہوں نے نمازیں ضائع کر دیں اور خواہشات کے پیرو ہو گئے' سو عنقریب وہ غی میں ڈالے جائیں گے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز ضائع کرنے سے یہاں کلیتًا ترک کر دینا اور نہ پڑھنا مراد نہیں ہے بلکہ وقت نکل جانے کے بعد پڑھنا مراد ہے۔

امام التابعین حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ مثلاً ظہر میں اتنی تاخیر کرے کہ عصر کا وقت ہو جائے اور عصر میں اتنی تاخیر کرے کہ مغرب کا وقت ہو جائے۔ اسی طرح ہر نماز کا حال ہو تو جس کسی شخص نے اس طرح کی عادت بنا لی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ''غی'' کا وعدہ فرمایا ہے' اور غی جہنم کی ایک نہایت ہی گہری اور گندی وادی کا نام ہے۔

اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے (سورۂ ماعون کی آیت ''اَلَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ'' کی تفسیر کے بارے میں) پوچھا کہ وہ کون سے نمازی مراد ہیں؟'' تو فرمایا: ''جو لوگ نمازوں کو قضا کر کے پڑھیں۔'' ان کا نام نمازی رکھا' لیکن ان کی نماز کے ساتھ تہاون اور لاپرواہی برتنے کی سزا میں ان کے لئے ویل یعنی شدتِ عذاب کی وعید سنائی۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ ویل جہنم میں ایک وادی ہے کہ اگر اس میں دنیا کے تمام پہاڑ ڈال دیئے جائیں تو اس کی شدتِ حرارت سے پگھل جائیں۔ یہ ٹھکانہ ہے ہر اس شخص کا جو نماز سے بے پرواہی برتے اور قضاء کرے۔ ایک اور آیت میں حق تعالیٰ شانہٗ کا ارشاد ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹﴾ (سورۂ منافقون:۹)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تمہاری اولاد اور تمہارے اموال تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دیں، اور جو کوئی ایسا کریں گے وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔''

(حضرات) مفسرین نے فرمایا ہے کہ اس آیت میں ذکر اللہ سے مراد پنج وقتہ نمازیں ہیں چنانچہ جس شخص کو اس کے مال یا اولاد یا خرید و فروخت یا گھریلو کام یا جائیداد اور جاگیر وغیرہ کی مصروفیات نے نماز کو وقت پر ادا کرنے سے روکے رکھا وہ خاسرین (دارین میں نقصان اٹھانے والوں) میں سے ہے۔ اسی طرح سے حدیث میں بھی ہے کہ ''قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نمازوں کا حساب لیا جائے گا، اگر وہ ٹھیک نکل گئیں تو فلاح پائے گا اور کامیاب ہو جائے گا، اور اگر وہ ناقص رہ گئیں تو برباد ہوگا اور نقصان اٹھائے گا۔''

اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے اور کفار کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے، تو جس نے نماز ترک کی اس نے کفر کیا۔''

ایک اور حدیث میں ہے: ''بندہ اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔'' نیز صحیح بخاری میں ہے کہ ''جس کی عصر کی نماز فوت ہو گئی اس کے سارے دن کے اعمال ضائع ہو گئے۔''

اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے اس وقت تک قتال کروں جب تک کہ وہ ایمان لا کر نماز قائم نہ کر لیں اور زکوٰۃ نہ دینے لگیں۔ جب وہ ایسا کرنے لگیں گے تو میری طرف سے ان کی جانیں اور مال محفوظ ہیں (بجز حق اسلام کے) اور ان (کے بقیہ اعمال) کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ ''یا رسول اللہ! اسلام میں کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسندیدہ ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا ''جس نے نماز چھوڑ دی وہ بے دین ہے، نماز دین کا ستون ہے۔''

ایک روایت میں ہے کہ ''بے نمازی قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی پیشانی پر تین سطریں لکھی ہوں گی:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی سطر: اے اللہ کا حق ضائع کرنے والے۔

دوسری سطر: اے اللہ کے غصّہ کے مستحق۔

تیسری سطر: جس طرح تو نے دنیا میں اللہ کا حق ضائع کیا آج تو اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جا۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''ایک شخص قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس کو دوزخ میں ڈال دو۔'' وہ پوچھے گا ''الٰہی! ایسا کیوں؟'' ارشاد ہوگا ''نمازیں قضا کرنے کی وجہ سے۔''

روایت ہے کہ ایک دن مجلس میں آپ ﷺ نے فرمایا ''اے اللہ! ہم میں سے کسی کو بدبخت اور محروم نہ بنا'' پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا ''تم جانتے ہو شقی محروم کون ہے؟'' انہوں نے عرض کیا ''کون ہے یا رسول اللہ؟'' فرمایا ''نماز چھوڑنے والا۔''

عبداللہ بن شقیق تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نماز کے علاوہ کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔ نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک ایسی عورت کے بارے میں استفسار کیا گیا جو نماز نہیں پڑھتی تھی تو آپ نے فرمایا کہ ''جو نماز نہ پڑھے وہ کافر ہے۔'' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز نہ پڑھے وہ بے دین ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ''جس شخص نے ایک نماز بھی جان بوجھ کر چھوڑ دی تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غصّہ ہوں گے۔''

ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ نماز قضا کرنا و قتل مومن ہے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔ عون بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ آدمی سے قبر میں سب سے پہلے نماز پوچھی جاتی ہے' اگر وہ صحیح اور پوری نکل گئیں تو اس کو مُہلت ہے ورنہ کسی عمل میں اس کے ساتھ رعایت و مُہلت کا معاملہ نہ کیا جائے گا۔

اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص اللہ سے اس حالت میں ملے گا کہ وہ نمازوں کا ضائع کرنے والا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دیگر اعمالِ صالحہ و افعالِ حسنہ کی پرواہ نہیں کرے گا۔'' یعنی ترکِ صلوٰۃ وہ جرم ہے کہ جس کی سزا بہر حال ملے گی اور بہت سارے دیگر اعمال کے ہوتے ہوئے بھی وہ نمازوں کے حساب سے نہ بچ سکے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا۔ جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ "قیامت کے دن آدمی سے سب سے پہلے نمازوں کا حساب ہوگا۔ اگر اس میں نقص و کمی نکلی تو خائب و خاسر ہوگا۔" (جس کا مطلب یہی ہے کہ نمازوں کا ضائع کرنے والا سخت گرفت و پکڑ میں ہے چاہے دوسری طرح کے حسنات و صالحات کا بہت بڑا ذخیرہ لے گیا ہو۔ والعلم عند اللہ)

ہم اللہ ہی سے توفیق و اعانت طلب کرتے ہیں' بے شک وہ بڑا جواد و کریم اور ارحم الراحمین ہے۔

بچّہ کو نماز کا حُکم کب دیا جائے

ابو داؤد نے سُنن میں روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا "بچوں کو نماز کا سات برس کی عمر سے حکم کرنے لگو' پھر وہ دس برس کے ہو جائیں تو نماز کے سلسلے میں ان کی پٹائی کرو۔" (یعنی کوتاہی کرنے اور نہ پڑھنے پر ان کی ہلکی سی پٹائی بھی کی جائے۔ عُلماء نے وضاحت کی ہے کہ بالسواک یعنی یہ پٹائی جس کا امر فرمایا گیا ہے سخت نہ ہو' بلکہ مسواک سے ہو یا کسی اور طرح بہر حال ہلکی سی ہو۔ بعض حضرات اس حدیث کی بناء پر معصوموں کی بے تحاشہ پٹائی کرتے ہوئے دیکھے گئے ہیں اور بعض اپنے بچوں کی نماز کی کوئی پرواہ نہیں کرتے ہیں' بہر حال اولاد کو نمازوں کی خاص فکر ہونی چاہیئے اور بطریق اعتدال اصلاح کی بھر پور کوشش کرنی چاہیئے۔)

امام ابو سُلیمان خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بچّہ اگر اس حال میں بالغ ہو کر وہ نمازی نہیں ہے تو اس کے خطرناک نتائج برآمد ہوں گے۔ ایک اور حدیث میں ان ہدایات کے بعد آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے" کہ (دس سال کے بعد) بچوں کے بچھونے الگ کر دو۔" (ظاہر ہے کہ بہنوں اور بھائیوں کو علیحدہ علیحدہ سلایا جائے اور بعضوں نے عُموم پر محمول کیا ہے کہ بھائیوں کو بھی الگ الگ اور بہنوں کو بھی الگ الگ سلایا جائے۔ (یہ رسول اللہ ﷺ کی اہم ہدایات میں سے ایک ہے جس میں خصوصاً ہمارے زمانے کے لحاظ سے بہت سی اخلاقی مصلحتیں پوشیدہ ہیں جو اہل فہم سے مخفی نہیں' لیکن اس ہدایت مبارکہ پر اچھے اچھے دینداروں کے یہاں بھی عمل نہیں' حق تعالیٰ توفیق اتباع نصیب فرمائیں)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: بعض شوافع نے حدیث مذکور سے احتجاج و استدلال کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ بلوغ کے بعد قصداً نماز ترک کرنے والے کا قتل واجب ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب نابالغ کو (نماز چھوڑنے پر) ضرب کا حکم دیا گیا ہے تو یقیناً بالغ کو اس پر اس سے شدید و بلیغ سزا ملنی چاہئے۔ اور ظاہر ہے کہ "ضرب" سے اشد "قتل" ہی ہے۔ لیکن تارک نماز کی سزا کے بارے میں حضرات فقہاء میں اختلاف ہے۔ چنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ اسے گردن پر تلوار مار کر قتل کر دیا جائے (لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قتل تو نہیں کیا جائے گا، البتہ اسے قید کر دیا جائے گا جب تک کہ نماز ادا نہ کرے۔ پھر جب نماز پڑھ لے تو چھوڑ دیا جائے گا۔)

پھر اس کی سزا کی تجویز کے بعد اس میں بھی اختلاف ہے کہ آیا وہ مسلم شمار ہوگا یا کافر؟ چنانچہ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ، ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ، عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، اسحاق راہو رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں کہ وہ کافر ہے اور انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہمارے اور کفار کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز کا ہے تو جس نے نماز ترک کر دی، اس نے کفر کیا۔" (لیکن حنفیہ کے نزدیک اس کی تکفیر صحیح نہیں ہے۔ انہیں اس قسم کی حدیثوں میں کلام ہے، وہ فرماتے ہیں کہ تارک صلوٰۃ کی تکفیر تو نہ کی جائے گی، البتہ اس کو فاسق و فاجر اور گناہ کبیرہ کا مرتکب کہا جا سکتا ہے۔)

حکایت

روایات میں آتا ہے کہ ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک عورت آئی، اس نے کہا؟ "اے موسیٰ! میں نے ایک زبردست گناہ کیا ہے، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے اور میری توبہ قبول فرمائے۔" حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ "آخر تو نے کون سا گناہ کیا ہے؟" اس نے کہا کہ "بات یہ ہے کہ مجھ سے زنا ہو گیا، پھر جب لڑکا پیدا ہوا تو میں نے (مارے ڈر کے) اس کو بھی قتل کر دیا۔" حضرت موسیٰ علیہ السلام خفا ہو گئے اور فرمایا "دور ہو جا، مجھے ڈر ہے تیرے گناہ کی نحوست کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب ہم سب پر ہو جائے۔" وہ عورت نہایت دل برداشتہ اور مایوس التوبہ ہو کر چلی گئی۔ ادھر حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اے موسیٰ! تم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ایک توبہ کرنے والی عورت کو کیوں لوٹا دیا' کیا تمہارے نزدیک اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں؟ انہوں نے کہا (زانی و قاتل) سے بڑا کوئی گنہگار ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والا۔"

حکایت

حکایت ہے کہ ایک شخص اپنی بہن کی تدفین میں مشغول تھا کہ اس کی پاکٹ قبر میں گر گئی۔ اس وقت تو احساس نہیں ہوا۔ البتہ بعد میں یاد آیا۔ چونکہ اس میں زیادہ رقم تھی اس لئے وہ سب لوگوں کے چلے جانے کے بعد قبرستان گیا اور بہن کی قبر کو ایک طرف سے کھولا تو کیا دیکھتا ہے کہ قبر کی نعش شعلہ پوش ہے۔ اس نے فوراً قبر پر مٹی ڈالی اور روتا ہوا اپنی ماں کے پاس پہنچ کر پوچھنے لگا کہ اماں! میری بہن کے حالات کیا تھے؟ مجھے بتلائیے۔ ماں نے کہا آخر اس سوال کی وجہ؟ اس نے قصہ سنایا۔ اس کی ماں رونے لگی اور اس نے کہا اور تو کچھ نہیں البتہ نمازوں میں سستی کرتی اور انہیں قضا کر دیتی تھی۔ (اللہ اکبر) یہ سزا ہے اس شخص کی جو نمازوں میں سستی کرے' اور جو سرے سے نمازیں پڑھے ہی نہیں' اس کا کیا حشر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ نمازوں کی حفاظت کرنے کے سلسلے میں ہماری خاص مدد فرمائے۔ آمین۔

(اس قسم کے واقعات میں اس زمانے کے تعلیم یافتہ طبقہ کو تامل ہوتا ہے اور اسے خلافِ قیاس و عقل تصور کر کے انکار کر بیٹھتے ہیں حالانکہ ان کا وقوع مستبعد نہیں' حق تعالیٰ کا ہمیشہ سے یہ دستور ہے کہ انسانوں کی غفلت دور کرنے اور ان میں بیداری کی روح پھونکنے کے لئے عذابِ قبر اور عقوبت اعمالِ سیۂ کے سلسلہ میں اس قسم کے واقعات رونما فرما دیتے ہیں' جن کا اس نے قرآن میں اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی احادیث مبارکہ میں وعدہ فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ دنیا میں بہت سی باتیں ایسی ہیں جو انسانی سمجھ و شعور اور عقل سے نہایت اونچی ہیں۔)

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زکوٰۃ نہ دینا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (سورۂ آل عمران: ۱۸)

ترجمہ: "وہ لوگ جو اللہ کے فضل سے دیئے ہوئے مال میں بخل کر رہے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کیلئے بہتر ہے' بلکہ وہ ان کے لئے برا ہی ہے' عنقریب وہ (ساز وسامان) طوق بنا کر قیامت کے دن ان کے عمل کی پاداش میں ان کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔"

ایک اور جگہ ارشادِ خداوندی ہے:

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ هٰذَامَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝

ترجمہ: "اور جو لوگ سونا چاندی جوڑ رہے ہیں اور اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ہیں انہیں دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے' جس دن اسے دوزخ کی آگ میں تپا کر ان کے چہروں' بازوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا (اور کہا جائے گا) اپنے لئے جمع کئے ہوئے خزانہ کا مزہ چکھو۔"

بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے والوں کی اس سزا میں صرف چہرہ' بازو اور پیٹھ کو مخصوص اس لئے کیا جائے گا کہ بخیل مالدار جب فقیر کو دیکھتا ہے تو سب سے پہلے اس کا چہرہ اور پیشانی پر بل پڑ جاتے ہیں اور وہ اپنے بازو سے اعراض کرتا ہے' پھر جب وہ قریب آتا ہے تو پیٹھ پھیر کر چل دیتا ہے تو قیامت میں انہیں اعضاء کو داغا جائے گا تا کہ وہ سزا جنس عمل کے موافق ہو جائے۔

حدیث پاک میں ہے کہ "جہنم میں سب سے پہلے یہ تین آدمی داخل ہوں گے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① ظالم حکمراں ② وہ شخص جس نے اپنے مال سے اللہ کا حق (زکوٰۃ) نہیں نکالا۔
③ متکبر فقیر۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو قیامت کے دن وہ مال ایک زبردست اژدہے کی شکل میں بنا دیا جائے گا' اس کے دو جبڑے ہوں گے اور وہ قیامت کے دن اپنے مالک کو دو جبڑوں کے درمیان دبا لے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں اور میں ہی تیرا خزانہ ہوں۔"

دوسری حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "پانچ (اعمال) کے پانچ (بدلے) ہیں۔" لوگوں نے پوچھا "یا رسول اللہ! وہ کون سی چیزیں ہیں؟" فرمایا "جو قوم عہد توڑنے لگے گی تو اللہ ان پر ان کے دشمن کو (حاکم بنا کر) مُسلّط کر دے گا' جب لوگ قرآن کے خلاف فیصلے کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر غربت و افلاس نازل کر دے گا' اور جب اُن کے درمیان بدکاری عام ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ موت کی کثرت کو پھیلا دے گا' اور جب ناپ تول میں کمی کرنے لگیں گے تو اللہ تعالیٰ خشک سالی میں مُبتلا کر دے گا' اور اگر زکوٰۃ دینا چھوڑ دیں گے تو ان سے بارش روک لی جائے گی۔"

حکایت محمد بن یوسف فریابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ابوسنان رحمہ اللہ کی ملاقات کے لئے گیا' جب ہم ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے فرمایا کہ چلو ہمارے پڑوسی کے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے اس سے مل لیں اور تعزیت کر لیں' چنانچہ ہم لوگ وہاں گئے تو دیکھا کہ وہ شخص اپنے بھائی پر نہایت غمگین تھا اور بہت زیادہ رو رہا تھا۔ ہم لوگ اس کے قریب بیٹھ کر تسلی کی باتیں کرنے لگے' وہ ہماری باتیں سنتا ہی نہیں تھا مُسلسل روتا چلا جا رہا تھا تو ہم نے کہا کہ بھائی تجھے نہیں معلوم کہ موت ایسی حقیقت ہے کہ اس سے سبھی کو دوچار ہونا ہے' اس نے کہا کہ خوب معلوم ہے لیکن میں تو اپنے بھائی کے اس عذاب پر رو رہا ہوں جو صبح و شام اس کے جسم پر ہو رہا ہے۔

ہم نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے تجھے غیب پر مطلع کر دیا ہے؟ اس نے کہا نہیں! بلکہ قصّہ یوں ہے کہ جب میں اپنے بھائی کو دفن کر چکا اور قبر کی مٹی برابر کر دی گئی اور لوگ سب واپس ہوئے تو میں وہیں کنارے پر نہایت غمگین بیٹھ گیا' اچانک قبر میں سے ایک آواز آئی' ہائے!

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے عذاب بھگتنے کے لئے تنہا چھوڑ گئے ہو؟ ہائے! میں نماز پڑھا کرتا تھا' روزے رکھا کرتا تھا۔ بھائی کی اس آواز نے مجھے رلا دیا اور میں نے بے تاب ہو کر آہستہ سے اس کی قبر کو کھودا تو دیکھا کہ آگ بھری ہوئی ہے اس کے گلے میں ایک طوق پڑا ہوا ہے' میں نے بھائی کی محبت میں اپنے ہاتھ کو آگے بڑھایا کہ طوق اس کے گلے سے نکال دوں تو آگ سے میری انگلیاں اور ہاتھ جل گیا۔ اس شخص نے کپڑے کے اندر سے ہاتھ نکال کر ہمیں دکھلایا تو وہ نہایت جلا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ پھر میں نے مٹی بھر دی اور لوٹ گیا (بھلا بتاؤ؟) اس سانحۂ عظیمہ پر میں نہیں روؤں گا اور افسوس نہیں کروں گا؟

ہم نے پوچھا کہ تیرا بھائی آخر دنیا میں کون سا عمل کرتا تھا؟ اس نے کہا (سب ٹھیک تھا) لیکن اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیا کرتا تھا' ہم نے کہا کہ یہ واقعہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تشریح ہے:

﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (سورۂ آل عمران:۱۸۰)

ترجمہ: ''اور جو لوگ اللہ کے اپنے فضل سے دیئے ہوئے مالوں میں بخل کر رہے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے لئے خیر ہے بلکہ محض بُرا ہے' عنقریب قیامت کے دن وہ طوق بنا کر ان کے بخل کی وجہ سے ان کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔''

پھر ہم یہاں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور سارا قصّہ سنا کر عرض کیا کہ (حضرت!) یہود و نصاریٰ بھی تو مرتے ہیں لیکن ایسے واقعات رونما نہیں ہوتے؟ انہوں نے فرمایا کہ (بات اصل یہ ہے کہ) وہ لوگ یقیناً جہنمی ہیں مگر اللہ تعالیٰ تم پر تمہاری عبرت و نصیحت کے لئے اہل ایمان کے حالات کا انکشاف (وقتاً فوقتاً) فرماتا رہتا ہے:

﴿فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ﴾ (سورۂ انعام:۱۰۴)

ترجمہ: ''تو جس نے عبرت حاصل کر لی اس کا بھلا ہے' اور جس نے قصداً اعراض کیا اس کا وبال اسی پر ہے اور میں تم پر نگہبان مقرر نہیں ہوں۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنا کسی عذر کے رمضان کے روزے نہ رکھنا

ارشادِ خداوندی ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ (سورۂ بقرہ آیت:۱۸۳)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے قبل اُمتوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم صاحب تقویٰ بن سکو۔ چند دن کی بات ہے پھر بھی تم میں سے جو کوئی مریض ہو یا سفر میں ہو (تو اسے اس بات کی اجازت ہے کہ) وہ بعد میں ان کو قضا کر لے۔''

صحیحین میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ ① اللہ کے ایک ہونے اور حضرت محمد ﷺ کے رسول اللہ ہونے کی گواہی دینا۔ ② نماز پڑھنا۔ ③ روزہ رکھنا۔ ④ زکوۃ دینا۔ ⑤ حج کرنا۔''

ایک حدیث میں ہے کہ ''جس شخص نے رمضان المبارک میں بلا عذر (شرعی) روزہ توڑ دیا (یا نہیں رکھا) تو اگر وہ اس کے عوض زندگی بھر روزہ رکھے تب بھی اس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''اسلام کی اصل اور اس کی مضبوط کڑی تین چیزیں ہیں، کلمۂ شہادت، نماز اور رمضان کے روزے۔ اس لئے جو کوئی شخص انہیں ترک کر دے گا تو وہ کافر ہو جائے گا۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدرت کے باوجود حج نہ کرنا

اللہ پاک کا فرمان ہے:

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾

(سورۂ آل عمران: ۹۷)

ترجمہ: ''اور ان لوگوں پر اللہ کے لئے بیت اللہ کا حج فرض ہے جو اس تک پہنچنے پر قدرت رکھتے ہوں۔''

''نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جو شخص اس قدر زادِ راہ اور راحلہ کا مالک ہو جائے کہ مکہ مکرمہ تک پہنچ کر حج کر سکے پھر وہ حج نہ کرے تو اللہ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ وہ یہودی مرے یا نصرانی۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میرا ارادہ ہو رہا ہے کہ میں ان شہروں میں کچھ لوگوں کو بھیجوں کہ وہ ان لوگوں کو تلاش کر کے جو باوجود استطاعت کے حج نہیں کر رہے ہیں ان پر ٹیکس لگا دیں کیوں کہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا ایک مالدار پڑوسی (حج پر قادر تھا) بغیر حج کئے مر گیا تو اس کی نماز نہیں پڑھی۔ (ابھی اللہ کے بہت سے بندے اس عظیم فریضہ کی طرف سے غفلت میں پڑے ہوئے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس نعمت عظمیٰ کے حصول کے لئے قابل بنایا ہے' مختلف قسم کے بہانے و حیلے نکال رکھے ہیں حالانکہ یہ شدید ترین وعیدیں نہ بھی ہوتیں تب بھی محض اس بارگاہِ عظمت و جلال میں حاضری کی سعادت اس قدر اونچی ہے کہ آدمی اس کیلئے بے چین و مضطرب رہے' اہل استطاعت کو اس جانب فوراً توجہ کرنا اور تکمیل فریضہ کی سعی میں لگ جانا چاہیے۔ اللہ پاک ہم سب کو اپنے وعدوں اور وعیدوں کا ایسا یقین نصیب فرمائیں جیسا کہ مقدس جماعت صحابہ کو ملا تھا۔ آمین۔)

❋❋❋

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین کی نافرمانی کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝﴾ (سورۂ بنی اسرائیل:۲۳۔۲۴)

"اور آپ ﷺ کے پروردگار نے فیصلہ کیا ہے کہ تم لوگ صرف اللہ کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ بہترین سلوک کرو۔ اگر ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائیں تو تم انہیں اُف نہ کہو نہ انہیں جھڑکو اور ان سے نرم گفتگو کرو اور اپنے بازوؤں کو عاجزی کے ساتھ ان کے لئے جھکا دو اور یوں کہو اے ہمارے پروردگار! ان پر رحم فرما جیسے انہوں نے بچپن میں میری نگہداشت و تربیت کی ہے۔"

یہ عجیب بات ہے کہ بچپن میں جب تمہاری ذات سے انہیں تکلیفیں پہنچتی تھیں تو وہ نہایت شوق سے جھیلتے ہوئے تمہارے لئے درازی عمر کے دعا گو رہے بر خلاف اس کے اب بڑھاپے کی وجہ سے جب تمہیں ان سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو تم ناک بھوں چڑھاتے ہوئے آرزو کرتے ہو کہ یہ بڈھے مر جاتے تو اچھا ہوتا۔ (کس قدر افسوس کی بات ہے۔)

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

﴿اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝﴾ (سورۂ لقمان:۱۴)

ترجمہ: "میرا شکر کرو اور اپنے والدین کا بھی (کیونکہ تم سب کو) میری ہی طرف لوٹنا ہے۔"

اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ دیکھئے تو سہی' اللہ تعالیٰ نے کس طرح والدین کی شکر گزاری کو اپنے شکر کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں تین آیتیں تین باتوں کے ساتھ ملی ہوئی نازل ہوئی ہیں کہ ان میں ایک دوسرے کے بغیر نا قابل قبول ہے' وہ تین آیتیں یہ ہیں۔

① اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ. (سورۂ آل عمران:۱۳۲)

② اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ (سورۂ بقرہ:۴۳)

③ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْكَ (سورۂ لقمان:۱۴)

چنانچہ اگر کوئی شخص اللہ کی اطاعت کرے مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا نہ مانے' اسی طرح نماز تو پڑھے مگر زکوٰۃ نہ دے اور اللہ کا تو شکر گزار ہو مگر والدین کی ناشکری کرے تو وہ اعمال بھی قبول نہ ہوں گے۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "اللہ کی خوشی والدین کی خوشی میں اور اللہ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شرکت کی اجازت حاصل کرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا "کیا تمہارے والدین حیات ہیں؟" اس نے عرض کیا "جی ہاں!" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تو ان (کی خدمت و دیکھ بھال) میں ہی جہاد (کوشش و سعی) کر۔" (ممکن ہے کہ اس وقت جہاد میں چلنے کی کوئی خاص ضرورت نہ ہو اور دوسری طرف اس کے والدین کی دیکھ بھال و نگہداشت کے لئے کوئی اور نہ ہو۔)

ایک حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا کہ "تم لوگوں کو سب سے بڑے گناہ بتا دوں؟" پھر ارشاد فرمایا "اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی و حق تلفی کرنا۔" دیکھئے کس طرح والدین کی نافرمانی کی برائی کو شرک کی برائی کے ساتھ ملا کر بیان کیا گیا ہے۔

صحیحین میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "والدین کا نافرمان' احسان جتلانے والا اور کثرت سے شراب پینے والا (بغیر سزا بھگتے) جنّت میں داخل نہیں ہو سکتا۔"

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بد دعا فرمائی ہے "اللہ والدین کی حق تلفی کرنے والے پر لعنت فرمائے۔"

اور یہ کہ "اللہ لعنت فرمائے باپ کو گالی دینے والے پر' اللہ لعنت فرمائے ماں کو گالی دینے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے پر۔"

ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کی سزا کو اکثر قیامت تک معاف فرماتے ہیں مگر سوائے والدین کی نافرمانی کے کہ اس سزا کے لئے جلدی فرماتے ہیں' یعنی جلد ہی دُنیا میں والدین کے نافرمان کو اپنے کئے کا نتیجہ دیکھ لینا پڑے گا۔ (البتہ اگر اس نے معافی و تلافی کر لی' صدق دل سے' تو اللہ تعالیٰ ضرور معاف فرمائیں گے جیسا کہ سورہ بنی اسرائیل کی آیت اس جانب مُشیر ہے۔ "تُمہارا ربّ تُمہارے قلوب کی کیفیت کو خوب جانتا ہے' اگر تم واقعی مُخلص ہو گے اپنی توبہ میں تو وہ عاجزی کے ساتھ گڑگڑانے والے کے حق میں بڑی بخشنے والی ذات ہے۔" (مفہوم)

حضرت کعب احبار فرماتے ہیں کہ جو شخص والدین کی نافرمانی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عمر کو گھٹا دیتے ہیں تا کہ جلد سے جلد اسے سزا دی جائے' اور جو شخص والدین کا فرمانبردار رہتا ہے تو وہ اس کی عمر کو بڑھا دیتے ہیں تا کہ وہ زیادہ سے زیادہ خیر و بھلائی کے کام کر سکے' اور والدین کے سلوک میں یہ بھی داخل ہے کہ اگر وہ محتاج ہیں تو ان کی حاجت بر آری کرے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے شکایت کی کہ "اس کا باپ اس کے مال میں من مانی اور تصرف کرنا چاہتا ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا "تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔"

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ "سورہ اعراف میں جو "اصحابِ اعراف" کا تذکرہ ہے اس کی تفصیل کیا ہے؟" فرمایا "جہاں تک "اعراف" کا تعلق ہے وہ جنّت و جہنّم کے درمیان ایک پہاڑ کا نام ہے' اس پر درخت' نہریں اور پھل وغیرہ ہے۔ رہ گئے اصحابِ اعراف تو یہ وہ لوگ ہوں گے جو والدین کی مرضی کے خلاف جہاد میں نکلے اور اللہ کے راستے میں خوب قتال کیا' اس لئے ان کا "قتال فی سبیل اللہ" انہیں جہنّم میں داخل نہیں ہونے دے گا اور والدین کی ناراضگی جنّت میں جانے نہیں دے گی لہٰذا وہ اعراف میں ٹھہرے رہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں کوئی فیصلہ فرما دے گا۔"

حضرت عُمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنی والدہ کو گردن پر اٹھائے ہوئے کَعبۃ اللہ کا طواف کر رہا ہے۔ اس شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا "کیا میں اپنی والدہ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدمتوں کا حق ادا کر رہا ہوں؟" آپؐ نے فرمایا "نہیں! ایک حصہ بھی نہیں' البتہ تو اچھا سلوک ضرور کر رہا ہے' اللہ تعالیٰ تجھے اس تھوڑے کا ثواب بھی انشاء اللہ تعالیٰ بہت دیں گے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "چار شخصوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ نہ انہیں جنت میں داخل کرے گا اور نہ اپنی نعمتوں کا مزہ چکھنے دے گا۔ ① بہت شراب پینے والا' ② سود کھانے والا' ③ ظلم سے یتیم کا مال کھانے والا ④ والدین کی نافرمانی کرنے والا' البتہ اگر وہ توبہ کر لے تو الگ بات ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ "جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔"

ایک حدیث میں ہے کہ "باپ جنت کا دروازہ ہے' چاہے تو اس کی حفاظت کر یا ضائع کر دے۔"

ایک حدیث میں ہے کہ "تین دعائیں بغیر کسی شک کے مقبول ہیں:

① مظلوم کی دعا' ② مسافر کی دعا اور ③ والد کی دعا لڑکے کے لئے۔"

وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ "اے موسیٰ! اپنے والدین کی توقیر' عزت واحترام کیجئے کیوں کہ جو شخص اپنے والدین کی عزت واحترام کرتا ہے تو میں اس کی عمر لمبی کرتا ہوں' اور اسے ایسی اولاد دیتا ہوں جو اس کی عزت کرے۔ اور جو شخص اپنے والدین کی نافرمانی کرتا ہے میں اس کی عمر کم کرتا ہوں اور اسے ایسی اولاد دیتا ہوں جو اس کی نافرمانی کرے۔"

ابوبکر بن ابی مریم فرماتے ہیں کہ میں نے تورات میں پڑھا ہے کہ جو اپنے والد کو مارے تو اسے قتل کر دینا چاہئے۔

وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں کہ "میں نے تورات میں دیکھا ہے کہ جو والدین پر ہاتھ اٹھائے اس کو رجم کر دیا جائے۔

عمر بن مرہ الجہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر پوچھا کہ "میں نے پانچ وقت کی نماز پڑھ لی اور رمضان کے روزے رکھ لئے اور زکوٰۃ ادا کر لی اور بیت اللہ شریف کا حج کر لیا ہے تو اب میرے بارے میں آپؐ کیا فرمائیں گے؟" تو آپؐ نے فرمایا "جو شخص ان اعمال کو کر لے وہ نبیوں اور صدیقوں' شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہو گا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بشرطیکہ وہ والدین کا نافرمان نہ ہو۔"

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ "میں نے معراج میں ایک قوم کو دیکھا کہ چہروں کے بل جہنم کی آگ میں لٹکے پڑے ہوئے تھے' میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دُنیا میں اپنے والدین کو بُرا بھلا کہتے تھے۔"

حکایت

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص علقمہ نامی تھے جو خیر اور نیکی کے کاموں میں بہت زیادہ حصّہ لیتے اور کثرت سے طاعت وعبادت میں لگے رہتے تھے۔ وہ بیمار ہوئے اور ان کی بیماری اس قدر بڑھ گئی کہ موت کے قریب پہنچ گئے۔ ان کی اہلیہ نے ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا اور اطلاع کرائی کہ میرا شوہر حالتِ نزع میں ہے' اس اطلاع کے ملتے ہی آپ ﷺ نے حضرت صہیب' حضرت عمارؓ اور حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ ان کے پاس جاؤ اور انہیں کلمہ شہادت کی تلقین کرو۔ چنانچہ تینوں حضرات پہنچے اور جب انہوں نے کلمہ کی تلقین شروع کی تو انہوں نے دیکھا کہ وہ کلمہ پڑھ نہیں پا رہے ہیں۔ انہوں نے فوراً کسی کو آپ ﷺ کی خدمت میں روانہ کر کے صورتِ حال کی خبر کروائی۔ اس (حیرت ناک) خبر کو سن کر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ "ان کے والدین میں سے کوئی حیات ہے؟ بتایا گیا کہ بوڑھی والدہ زندہ ہیں۔ ارشاد فرمایا: "ان کی والدہ سے کہو اگر وہ میرے یہاں آ سکتی ہیں تو چلی آئیں ورنہ گھر ہی پر ٹھہری رہیں میں آ رہا ہوں۔" چنانچہ ان کی والدہ کو آپ ﷺ کا یہ فرمان پہنچایا گیا تو اس بڑھیا نے کہا کہ میری جان آپ ﷺ کی ذاتِ عالی پر قربان ہو' مجھے زیادہ حق پہنچتا ہے کہ میں خدمتِ اقدس میں حاضر ہوں۔ چنانچہ وہ اٹھیں اور لکڑی کے سہارے خدمت عالی میں حاضر ہو گئیں اور آپ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور ارشاد فرمایا "اے علقمہ کی ماں! (میں جو پوچھوں) صحیح بتانا' ورنہ اگر جھوٹ کہو گی تو وحی الٰہی سے مجھے معلوم ہو جائے گا۔" بتاؤ تمہارے بیٹے علقمہ کا کیا حال تھا؟ بڑھیا نے کہا وہ بہت نماز پڑھنے والا' بہت روزہ رکھنے والا' اور بہت صدقہ وخیرات کرنا والا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا اچھا تمہارا کیا حال ہے؟ بڑھیا نے کہا "میں اس سے ناراض ہوں۔" آپ ﷺ نے پوچھا کہ آخر ایسا کیوں؟ بڑھیا نے کہا وہ اپنی بیوی کو بہت اہمیت دیتا اور میری نافرمانی کرتا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اصل میں عَلقمہ کی ماں کی ناراضگی اس کے کلمہ پڑھنے میں رکاوٹ بن رہی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا "اے بلال! جاؤ! ایندھن تیار کرو' بڑھیا نے کہا یارسول اللہ! آپؐ اس کا کیا کریں گے؟ ارشاد فرمایا تمہارے بیٹے کو میں جلا دوں گا۔ اس نے کہا یارسول اللہ! مجھ سے کیسے دیکھا جائے گا؟ میرا دل اس دردناک منظر کا متحمل نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "اے ام عَلقمہ! اللہ کا عذاب اس سے سخت اور بڑا ہے' اگر تو چاہتی ہے کہ تیرا بچہ اس سے بچ جائے تو اس سے راضی ہو جا' ورنہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے عَلقمہ کو اس کی نمازیں' روزے اور خیرات تیری ناراضگی کے ہوتے ہوئے کچھ کام نہ دیں گے۔"

بڑھیا نے کہا یا رسول اللہ! میں اللہ کو اور ملائکہ اور تمام حاضرین کو گواہ بناتی ہوں کہ میں عَلقمہ سے راضی ہوگئی۔ آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا جاؤ دیکھو عَلقمہ کی زبان سے کلمہ جاری ہوا یا نہیں؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ گئے اور جب وہ پہنچے تو دیکھا کہ عَلقمہ کلمہ کا ورد کر رہے ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے وہاں موجود لوگوں سے کہا (لوگو سن لو!) ان کی والدہ کی ناراضگی کی وجہ سے ان کی زبان اب تک بند تھی اور کلمہ نہیں پڑھ پا رہی تھی' اور اب جب کہ ان کی والدہ راضی ہوگئی ہیں تو کلمہ پڑھنے لگے ہیں۔ پھر اسی دن عَلقمہ کا انتقال ہو گیا۔ آپ ﷺ نے ان کے کفن و دفن کا حکم دیا اور آپ ﷺ ان کے جنازے میں آخر تک موجود رہے۔ جب ان کی تدفین ہوگئی تو آپ ﷺ نے ان کی قبر کے کنارے کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا "اے انصار و مہاجرین! (سن لو) جس کسی نے اپنی بیوی کو اپنی ماں پر فوقیت دی (خدمت و سلوک کے اعتبار سے) تو اس پر اللہ کے فرشتوں اور تمام مسلمانوں کی لعنت ہے' اللہ تعالیٰ اس شخص کے نہ فرائض قبول فرمائے گا نہ نوافل' ہاں البتہ اگر وہ توبہ کر لے اور انہیں راضی و خوش کر لے تو اللہ بھی معاف فرما دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(چنانچہ معلوم ہوا کہ) اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ماں کی خوشنودی میں ہے اور اس کی ناراضگی ماں کی ناراضگی میں ہے۔

(یہ روایت ترغیب و ترہیب کی ہے' بیہقی و طبرانی نے بھی روایت کیا ہے۔ مُحدّثین کو اس کے ایک راوی کی وجہ سے اس میں کلام ہے تاہم بالکل نظر انداز بھی نہیں کی جا سکتی جیسا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محدّثین ہی کا اصول ہے کہ اس قسم کی احادیث کو ترغیب وترہیب کے باب میں قبول کرلیا جاتا ہے' چنانچہ خود مُصنّف عظیم مُحدّث اور امام جرح وتعدیل ہیں۔

ہمارے لئے اس باب میں جو اہم ترین درسِ عبرت ہے وہ یہی ہے کہ والدین کا معاملہ نہایت نازک اور اہم ہے' اس سے غفلت برتنا بڑی نادانی اور پرلے درجہ کی بے وقوفی ہے۔ وہ صحیح احادیث اور آیاتِ قرآنیہ جو پیچھے گذر چکی ہیں ان سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے نزدیک اس کی بڑی اہمیت ہے' ہمارے اس زمانے میں جہاں دین کے بہت سے شعبے نظر انداز ہو چکے ہیں انہیں میں سے ایک یہ بھی ہے' چنانچہ بیویوں کی خاطر سے والدین کو سخت ذہنی اور قلبی کلفت ورنج پہنچانا عام ہو چکا ہے۔ ایک موقع پر اسے آپ ﷺ نے علاماتِ قیامت میں بھی ذکر فرمایا ہے' البتہ یہاں ایک بات اور قابلِ ذکر ہے کہ بعض حضرات اس معاملے میں اس قدر غلو کر جاتے ہیں کہ بیوی کے حقوق تلف بلکہ اس پر ظلم ہونے لگتا ہے' بیویوں کے حقوق کے سلسلے میں اس کتاب میں بھی کچھ بیان کیا گیا ہے' اسے ملاحظہ فرمائیں۔

بہر حال ہمیں یہ عرض کرنا ہے کہ اللہ پاک نے ہمیں اُمتِ وسط کا لقب عنایت فرمایا ہے۔ ہمارے نبی ﷺ کی لائی ہوئی ساری شریعت نہایت ہی متوسط اور معتدل اور افراط و تفریط سے پاک ہے' ہمیں ہر معاملے میں اعتدال کی راہ اختیار کرنی اور ہر کام عُلماء سے سمجھ کر کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخر وقت تک اپنی مرضیات پر قائم رہنے کی توفیق نصیب فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین۔

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ﴾ (سورۂ نساء:۱)

ترجمہ: ”اور اللہ سے ڈرو جس سے تم سوال کرتے ہو اور رشتہ داری سے ڈرو۔“

دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿فَهَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓی اَبْصَارَهُمْ ۝﴾

(سورۂ محمد:۲۲۔۲۳)

ترجمہ: ”پھر تم سے بھی خدشہ ہے کہ اگر تم ملک میں حاکم بن جاؤ تو زمین میں فساد مچانے لگو اور رشتے قطع کرنے لگو، یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت فرمادی، پھر انہیں گونگا، بہرا اور اندھا بنا دیا۔“

صحیحین میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“ (یعنی بغیر اس گناہ کی سزا بھگتے، ورنہ ہر صاحبِ ایمان بالآخر جنت میں ضرور جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

ایک حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص اپنے غریب و حاجت مند رشتہ داروں کی دیکھ بھال نہیں کرتا نہ ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرتا ہے اور صدقہ وخیرات بھی انہیں چھوڑ کر دوسروں پر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے صدقہ وخیرات کو قبول نہیں کریں گے، اور نہ قیامت کے دن اس کی طرف (عنایت سے) نظر فرمائیں گے۔

اور اگر کوئی بے چارہ خود ہی غریب و خستہ حال ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے ان رشتہ داروں کے حالات معلوم کرنے اور ملاقاتیں کرنے کے ذریعہ حقوق ادا کرے۔ جیسا کہ خود حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔ ”صلہ رحمی کرو چاہے وہ سلام ہی کے ذریعہ ہو۔“

نیز آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس پر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لازم ہے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔"

نیز حدیث شریف میں ہے کہ "احسان کر دینا ہی صلہ رحمی نہیں بلکہ (اصل صلہ رحمی یہ ہے کہ (آدمی اس کے ساتھ بھی صلہ رحمی کرے جس نے اس سے تعلقات توڑے ہیں۔"

اور آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میں رحمٰن ہوں' یہ رحم (رشتہ داری) ہے۔ جس نے اسے جوڑے رکھا میں اسے جوڑے رکھوں گا اور جو اس (رشتہ) کو توڑ دے گا میں اسے اپنے سے توڑ دوں گا۔ (یعنی علیحدہ کر دوں گا۔)

حضرت ابن حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی تھی کہ "بیٹے! قطع رحمی کرنے والے کے ساتھ مت رہنا کیوں کہ میں نے ایسے شخص پر اللہ کی کتاب میں تین جگہوں پر لعنت پائی ہے۔"

حکایت

روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کر رہے تھے' یوں ارشاد فرمایا کہ اس مجمع میں جو لوگ رشتہ قطع کرنے والے ہیں وہ اٹھ جائیں' اس اعلان کے بعد پورے مجمع میں سے صرف ایک نوجوان اٹھا اور چل دیا' وہ کچھ برسوں سے اپنی پھوپھی سے قطع تعلق کئے ہوئے تھا سیدھے ان کے پاس پہنچا اور معافی تلافی کے ذریعہ معاملہ صاف کر لیا۔ اس کی پھوپھی نے اس کو معاف کر دیا اور ازراہِ تعجب دریافت کیا کہ اچانک یہ تبدیلی کیسے پیدا ہو گئی؟ اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس اعلان کا اعادہ کیا' تب اس کی پھوپھی نے اس سے کہا کہ ان سے اس اعلان کی وجہ دریافت کرو۔ یہ نوجوان دوبارہ ان کی مجلس میں حاضر ہوا اور اپنی معافی کا پورا قصہ سنا کر عرض کیا "حضرت! آخر ایسا شخص آپ کی مجلس میں کیوں نہ بیٹھے؟" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ کی رحمت ایسی قوم پر نازل نہیں ہوتی جس میں کوئی رشتہ قطع کرنے والا ہو۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدکاری

ارشادِ خداوندی ہے:

﴿وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً﴾ (سورۂ بنی اسرائیل:۳۲)

ترجمہ: ''اور زنا کے قریب بھی مت جاؤ بے شک وہ بڑی بے حیائی ہے۔''

دوسری جگہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (سورۂ نور:۲)

ترجمہ: ''زانیہ اور زانی دونوں میں سے ہر ایک کو سَو کوڑے مارو اور اللہ کے دین کے معاملے میں اگر تم اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو انکے ساتھ کسی طرح کی نرمی نہیں برتنی چاہیے اور ان کی اس سزا کو مومنین کی جماعت ملاحظہ کرے۔''

فقہائے کرامؒ فرماتے ہیں کہ زانیہ اور زانی کی یہ دنیوی سزا ہے بشرطیکہ (زانی اور زانیہ) غیر شادی شدہ ہوں' اور اگر شادی شدہ ہوں تو پھر ان کی سزا یہ ہے کہ انہیں نصف جسم تک گڑھے میں کھڑا کر کے سنگسار کیا جاتا ہے' ان لوگوں کی یہ سزا اسی طرح سنت سے ثابت ہے' چنانچہ ارشاد ہے کہ اگر دُنیا میں انہیں سزا نہیں ملی تو پھر آخرت کے اندر آگ کے انگاروں سے عذاب دیا جائے گا۔

جیسا کہ زبور میں آیا ہے کہ ''زنا کرنے والے قیامت کے دن اپنی شرمگاہوں کے بل لٹکے ہوئے ہوں گے اور انہیں لوہے کی سلاخوں سے مارا جائے گا۔ اور جب شدتِ تکلیف سے فریاد کریں گے تو جہنم کا داروغہ کہے گا' یہ آواز کہاں سے آ رہی ہے؟ حالانکہ تو تُو ہنستا تھا' خوش ہوتا اور بدمستی کرتا تھا' نہ اللہ سے ڈرتا تھا نہ شرماتا تھا۔''

ایک حدیث میں ہے کہ جب آدمی زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ایمان کو اس طرح نکال لیتے ہیں کہ جس طرح آدمی اپنے جسم سے کرتا اتار رہتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (لطف کے ساتھ) گفتگو نہیں فرمائیں گے اور نہ ان کی طرف (عنایت کی نظر) کریں گے) اور نہ (گناہوں سے) ان کا تزکیہ فرمائیں گے۔ (وہ تین آدمی یہ ہیں) ① بوڑھا زناکار، ② جھوٹا بادشاہ، ③ متکبر محتاج۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ "یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اللہ کی ذات میں کسی کو شریک کرنا حالانکہ وہ تمہارا خالق ہے۔" میں نے کہا یہ تو بہت ہی زبردست گناہ ہے۔ اس کے بعد کون سا گناہ ہے؟ ارشاد فرمایا "روزی کے ڈر سے اولاد کو قتل کر ڈالنا۔" میں نے پوچھا اس کے بعد؟ آپ ﷺ نے فرمایا "پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا۔" پھر آپ ﷺ کے اس قول کی تصدیق میں (سورۂ فرقان) کی یہ آیت نازل ہوئی:

﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۝ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا ۝ اِلَّا مَنْ تَابَ...﴾ (سورۂ فرقان: ۶۸، ۶۹، ۷۰)

ترجمہ: "اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہیں پکارتے اور نہ ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ زنا کرتے ہیں، اور جو کوئی ایسا کرے تو وہی مستحق سزا ٹھہرے گا، اس کے لئے قیامت میں دوچند عذاب ہوگا، اور اس میں وہ سدا خوار ہو کر پڑا رہے گا، سوائے اس کے جو توبہ کر لے۔"

صحیح بخاری میں سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم ﷺ کے خواب والی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا پھر ہم (آنحضرت ﷺ جبرائیل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام) آگے چلے تو دیکھا کہ ایک مقام تنور کی طرح ہے کہ نچلا حصہ کشادہ اور اوپری حصہ نہایت تنگ ہے، اس میں چیخ و پکار ہو رہی ہے۔ ہم نے اس کے اندر دیکھا تو اس میں (بہت سارے) ننگے مرد اور عورتیں تھیں، ان کے نیچے کی جانب سے آگ کی لپیٹیں نکل رہی تھیں اور وہ اس کی شدتِ حرارت سے چیخیں مارتے تھے۔ میں نے پوچھا جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتلایا کہ یہ زناکار مرد اور عورتیں ہیں، قیامت تک ان کے ساتھ یہی سلوک رہے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید کی آیت "لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٌ۔" (جہنّم کے ساتؔ دروازے ہیں) کی تفسیر میں حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ان دروازوں میں سب سے زیادہ غم ناک، دردناک، نہایت ہی گرم و بدبودار دروازہ ایسے زنا کاروں کے داخلہ کے لئے ہوگا جنہوں نے جان بوجھ کر زنا کیا ہو۔

اور مکحول دمشقی فرماتے ہیں کہ جہنّمی ایک نہایت ہی متعفّن بدبو محسُوس کریں گے تو کہیں گے کتنی گندی بدبو ہے، ہم نے تو ایسی گندی بو کبھی نہیں سونگھی۔ انہیں بتلایا جائے گا کہ یہ زنا کاروں کی شرم گاہوں سے نکلی ہوئی بدبو ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "اے مُسلمانو! زنا سے بچو کیوں کہ اس میں چھ طرح کی برائیاں ہیں، تینؔ دنیا میں اور تینؔ مرنے کے بعد۔ دنیا کے نتائج یہ ہیں۔ ① اس کے چہرے کی وجاہت کا ختم ہو جانا۔ ② عمر کا کم ہونا۔ ③ دائمی فقر وفاقہ میں مبتلا ہو جانا۔

اور آخرت کے تینؔ نتائج یہ ہیں۔ ① اللہ تعالیٰ کا غصّہ۔ ② حساب کی سختی۔ ③ دوزخ کا عذاب۔

اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف کریں اور دین و دنیا کی عافیت نصیب فرمائیں۔ آمین۔

ایک اہم ملفوظ

ارشاد فرمایا:

اگر کسی کار کے انجن میں پٹرول بھر دیا جائے مگر پٹرول کی ٹنکی میں سوراخ ہو جس سے پٹرول سڑک پر گرتا رہے تو کچھ دیر چل کر کار کھڑی ہو جائے گی، اس طرح سالک ذکر کے انوار سے اللہ تعالیٰ کا راستہ طے کرتا ہے، مگر دل کے نور کی ٹنکی کو شیطان اور نفس، آنکھ، کان اور زبان وغیرہ کے گناہ سے خالی کر دیتے ہیں جن سے سالک کی ترقی رک جاتی ہے، پس ہر گناہ کی عادت سے سچّی توبہ ضروری ہے۔ بالخصوص بدنظری اور گندے خیالات اور بدگمانی اور غیبت سے کہ اس زمانے میں ان معاصی میں بہت کثرت سے ابتلاء ہے۔

(مجالس ابرار حصہ دوم صفحہ ۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلافِ فطرت شہوت رانی

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کا قصّہ بیان کرنے کے بعد کہ ان لوگوں نے اپنی ضرورتِ شہوانیہ کی تکمیل کے لئے فطری اور انسانی طریقہ چھوڑ کر یہ بدترین و حیاسوز حرکت شروع کر رکھی تھی کہ نوعمر لڑکوں کو بجائے بیویوں کے استعمال کرتے تھے۔ ظاہر ہے کہ یہ مذموم حرکت نہ صرف یہ کہ بے حیائی ہے بلکہ انسانیت و آدمیت حتیٰ کہ حیوانیت سے بھی اسفل ہے' اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کی بدترین سزا دی۔ فرمایا کہ ''پھر جب ہمارا حکم پہنچا تو ہم نے ان (کی بستی) کے نچلے حصّے کو اُوپر اور اُوپر والے حصّے کو نیچے (تہ و بالا) کر دیا' اور ہم نے ان پر پختہ اینٹ کے ایسے پتھر برسائے جو واضح طور پر بتلا رہے تھے کہ یہ دنیا کے پتھر نہیں ہیں (بلکہ اس کے مخصوص خزانہ سے آ رہے تھے۔) (اور اے مخاطبین قرآن! سن رکھو کہ یہ وہ بدترین جرم ہے کہ اگر تم میں سے کوئی اس فعل کا ارتکاب کرے تو اس کی سزا) ظلم کرنے والے سے کچھ دور نہیں۔''

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ارشاد گرامی ہے کہ ''سب سے زیادہ خوف مجھ کو جس چیز کا ہے وہ یہ کہ کہیں قومِ لوط کا عمل تم میں نہ شروع ہو جائے۔ (اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) تین مرتبہ ایسے لعنت فرمائی۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ ''تمہیں اگر معلوم ہو جائے کہ کسی نے قومِ لوط کا عمل کیا ہے تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر ڈالو۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کو بستی کی کسی اونچی عمارت پر لے جا کر وہاں سے انہیں نیچے گرا دیا جائے اور ان پر اُوپر سے پتھر پھینکے جائیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے قومِ لوط کے ساتھ کیا۔

مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ لواطت ان بڑے گناہوں میں ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے صراحتاً حرام قرار دیا ہے۔ (چنانچہ ارشاد ہوتا ہے):

﴿أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِينَ ۝ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَزْوَاجِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُوْنَ ﴾ (سورۂ شعراء: ۱۶۵، ۱۶۶)

ترجمہ: ''کیا تم لڑکوں کے پاس (شہوت کے ساتھ آتے ہو اور تمہارے پروردگار نے جو تمہاری خاطر سے جوڑے بنائے ہیں انہیں چھوڑ دیتے ہو (ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے) حقیقت یہ ہے کہ تم لوگ بڑے حد سے تجاوز کرنے والے ہو۔ (حلال وحرام میں فرق نہیں کرتے)۔''

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی حضرت لوط علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴾ (سورۂ الانبیاء: ۷۴)

ترجمہ: ''اور ہم نے انہیں اس بستی (والوں) سے نجات دے دی جو خبائث کے مرتکب ہوتے تھے، بے شک وہ لوگ بڑی بُری اور نافرمان قوم تھے۔''

ان کی بستی کا نام ''سدوم'' تھا اور اس کے رہنے والے نہایت گندی حرکت کے عادی تھے کہ اپنی ضرورت شہوانیہ و حاجت جنسیہ کی تکمیل کے لئے نوعمر لڑکوں کی دُبر کو استعمال کرتے تھے۔

ایک حدیث میں ہے کہ عورتوں کا آپس میں (بلا حجاب) ملنا زنا ہی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''چار آدمی ایسے ہیں جن کی صبح اللہ کے غصّہ میں ہوتی ہے اور شام اللہ کی ناراضگی میں:

① وہ مرد جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں (لباس، وضع قطع میں)
② وہ عورتیں جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں (لباس، وضع قطع میں)
③ جو جانور سے صحبت کرے۔
④ اللواط یعنی جو لڑکوں سے صحبت کرے۔

روایت ہے کہ ''جب مرد، مرد سے (بلا حجاب) ملتا ہے تو عرشِ خدا کے خوف سے کانپنے لگتا ہے، آسمان قریب ہوتا ہے کہ زمین پر گر پڑے تو فرشتے اطراف سے آ کر اسے تھام لیتے ہیں اور سورۂ اخلاص کا ورد شروع کر دیتے ہیں (یہ کیفیت اس وقت تک رہتی ہے) جب تک اللہ کا قہر و غضب دور نہ ہو جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لواطت کرنے والا اگر بغیر توبہ کئے مر گیا تو قبر میں خنزیر کی شکل میں بدل دیا جاتا ہے۔

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "جو شخص کسی مرد سے یا اپنی بیوی کی دُبر سے صُحبت کرے حق تعالیٰ اس کو قیامت کے دن دیکھیں گے بھی نہیں۔

حضرت ابو سعید صعلوکی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب اس اُمت میں ایسے لوگ ہوں گے جنہیں "لوطیون" (لواطت کرنے والے) کہا جاتا ہے' ان کی تین۳ قسمیں ہوں گی:

① نوعمر لڑکوں کی طرف بنظرِ شہوت دیکھنے والے (وہ اس سے لُطف اندوز ہوں گے)۔

② (کچھ اور ہمّت کرکے ایسے لڑکوں سے) مصافحہ کرنے والے ہوں گے۔

③ کچھ بد بخت اس فعل خبیث کے مرتکب ہوں گے۔

(یاد رہے کہ) عورت یا نوعمر لڑکے کی طرف بنظرِ شہوت دیکھنا زنا ہے جیسا کہ خود حدیث میں ہے کہ آنکھ کا زنا نامحرم کی طرف دیکھنا ہے' ہاتھ کا زنا اس کو چھونا ہے' پیر کا زنا اس کی طرف چلنا ہے' زبان کا زنا اس سے بات کرنا ہے۔

اسی وجہ سے بزرگوں نے نوعمر لڑکوں کی طرف دیکھنے' ان سے بات کرنے اور ان کے ساتھ بیٹھنے سے بچنے میں بہت ہی مبالغہ فرمایا ہے۔

چنانچہ حسن بن ذکوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مال داروں کے بچوں کے ساتھ بیٹھنے سے بچو کیونکہ ان کی صورتیں کنواری لڑکیوں کی مانند ہوتی ہیں' وہ عورتوں سے زیادہ فتنہ کا سامان ہیں۔ بعض عُلماء نے تنہائی میں مردوں کے ساتھ رہنے کو حرام قرار دیا ہے۔ سفیان ثاری رحمۃ اللہ علیہ ایک غسل خانہ میں داخل ہوئے وہاں ایک چھوٹے سے خوبصورت بچے کو دیکھا تو فرمایا' اس بچّہ کو فوراً یہاں سے لے جاؤ کیونکہ میں عورت کے ساتھ ایک شیطان کو دیکھتا ہوں اور ان نوعمر خوبصورت لڑکوں پر دس۱۰ سے زیادہ شیطان نظر آتے ہیں۔

حدیثِ پاک میں ہے کہ نگاہ ابلیس کے تیروں میں ایک زہر بجھا ہوا تیر ہے' جس نے اس کی حفاظت کی اس کو اللہ تعالیٰ عبادت کا ایک خاص مزہ عطا فرما دیتے ہیں' جو وہ قیامت تک اپنے جی میں محسوس کرے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں انہیں ایک خط لکھا کہ ادھر بعض علاقوں میں ایسے لوگ ہیں جو دُبر (پاخانہ کے مقام میں) صحبت کرتے ہیں (انہیں کیا کیا جائے۔) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (اجل و اہل علم) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کر کے مشورہ کیا کہ اس کی کیا سزا ہونی چاہیے؟ چنانچہ بالاتفاق اس کی سزا یہ طے پائی کہ اسے آگ میں پھونک دیا جائے۔ چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو یہی حکم لکھ بھیجا اور انہوں نے یہ سزا جاری کی۔

(معلوم ہونا چاہیے کہ) بیویوں کے پیچھے کے مقام میں صحبت کرنا بھی اس لواطت میں داخل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار دیا ہے اور قرآن مجید میں یہ آیت ہے:

﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ﴾ (سورۂ بقرہ:۲۲۳)

ترجمہ: ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں' تو آؤ ان کے پاس جس طرح چاہو۔''

اس میں لفظ ''جس طرح چاہو'' کے یہ معنی نہیں ہیں کہ دُبر میں بھی صحبت کر سکتے ہیں' بلکہ مطلب یہ ہے کہ چاہے سامنے سے ملو یا پیچھے سے' صحبت تو اس مقام واحد ہی میں کرنا پڑے گی جو اللہ تعالیٰ نے اس غرض کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ چنانچہ خود آیتِ کریمہ میں لفظ ''حرث'' (کھیتی) بھی اس جانب اشارہ کرتا ہے کہ صحبت فرج ہی میں ہونی چاہیے' کیونکہ (اولاد کی) پیدائش اسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ عقلاً بھی دُبر میں صحبت کرنا نہایت مکروہ و خبیث فعل ہے۔ حدیث میں ہے کہ ''دُبر میں اور حائضہ سے صحبت کرنے سے بچو۔'' ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص بیوی کی دُبر میں یا حالت حیض میں صحبت کرے وہ ملعون ہے۔''

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ ''جس شخص نے بیوی سے حالت حیض میں صحبت کی یا اس کے پچھلے حصہ میں صحبت کی تو اس نے اس چیز کا انکار کر دیا جو (محمد ﷺ) پر نازل ہوئی ہے۔'' (یعنی قرآن مقدس)

بہت سے جاہل لوگ اس اُمورِ شرعیہ کی ذرا رعایت نہیں کرتے اور مختلف ایسے لغویات میں مبتلا ہوتے ہیں جن سے شریعت مقدسہ نے روکا اور منع کیا ہے' یہ سب لاعلمی اور جہالت کے شوم و نحوست کا نتیجہ ہے۔ اسی لئے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ آدمی کو یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو عالم بننا چاہئے یا طالبعلم' یا احکام و مسائل پوچھ لینے والا یا پھر ان اہل علم سے محبّت کرنے والا بننا چاہئے (کیونکہ ان سے محبّت رکھنے میں' ملتے جلتے رہنے میں اس طرح کے بہت سے علوم و مسائل آدمی کے کان میں پڑتے رہتے ہیں) اور بندہ پر واجب ہے کہ اللہ تعالیٰ سے (نہایت تضرع وزاری سے) اپنے گناہوں کی معافی مانگتا رہے اور عافیت طلب کرتا رہے۔ گذشتہ گناہوں اور نادانیوں سے درگذر کی درخواست کرتا رہے اور بقیہ زندگی میں تحصیل علم دین اور اس پر عمل کی توفیق مانگتا رہے۔

حکایت

حکایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک مرتبہ کہیں تشریف لے جا رہے تھے' راستہ میں دیکھا کہ آگ ایک شخص کو جلا رہی ہے' وہ فوراً پانی ڈالنے لگے کہ اسے بجھائیں مگر وہ یہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے کہ اچانک وہ آدمی آگ بن گیا اور آگ بچّہ بن گئی' انہوں نے بارگاہ رب العزت میں التجا کی کہ یا الٰہی! انہیں اپنی اصلی حالت پر لوٹا دے تاکہ میں ماجرا دریافت کر سکوں۔ چنانچہ باذن الٰہی ایک لڑکا اور ایک آدمی بن کر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اس لڑکے سے غلط فعل کیا تھا' پھر میں مر گیا' کچھ دنوں بعد یہ لڑکا بھی مر گیا۔ اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ سزا قیامت تک کیلئے طے کی گئی ہے کہ تھوڑی دیر میں آگ بن کر اس کو جلاتا ہوں پھر تھوڑی دیر یہ لڑکا آگ بن کر مجھ کو جلاتا ہے۔ (اللہ ہمیں اپنے غضب سے محفوظ رکھے۔ آمین)

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سود کھانا

ارشادِ خداوندی ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً﴾

(سورۃ آل عمران: ۱۳۰)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! بڑھا چڑھا کر سود مت کھاؤ۔''

دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا﴾ (سورۃ بقرہ: ۲۷۵)

ترجمہ: ''جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت کے دن اپنی قبروں سے) اس طرح اٹھیں گے جیسے انہیں شیطان نے چھو لیا ہے (اور یہ ذلت و خواری محض اس وجہ ہوگی کہ وہ دُنیا میں کہا کرتے تھے) تجارت بھی سود کے مانند ہی ہے۔''

چنانچہ اس بدترین حیلہ کے ذریعہ انہوں نے حرام کو حلال کر لیا۔ جس وقت اللہ تعالیٰ مردوں کو قبروں سے نکلنے کا حکم فرمائیں گے تو لوگ تیزی سے دوڑ پڑیں گے سوائے سود خوروں کے کہ وہ مرگی کے مریض کی طرح بار بار گر پڑیں گے۔ چونکہ انہوں نے دُنیا میں خوب سود کھایا تھا' اللہ تعالیٰ اس دن ان کے پیٹوں کو بھی خوب بڑھا دے گا اور وہ اتنے بھاری ہو جائیں گے کہ جیسے ہی وہ اٹھیں گے اپنے پیٹ کے بوجھ سے فوراً گر پڑیں گے۔

قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سود خور قیامت کے دن پاگل اٹھیں گے اور اس طرح سارے اہل محشر کو پتہ چل جائے گا کہ یہ سود خور لوگ ہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں جب شب معراج میں (آسمانوں پر) چڑھ رہا تھا تو میں نے ساتویں آسمان میں سر پر بجلی اور کڑک کی آوازیں سُنیں اور میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ ہیں جو اپنے پیٹ تھامے ہوئے ہیں اور وہ اس قدر بڑے ہیں کہ جیسے کوئی گھر ہو اور اس میں سانپ اور بچھو ہیں جو باہر سے نظر آرہے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے پوچھا جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتلایا کہ یہ سود خور ہیں۔"

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس قوم میں زنا اور ربا کی کثرت ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کی ہلاکت کا فیصلہ فرما دیتے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ "جس قوم میں سود عام ہو جائے اس قوم میں جنون (پاگل پن) بھی عام ہو جاتا ہے۔

بیان کیا گیا ہے کہ سود کو مختلف حیلوں سے حلال بنا کر کھانے والے قیامت کے دن کتوں اور خنزیروں کی شکل میں اٹھائے جائیں گے جس طرح اصحاب سبت (بنی اسرائیل کی وہ قوم جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہفتہ کے دن مچھلی کے شکار سے منع کیا تھا) نے حیلہ سازی کی تھی کہ ہفتہ کے دن تو مچھلی نہیں پکڑتے تھے البتہ چھوٹے چھوٹے حوض بنا رکھے تھے' اس میں مچھلیاں پھنس جاتیں تو اگلے روز جا کر انہیں نکال لاتے تھے' تو اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ذلیل بندروں کی شکل میں مسخ فرما دیا تھا۔

حضرت ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دینے کی اس طرح کوشش کرتے ہیں جیسے بچّہ کو دھوکہ دیا جاتا ہے حالانکہ اگر جواز کیلئے بدترین حیلہ کرنے کی بجائے اسے حرام ہی سمجھ کر گذرتے تو عذاب وعقاب کے اعتبار سے ہلکا ہوتا۔ حدیث میں ہے کہ "سود میں ستر گناہ ہیں' ان میں سے سب سے ہلکا یہ ہے کہ جیسے آدمی اپنی ماں سے منہ کالا کرے۔"

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سود لینے والا اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں۔

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یتیم کا مال ظلماً کھانا

اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا۝﴾ (سورۂ نساء:۱۰)

ترجمہ: ''بے شک جو لوگ یتیم کا مال زبردستی کھا رہے ہیں وہ درحقیقت اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں اور وہ عنقریب جہنم رسید ہوں گے۔''

دوسری جگہ (یتیموں کے سرپرستوں سے خطاب کرتے ہوئے) فرمایا گیا ہے:

﴿وَ لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ۝﴾ (سورۂ بنی اسرائیل:۳۴)

ترجمہ: ''یتیم کے مال کے قریب بھی مت پھٹکو ان کے بالغ ہونے تک' البتہ مناسب طریقہ سے (موافق احکام شرع لے لو تو اور بات ہے۔''

(مفسّر قرآن) سدّی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ظلم سے یتیم کا مال کھانے والے قیامت میں اس طرح حاضر ہوں گے کہ ان کے منہ' کان' ناک اور آنکھوں سے آگ کی لپٹیں نکل رہی ہوں گی' جسے دیکھ کر ہر کوئی سمجھ لے گا کہ یہ یتیم کا مال کھاتا تھا۔

فقہائے کرام نے فرمایا ہے کہ اگر یتیم کے ذمہ دار و سرپرست خود غریب ہیں' اس کے مصارف کا بوجھ نہیں اٹھا سکتے تو ان کو معروف طریقہ سے اس قدر مال لینا کہ اس یتیم کی ضرورت بہم پہنچائی جا سکیں اور اس کے مال کی حفاظت و زیادتی ہو سکے' جائز جیسا کہ حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے:

﴿وَ مَنْ کَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ وَ مَنْ کَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْکُلْ بِالْمَعْرُوْفِ۝﴾ (سورۂ نساء:٦)

ترجمہ: ''اور جو (سرپرست) بامقدور (مالدار) ہو تو اسے بچنا چاہئے اور جو محتاج ہو تو اسے دستور کے موافق یتیم کے مال سے کھا لینا جائز ہے۔''

معروف کی تفسیر میں علامہ عبدالرحمٰن ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ معروف سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بطور قرض لینا یا بقدرِ ضرورت لینا یا بطور معاوضۂ خدمت لینا یا مشروط بایں شرط لینا کہ بعد میں وسعت ہوئی تو لوٹا دیں گے ورنہ حقِ خدمت سمجھا جائے گا' مراد ہے۔

حدیث میں ہے کہ "میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا اس طرح ہوں گے۔" آپ ﷺ نے اپنی شہادت اور بیچ کی انگلی سے اس طرح اشارہ کیا کہ دونوں کے درمیان قدرے فاصلہ رکھا۔

یتیم کی کفالت میں اس کی نگرانی کی فکر اور اس کے قیام و طعام و لباس کی فراہمی کا نظم اور اس کے حصہ میں اگر کچھ مال ہے تو اس کے بڑھانے کی یا کم از کم حفاظت کی سعی داخل ہے' چاہے وہ یتیم رشتہ دار ہو یا غیر رشتہ دار' اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اگر کسی نے کسی یتیم کو اس کے خود مکتفی ہونے تک اپنے ساتھ کھانے میں شریک رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنّت کو واجب کر دیتے ہیں' بشرطیکہ کوئی اور گناہ دخولِ جنّت میں رکاوٹ نہ بنے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ:

"اگر کوئی شخص کسی یتیم بچّہ کے سر پر نہایت اخلاص کے ساتھ ہاتھ پھیرے تو جتنے بال اس کے ہاتھ کے نیچے آئے اتنی نیکیاں اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیتے ہیں۔"

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کسی نے وصیّت چاہی تو انہوں نے فرمایا کہ "یتیم پر شفقت کیا کرو اور اسے اپنے سے قریب رکھا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس دیکھا تھا کہ ایک شخص اپنے دل کی سختی کی شکایت کر رہا تھا آپ ﷺ نے اس سے فرمایا تھا کہ یتیم کے ساتھ محبت کرو اور اس کو اپنے ساتھ کھانا کھلایا کرو' اگر تم ایسا کرو گے تو تمہارا دل نرم ہو جائے گا اور تمہاری حاجت برآری بھی ہوگی۔"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "بہترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس سے بہتر سلوک کیا جاتا ہو' اور بدترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی ہو' اور اللہ کے بندوں میں اسے سب سے زیادہ پسند وہ شخص ہے جو کسی یتیم یا بیوہ کی خاطر کھانا تیار کرے۔"

حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی تھی کہ اے داؤد! یتیم کے حق میں مثل ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہربان باپ کے ہو جاؤ اور بیوہ کے ساتھ مُشفق شوہر جیسا سلوک کرو اور یاد رکھو جیسا بوؤ گے ویسا پاؤ گے۔ (مطلب یہ ہے کہ خود آدمی کا مرنا بھی یقینی ہے تو ظاہر ہے کہ کبھی تُمہاری بیوی بھی بیوہ ہوگی اور تُمہارے بچے بھی یتیم ہوں گے' اگر یتیموں اور بیوگان کو بنظرِ حقارت دیکھو گے اور ان کی بدحالی کی وجہ سے ناروا سلوک کرو گے تو ویسا ہی نتیجہ تُمہارے بعد تُمہارے اہل و عیال دیکھ لیں گے' اور اگر ان کے ساتھ حسنِ سلوک اور ضروری تعاون کرو گے تو یہی معاملہ بالآخر تُمہارے اہل و عیال کے ساتھ بھی ہوگا۔ واللہ اعلم)

اور خود حضرت داؤد علیہ السلام نے مناجات میں ایک مرتبہ یوں کہا' اے خدا! جو شخص یتیموں اور بیوگان کا سہارا بن جائے اسے کیا اجر ملے گا؟ ارشاد ہوا "اُس دن میرے عرش کا سایہ نصیب ہوگا جس دن کہیں سایہ نہیں رہے گا۔" (یعنی قیامت کے دن) ایک حدیث میں ہے کہ یتیموں اور بیوگان کی ضروریات پوری کرنے میں لگے ہوئے شخص کی مثال اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے اور رات بھر عبادت کرنے والے اور مُسلسل روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے ہمیں ان اُمور میں لوجہ اللہ حصّہ لینے کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)

حکایت

بلخ میں ایک خاندان علوی سادات سے تعلّق رکھنے والا رہتا تھا' صاحبِ خاندان کا انتقال ہوگیا۔ چونکہ وہ بڑے مالدار اور شریف النسب لوگ تھے اس لئے اس کی بیوہ اس ڈر سے کہ اب جو غربت آپڑی ہے اس پر اہلِ تعلّق طعنہ نہ دیں' وہ اس مقام کو چھوڑ کر اپنی یتیم لڑکیوں کے ہمراہ کسی اور علاقہ میں چلی گئی' موسم نہایت سرد تھا اس لئے اس نے ایک ویران مسجد میں اپنی لڑکیوں کو چھپایا اور تلاشِ معاش میں چل دی' چنانچہ اس کا گذر دو ایسے مالداروں پر ہوا جو اس شہر کے رئیسوں میں سے تھے لیکن ایک مُسلمان تھا اور ایک آتش پرست' وہ پہلے مُسلمان کے پاس اپنی ضرورت و پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے پہنچی اور کہا کہ میں علوی خاندان کی شریف خاتون ہوں اور میری یتیم لڑکیاں بھی ہیں' میری پریشانی کا کوئی حل نکالا جائے تو بہتر ہے۔ اس نے کہا ٹھیک ہے' مگر اپنے شریف اور سادات ہونے پر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گواہی پیش کرو؟ اس عورت نے کہا میں یہاں اجنبی ہوں' میری گواہی کون دے گا' اس پر اس رئیس نے منہ پھیر لیا اور کوئی توجہ نہ دی۔

اب یہ عورت یہاں سے مجوسی مالدار کے گھر پہنچی اور اس سے سارا قصّہ کہہ سنایا' اس مجوسی نے اپنی عورتوں کو بلایا اور ان سے کہا کہ اس کے ہمراہ جا کر اس کی بچیوں کو بلا لاؤ' چنانچہ وہ سب آئیں' اس نے اپنے گھر والوں کو حکم دیا کہ یہ شریف النسب مصیبت زدہ خاندان ہے انہیں نہلاؤ' دھلاؤ' ان بچیوں کے لئے کپڑوں کا انتظام کرو اور عمدہ کھانا کھلاؤ۔ چنانچہ وہ بیوہ اپنی بچیوں کے ساتھ بڑے مزے سے کھا پی کر بے فکر ہو کر سو گئی۔

اسی رات وہ مسلمان جس نے اسے بلا مدد واپس کر دیا تھا خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ قیامت کا میدان قائم ہے' ایک نہایت ہی عجیب و غریب اور شاندار محل ہے جس میں ہیرے جواہرات سے مرصّع تخت بنے ہوئے ہیں اور وہیں رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرما ہیں' اس نے کہا ''یا رسول اللہ! یہ محل کس کے لئے ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ایک مومن موحد اُمتی کا ہے۔ اس نے کہا کہ میں بھی موحد مومن ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''گواہی پیش کر کہ تو مومن موحد ہے۔'' اب یہ شخص نہایت پریشان ہوا کہ کہاں سے گواہی لاؤں۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''ایک شریف عورت تمہارے پاس اپنی حاجت لے کر آئی تھی' تو نے بھی اس سے گواہی طلب کی تھی' بس کیا تھا نہایت غمگین اور نادم ہوا' اسی میں اس کی آنکھ کھل گئی۔ صبح شہر بھر میں گھومتا رہا کہ کوئی اس عورت کا پتہ بتا دے' کسی طرح اس مجوسی کے گھر پہنچ ہی گیا اور اس سے کہا ''اس مسلمان بیوہ عورت کو اور اس کی بچیوں کو ہمارے حوالے کر دو اور اسے خطیر رقم دینے کا وعدہ بھی کیا لیکن اس نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ میں نے رات خواب میں دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک نہایت شاندار محل کے قریب تشریف فرما ہیں اور مجھ سے فرما رہے ہیں کہ یہ مکان تمہارے لئے ہے' تم نے شریف بیوہ عورت اور اس کی یتیم بچیوں کے ساتھ جو مہربانی کا سلوک کیا ہے' اس کے عوض اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایمان کی دولت بھی عطا فرمائی اور یہ مکان بھی تمہارے لئے بنایا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ کی قسم رات گذرنے سے پہلے میں اور میرے پورے گھر کے لوگ اس بیوہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر چکے ہیں۔

یہ امیر اپنے غرور اور اپنی حماقت پر اپنا سا منہ لے کر لوٹ گیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی سمجھ اور آخرت کے نفع کا احساس نصیب فرمائے۔ (آمین)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر جھوٹ باندھنا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ۝﴾

(سورۂ زمر: ٦٠)

ترجمہ: ”اور قیامت کے دن جن لوگوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا تھا ان کے چہروں کو آپ دیکھیں گے کہ سیاہ ہیں۔“

(اسی طرح حلال کو حرام قرار دینا اور حرام کو حلال قرار دینا بھی اللہ پر جھوٹ باندھنے کے مماثل (مشابہ) ہے۔ علماء کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ پر جھوٹ باندھنا ایسا جرم ہے کہ جس سے آدمی کافر اور خارج از ملّت اسلامیہ ہو جاتا ہے۔)

حدیث میں ہے کہ:

”جس نے میری طرف کسی بات کی نسبت غلط کر دی تو اس کے لئے جہنّم میں ایک گھر بنایا جاتا ہے۔ جس نے قصداً میری طرف کسی غلط بات کی نسبت کی تو اپنا ٹھکانہ جہنّم میں بنا لے“

نیز آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

”جو شخص میری طرف سے جان بوجھ کر جھوٹی حدیث بیان کرے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک ہے۔“

یہ بھی آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”کلمہ گو کی فطرت میں سب کچھ ہے مگر خیانت اور جھوٹ نہیں ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے (نیکیوں کی توفیق اور گناہوں سے) عصمت بچنے کا سوال کرتے ہیں، بیشک وہ بڑا جواد اور کریم ہے۔

❋❋❋

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میدانِ جنگ سے بھاگنا

حق تعالیٰ شانہٗ کا ارشاد ہے:

﴿وَ مَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَىِٕذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ۝﴾ (سورۂ انفال:١٦)

ترجمہ: ''جو کوئی اس روز (یعنی جنگ کے روز) اپنی پیٹھ دکھائے گا تو وہ خدا تعالیٰ کا غضب لے کر پھرے گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے' سوائے اس کے جو حیلۂ جنگ کر رہا ہو یا لشکر میں پناہ لینے آ رہا ہو۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جو سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچنے کی روایت بیان کی ہے اس میں آپ ﷺ نے لشکر سے بھاگنے کو بھی مُہلک قرار دیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پہلے تو اللہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران کی آیت کے ذریعہ مسلمانوں پر لازم کیا تھا کہ بیس مسلمان دو سو کے مقابلہ سے نہ بھاگیں' پھر بعد میں مسلمانوں کے ضُعف کا لحاظ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے حکم میں تخفیف فرمائی' چنانچہ دوسرا حکم نازل فرمایا کہ سو مسلمان دو سو کے مقابلہ سے نہ بھاگیں۔ (یعنی مسلمانوں کو کم از کم دوگنی تعداد کا مقابلہ آسانی سے کر لینا چاہئے' اس دوگنی تعداد سے گھبرا کر اگر کوئی میدانِ جنگ سے فرار اختیار کرتا ہے تو یہ اس کے لئے درست نہیں' البتہ دو سو دشمنوں کے مقابلے میں سو آدمیوں سے بھی کم رہ جائیں اس وقت کوئی بھاگے تو یہ معصیت نہیں ہو گی۔)

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاکم کا رعایا پر ظلم کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَی الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَیَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِکَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۞﴾ (سورۃ الشوریٰ:۴۲)

"الزام تو صرف ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ناحق دنیا میں سرکشی کرتے ہیں، ایسے لوگوں کیلئے دردناک عذاب ہے۔"

نیز ارشادِ خداوندی ہے:

﴿وَ لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۞ اِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ فِیْهِ الْاَبْصَارُ ۞ مُهْطِعِیْنَ مُقْنِعِیْ رُءُوْسِهِمْ لَا یَرْتَدُّ اِلَیْهِمْ طَرْفُهُمْ وَ اَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ ۞﴾ (سورۃ ابراہیم:۴۳۔۴۲)

ترجمہ: "اور (اے نبی ﷺ) ظالم جو کام کر رہے ہیں ان سے اللہ کو بے خبر نہ سمجھئے فوراً عذاب اس لئے نہیں آتا کہ انہیں اس دن تک کے لئے مہلت دے رکھی ہے جس دن آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی اور وہ دوڑے جا رہے ہوں گے نہیں پلٹیں گی ان کی طرف ان کی نگاہیں اور ان کے دل اڑے ہوئے ہوں گے۔"

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

﴿وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ۞﴾ (سورۃ شعراء:۲۲۷)

ترجمہ: "اور عنقریب ظالموں کو معلوم ہو جائے گا کہ کیسی جگہ ان کو جانا ہے۔"

حدیث میں ہے کہ جو شخص ہم (مسلمانوں) سے کینہ رکھے وہ ہم میں سے نہیں اور یہ کہ "ظلم قیامت کے دن کا اندھیرا ہے" (یعنی ظلم قیامت کے دن ظلم کرنے والوں کے حق میں ظلمات یعنی اندھیروں کی شکل میں ظاہر ہوگا اور وہاں روشنی سے محروم ہوں گے) ایک حدیث میں ہے کہ "تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر ذمہ دار سے اس کے ماتحتوں (کی دیکھ بھال) کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز آپ ﷺ کا مبارک ارشاد ہے کہ "جو حاکم رعایا سے کینہ رکھے وہ جہنمی ہے۔" اور یہ بھی فرمایا کہ "قیامت کے دن سخت ترین عذاب میں ظالم حکمراں ہوں گے۔" اور یہ بھی آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ "جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ اس پر رحم نہیں فرماتے۔" ایک اور حدیث میں ہے کہ "انصاف پسند حکمراں قیامت کے دن (عرش) الٰہی کے سایہ میں ہوگا۔" ایک دوسری جگہ ارشاد ہے "جو لوگ انصاف کے ساتھ حکمرانی کرتے ہیں اور اپنے ماتحتوں، گھر والوں اور عام رعایا سے بہتر سلوک کرتے ہیں وہ قیامت کے دن نور کے منبر پر ہوں گے۔"

رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے انہیں یمن بھیجتے وقت فرمایا تھا "لوگوں کے بہترین مال (چن چن کر زکوٰۃ میں) لینے سے بچو اور (دیکھو) مظلوم کی بددعا سے اپنے کو بچائے رکھنا، کیونکہ اللہ کے اور اس کے درمیان کوئی حجاب (آڑ) نہیں ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ "تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا۔ ان تین میں سے آپ ﷺ نے جھوٹے بادشاہ کا بھی ذکر فرمایا اور فرمایا کہ "تم لوگ عنقریب عہدوں کے طلب گار اور خواہش مند ہو جاؤ گے (مگر ان کے حقوق نہ نبھانے کی بناء پر) وہ تمہارے لئے قیامت میں ندامت اور حسرت کا سبب بنیں گے" اسی حدیث میں یہ بھی ارشاد فرمایا "اللہ کی قسم! ہم کسی ایسے شخص کو عہدہ نہیں سپرد کریں گے جو اس کو مانگے یا اس کا لالچ رکھے۔"

نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "جس نے قضاء کا عہدہ طلب کیا اور (اس کی صلاحیتوں کی وجہ سے وہ عہدہ) اسے مل بھی گیا پھر اگر اس کا انصاف ظلم پر غالب رہا تو اس کے لئے جنت ہے، اور اگر ظلم انصاف پر غالب آ گیا تو اس کے لئے دوزخ ہے۔" کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ تمہیں بیوقوفوں کی امارت سے بچائے۔ میرے بعد کچھ لوگ حاکم بنیں گے، وہ (ایسے ہوں گے کہ) نہ میرے راستے پر چلیں گے نہ میرا طریقہ اپنائیں گے۔"

نیز رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں آیا ہے کہ "اے اللہ! جو شخص مسلمانوں کا حاکم بن کر ان کے ساتھ نرمی برتے تو تو بھی اس کے ساتھ نرمی کا معاملہ فرما، اور اگر وہ سختی کرے تو تو بھی اس کے ساتھ سختی کا معاملہ فرما۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھمنڈ اور تکبّر کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَقَالَ مُوْسٰى اِنِّىْ عُذْتُ بِرَبِّىْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ۝﴾ (سورۂ مومن:۲۷)

ترجمہ: ''اور موسیٰ نے کہا بیشک میں نے پناہ مانگ رکھی ہے اپنے اور تمہارے پروردگار کی' ہر ایسے شخص سے جو متکبر ہے اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتا ہے۔''

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

﴿اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ۝﴾ (سورۂ نحل:۲۳)

ترجمہ: ''بیشک وہ متکبرین کو پسند نہیں کرتا۔''

حدیث میں ہے کہ ''اکڑنے والے لوگوں کا حشر قیامت کے دن مہین (بہت چھوٹی) چیونٹیوں کی مانند ہوگا' لوگ انہیں روندیں گے اور ہر چہار سمت سے ذلت ان پر چھا رہی ہو گی۔''

بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ سب سے پہلے جس چیز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی گئی وہ تکبّر ہے۔ نیز حدیث پاک میں ہے کہ ''جس شخص کے دل میں ذرّہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنّت میں داخل نہ ہوگا۔

اللہ پاک کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ۝﴾ (سورۂ لقمان:۱۸)

ترجمہ: ''بیشک اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے ہر ایسے شخص کو جو اکڑنے والا اور متکبر ہو۔''

نیز حدیثِ قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''بزرگی میرا لباس ہے اور بڑائی میری چادر ہے' جو کوئی اسے چھیننے کی کوشش کرے گا میں اسے آگ میں ڈال دوں گا۔

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے قریب بیٹھ کر بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا ''داہنے ہاتھ سے کھاؤ'' اس شخص نے کہا میں نہیں کھا سکتا آپ ﷺ نے فرمایا ''اس کو (میری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہدایت پر عمل کرنے سے) محض اس کے تکبر نے روکا ہے۔"

ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "کیا میں تم لوگوں کو بتاؤں کہ جہنمی لوگ کون ہیں؟ (پھر آپ ﷺ نے بتایا کہ) ہر بدخو سخت گیر، ہر بخیل جو جوڑ کے رکھے، اور ہر وہ شخص جو تکبر کرے۔"

ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص چلنے میں اکڑتا ہو اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہو وہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوں گے۔

صحیح حدیث میں ہے کہ "جہنم میں سب سے پہلے ظالم حاکم، زکوٰۃ نہ دینے والا مالدار اور متکبر غریب داخل ہوں گے۔

اور سب سے بدترین تکبر یہ ہے کہ آدمی اپنے علم کی وجہ سے دوسرے بندوں پر فضیلت جتلائے اور اپنے تئیں اپنے کو کچھ سمجھتا رہے۔

اس کی حقیقت یہ ہے کہ جب آدمی آخرت کی کامیابی کیلئے علم حاصل کرتا ہے تو وہ علم اس کے اندر عاجزی اور کسر نفسی اور اس کے قلب میں خشیت اور انابت پیدا کر دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ اپنے احتساب (اعمال کا جائزہ لینے) میں مصروف رہتا ہے۔

اور جب علم کو دنیوی وجاہت، عہدہ اور بڑائی کے لئے حاصل کرتا ہے کہ اس کے ذریعہ مسلمانوں پر اپنا سکہ جمائیں گے تو یہ "اکبر الکبائر" یعنی سب سے بڑا گناہ ہے، اور ظاہر ہے کہ جس کے دل میں ذرہ کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔" اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔ آمین

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹی گواہی دینا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ﴾ (سورۂ فرقان:۷۲)

ترجمہ:"(رحمٰن کے خاص بندے وہ ہیں) جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔"

ایک روایت میں ہے کہ "جھوٹی گواہی دو مرتبہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر ہے۔

ایک جگہ ارشاد ہے:

﴿وَ اجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾ (سورۃ الحج:۳۰)

ترجمہ:"اور تم جھوٹ بولنے سے بچو۔"

حدیث میں ہے کہ "جھوٹی گواہی دینے والے کے قدم قیامت کے دن اس وقت تک ہل نہیں سکتے جب تک جہنم اس کے لئے واجب نہ ہو جائے۔

نیز آپ ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا "کیا میں تم لوگوں کو سب سے بڑا گناہ بتادوں؟ صحابہؓ نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ کے ساتھ شرک کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا' جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا۔" (راوی کہتے ہیں کہ) آپ اس جملہ کو بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے سوچا کاش آپ ﷺ سکوت فرماتے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرتے ہیں ہر بلا اور ہر معصیت سے۔

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شراب پینا

ارشادِ خداوندی ہے:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝﴾ (سورۃ المائدہ:۹۰،۹۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! شراب، جوا اور بت پانسے تو محض گندے اور شیطانی کام ہیں تو ان سے بچتے رہو تا کہ تمہارا بھلا ہو، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے سے تم میں دشمنی اور بغض ڈالے اور تم کو ذکرِ الٰہی اور نماز سے روک ڈالے تو کیا تم اب بھی باز آتے ہو (یا نہیں)۔

حدیث میں ہے کہ "شراب سے بچو کیونکہ وہ ام الخبائث یعنی تمام برائیوں کی جڑ ہے۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حرمت شراب والی آیت نازل ہوئی تو صحابہ رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کے پاس گئے اور اس کا ذکر کیا کہ شراب حرام قرار دے دی گئی اور اسے شرک کے مماثل (مشابہ) قرار دیا گیا ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا "ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور شراب حرام ہے۔"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ ضرور کر لیا ہے کہ جو شخص دنیا میں نشہ آور شئے استعمال کرے اس کو قیامت میں طینۃ الخبال پلائیں گے۔" پوچھا گیا "یا رسول اللہ! الخبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا "جہنمیوں کا پسینہ اور ان کا پیپ۔"

صحیحین میں ہے کہ "جس نے اس دنیا میں شراب پی' آخرت میں وہ (جنت کی پاکیزہ) شراب سے محروم کر دیا جائے گا۔"

امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ "شراب کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عادی بت پرست کی مانند (مثل) ہے۔"

ایک حدیث میں ہے کہ "شراب کا عادی اور والدین کا نافرمان (اگر بغیر توبہ کئے مر جائے تو) جنّت میں داخل نہیں ہوگا۔"

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین۳ آدمی ایسے ہیں کہ نہ ان کی نماز قبول ہوگی اور نہ ان کی کوئی نیکی (قبولیت کیلئے) آسمان کی طرف اٹھائی جاتی ہے۔

① بھاگا ہوا غلام' جب تک کہ وہ اپنے آقا کے پاس نہ پہنچ جائے۔

② وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناراض ہے' جب تک کہ وہ اسے راضی نہ کر لے۔

③ شرابی' جب تک کہ اس کا اثر ختم نہ ہو جائے۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ شرابی کا کوئی عمل اس وقت تک قبول نہیں فرماتے جب تک کہ اس کے جسم میں شراب کا اثر باقی ہے۔"

ایک حدیث میں ہے کہ "جس نے شراب پی مگر نشہ نہیں آیا تو اللہ تعالیٰ چالیس۴۰ دن اس کی جانب توجہ نہیں فرماتے' اور اگر نشہ بھی آ گیا تو اللہ تعالیٰ چالیس۴۰ دن رات تک نہ اس کے فرائض کو قبول فرمائیں گے نہ نوافل کو۔ اگر وہ اسی حالت میں مر جائے تو بت پرست کی موت مرے گا' اور اللہ تعالیٰ کے ذمہ لازم ہے کہ اس کو طینۃ الخبال پلائے۔ (طینۃ الخبال دوزخیوں کے جسم سے نکلنے والے خون اور پیپ کو کہتے ہیں۔)

ایک اور حدیث میں ہے کہ "بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے' اور مجھے اس کام کے لئے مبعوث فرمایا ہے کہ میں معازف و مزامیر (گانے بجانے کے آلات) کو ختم کر دوں اور اللہ تعالیٰ نے اپنی عزت کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ جس شخص نے شراب کا ایک گھونٹ بھی پی لیا میں اس کو جہنّم کے پیپ سے اتنی مقدار ضرور پلاؤں گا' اور اگر کسی نے محض میرے خوف سے اس سے اپنے کو بچایا تو میرے ذمہ لازم ہے کہ میں اس کو حظیرۃ القدس میں سے بہترین دوستوں کے ہمراہ بٹھا کر پلاؤں گا۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "میرے پاس جبرئیل آئے تھے' انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب پر اور اس کے پینے والے' پلانے والے' بیچنے والے' خریدنے والے' اٹھانے والے اور اس کی قیمت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔"

ایک حدیث میں ہے کہ "شرابی اگر بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت بھی مت کرو۔"

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "شرابی کو سلام بھی نہ کیا جائے (کیونکہ وہ فاسق ہے اور احادیث میں اس پر لعنت کی گئی ہے)۔ ایک حدیث میں ہے کہ "ہر نشہ آور چیز حرام ہے" نیز ارشاد ہے کہ "جس چیز کا زیادہ حصّہ نشہ آور ہو اس کا تھوڑا حصّہ (جو کہ نشہ آور نہ ہو وہ) بھی حرام ہے۔

***

دینداری کے چند بنیادی اُصول

① علم دین حاصل کرنا ② علم دین پر عمل کرنا ③ اخلاص و خلوص کے ساتھ عمل کرنا ④ فکر انجام ⑤ دوسروں کو علم دین پہنچانا ⑥ اس راہ میں جو مُصیبتیں اور سختیاں آئیں ان کو محبّت و ہمّت اور رضائے الٰہی کے ساتھ برداشت کرتا رہے۔

حضرات! مذکورہ بالا اصول کی پابندی ہر مومن مرد عورت پر نہایت ضروری ہے۔

(از مرتب)

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوا کھیلنا

ارشادِ خداوندی ہے:

﴿لَا تَأْكُلُوٓا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ (سورۂ بقرہ:۱۸۸)

ترجمہ: اپنے اموال آپس میں غلط طریقہ پر مت کھاؤ۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوٓا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! شراب، جوا، بت اور پانسے محض گندے اور شیطانی کام ہیں، سو تم ان سے بچتے رہو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

جوا اپنی تمام اقسام کے ساتھ اس آیت کی وجہ سے حرام ہو گیا ہے۔ نرد (چوسر) ہو، یا شطرنج، اسی طرح ہر وہ کھیل جس میں ایک دوسرے کا مال غیر شرعی طریقہ پر حاصل کیا جاتا ہو۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ "بہت سے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کا مال ناحق لے بیٹھتے ہیں، ایسے لوگوں کے لئے قیامت کے دن جہنم کی آگ ہے۔"

"نرد" سے کھیلنا بالاتفاق حرام ہے اس حدیث کی وجہ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "جو شخص نرد سے کھیلے تو وہ ایسا ہے گویا کہ اس نے خنزیر کے گوشت اور خون میں اپنے ہاتھ ملوث کر لئے۔" دوسری جگہ ارشاد ہے "جو نرد سے کھیلے اس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی۔" اور جہاں تک شطرنج کا تعلق ہے تو اس کا رہن یا شرط سے کھیلنا بالاتفاق حرام ہے۔ البتہ بلا رہن و بلا شرط کے یونہی کھیل لیا تو جائز ہے، بشرطیکہ تنہائی میں کھیلے اور اس کھیل کی وجہ سے واجباتِ خداوندی جیسے نماز وغیرہ سے غفلت نہ ہونے پائے۔[1]

---

[1] مصنف نے یہ بات اپنے نقطہ نظر کے مطابق کی ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک قمار کے بغیر بھی شطرنج مکروہ تحریمی ہے جو حرام ہی کے حکم میں ہوتا ہے۔ صحیحین کی حدیث میں مطلقاً شطرنج اور چوسر کی ممانعت سے احناف کی رائے کو تقویت پہنچتی ہے۔ (الاعلانی)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اس کے علاوہ حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بیسیوں اقوال ہیں جن سے ان کھیلوں کی حرمت واضح ہوتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیائے عظام نے ان سے سخت نفرت فرمائی ہے اور اس قسم کے کھیلوں کے عادی لوگوں کے سوئے خاتمہ کا اندیشہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائیں اور آخرت کی کامیابی کی فکر تمام خواہشات پر غالب فرمائیں۔ آمین)

***

ایک ضروری بات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم نے ارشاد فرمایا کہ احکامِ تبلیغ سے پوری واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے لوگ حددو سے متجاوز ہو جاتے ہیں (آگے نکل جاتے ہیں۔) بعض لوگ صلحاء علمائے کرام پر بدگمانی کرتے ہیں کہ یہ تبلیغ نہیں کرتے' بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہر ایک کو روک ٹوک کرتے رہتے ہیں حالانکہ یہ حضرات احکامِ شریعت پر عمل کرتے ہیں۔ اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ اشرف الہدایات لاصلاح المنکرات جو کہ حضرت والا مدظلہ کی کتاب ہے' اس کی تیسری فصل میں تبلیغ کے جو احکام بیان کئے گئے ہیں ان کو پورے طور پر اس وقت بیان کیا جائے' چنانچہ آئندہ صفحات پر اس کو نقل کیا جا رہا ہے۔

(ماخوذ از: ہماری تباہی اور اس کا حل)

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا

ارشادِ خداوندی ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝﴾ (سورۂ نور: ۲۳)

ترجمہ: ''بے شک جو لوگ پاک دامن بے خبر ایمان والی عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں' ان پر پھٹکار ہے دُنیا اور آخرت میں' اور ان کو بڑا عذاب ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو۔'' پھر آپ ﷺ نے ان سات میں پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانے کا بھی ذکر فرمایا۔

اور قذف کی صورت یہ ہے کہ کسی پاکدامن شریف مسلم آزاد عورت کو مثلاً اس طرح پکارنا کہ اے زانیہ! اے فحبہ! یا اے باغیہ! یا کسی شخص کو مثلاً یوں کہا جائے کہ تو زانیہ کا شوہر ہے' یا کسی بچہ کو زانیہ کا بیٹا کہنا وغیرہ۔ اس کی سزا قرآن کریم میں یہ مقرر فرمائی گئی ہے کہ اسی کوڑے لگائے جائیں اور اسے گواہی کے لئے نا اہل قرار دیا جائے اگرچہ وہ عادل (بہ ظاہر دیندار) کیوں نہ ہو' البتہ اگر اس نے حسب تصریح قرآنی چار عینی شاہدین کو پیش کر دیا تو اس پر اس حد کا اجراء نہ ہوگا۔

اسی طرح اپنی مملوکہ پر بھی اس کا الزام لگانا درست نہیں ہے' حدیث میں ہے کہ ''جس نے اپنی باندیوں پر تہمت باندھی' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر حد جاری فرمائیں گے' البتہ اگر اس کا یہ الزام صحیح ثابت ہو جائے تو اور بات ہے۔''

بہت سے جہلاء کو فحش کلامی میں مبتلا دیکھا گیا ہے' ایسی گندی باتیں کہتے اور ایسے الزامات لوگوں پر لگاتے رہتے ہیں کہ وہ ان کی دنیا اور آخرت دونوں کے حق میں مضرت رساں و نقصان دہ ہوتے ہیں۔

حالانکہ حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' اس پر لازم ہے کہ کوئی اچھی بات کرنی ہو تو کرے ورنہ بس خاموش رہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم میں ہے:

﴿مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ﴾ (سورۃ ق:۱۸)

ترجمہ: ''(آدمی) زبان سے کوئی لفظ نہیں بولتا' مگر اس کے سامنے ایک فرشتہ تاک لگائے بیٹھا ہوتا ہے (تاکہ لکھ لے)''

(اگر اس آیت کا آدمی کو استحضار ہو جائے تو پھر آدمی لغو و لایعنی (بے کار و بیہودہ) باتوں سے اپنے کو خوب بچا سکتا ہے' واقعتاً ہمارے اس زمانہ میں فضول گوئی' بلکہ بدگوئی سے اچھی اچھی اور اچھے اچھے لوگوں کی محفلیں بھی خالی نہیں' آدمی کو زندگی کی قیمت کا احساس ہو جائے تو پھر اس کیلئے اس زندگی میں ضروری دنیوی باتوں کے لئے بھی فرصت نکالنا مشکل ہو جائے گا' چہ جائیکہ ہر ایک کے رونے اور سارے جہاں کے قصوں میں گنوا سکے۔)

کہتے ہیں کہ رابعہ بصریہؒ سے کسی خاتون نے پوچھا کہ ہم اتنے دنوں سے آپ کی مجلس میں بیٹھے ہیں لیکن ہم نے آپ کی زبان سے کبھی شیطان تک کی برائی نہیں سنی' تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے منہ میں زبان رکھی ہے' اسے اللہ کی تعریف کے لئے استعمال کروں یا شیطان کی برائی کے لئے؟ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف وتوصیف شیطان کی برائی سے بہتر مشغلہ ہے۔

(کاش کہ ہمیں اپنے مابعد الموت کی حقیقت اور اس کے درست کرنے کے لئے زندگی کا قیمتی پونجی ہونا سمجھ میں آ جائے' تاکہ ہم بے سروسامانی کا دن آنے سے پہلے اس کے لئے ساز وسامان کر سکیں' شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا شعر ہے۔

بہ طبعم ہیچ مضمون بہ زلب بستن نمی آید
خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید

حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یارسول اللہ! نجات کس چیز میں ہے؟ ارشاد فرمایا ''اپنی زبان پر قابو پالے (کہ اس سے خیر کے علاوہ کچھ اور نہ نکلے) تیرا گھر تجھے کافی ہو جائے (یعنی بلاضرورت باہر نہ گھوما کر) اور اپنی نافرمانیوں اور گناہوں کو سوچ سوچ کر اس پر رویا کر (اور یاد رکھ!) اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ دور وہ شخص ہے جو سخت دل ہو (کہ نہ کوئی حادثہ اس پر اثر کرے' نہ کسی واقعہ سے سبق پکڑے' بس یونہی غفلت میں پڑا رہے۔)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی آخرت کی فکر نصیب فرمائے۔ آمین۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالِ غنیمت میں خیانت کرنا

(یعنی بیت المال یا زکوٰۃ کے اموال میں خیانت کرنا)

ارشادِ خداوندی ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ۝﴾ (سورۂ انفال:۵۸)

ترجمہ: ’’اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ہے۔‘‘

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ وَ مَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۝﴾ (سورۂ آل عمران:۱۶۱)

ترجمہ: ’’اور کسی بھی نبی کا یہ کام نہیں کہ وہ خیانت کرے، اور جو کوئی خیانت کرے گا وہ اس چیز کو جس کی اس نے خیانت کی ہے قیامت کے دن لے کر آئے گا۔‘‘

ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ ’’دھاگہ اور سوئی (بھی اگر کسی کو دینا ہو تو) دے دو اور خیانت سے بچو۔‘‘

***

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوری کرنا

ارشادِ ربانی ہے:

﴿اَلسَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَیْدِیَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ﴾ (سورۂ مائدہ:۳۸)

ترجمہ: ''چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت کا ہاتھ کاٹ ڈالو بطور ان کی کمائی کے بدلے کے سزا ہے اللہ کی طرف سے اور وہ بڑا غالب اور دانا ہے۔''

حدیث میں ہے کہ ''چور چوری کرتے وقت مؤمن نہیں رہتا۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ چور کا ہاتھ ربع (ایک چوتھائی) دینار کے چرانے پر بھی کاٹا جائے گا بلکہ اس سے کم پر بھی'' لیکن دوسری حدیث میں ہے کہ ربع دینار سے کم پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' ایک اور روایت میں ہے ''دینار کی چوری پر ہاتھ کاٹ دو' اس سے کم پر مت کاٹو۔''

اس وقت دینار بارہ درہم کا ہوتا تھا' اس لئے ربع دینار کا مطلب یہ ہوا کہ تین درہم یا اتنی قیمت کی کوئی شے اگر چوری کرے گا تو ہاتھ کاٹا جائے گا اور اس سے کم پر (چاہے قاضی کوئی اور سزا دے دے' لیکن حد جاری کرتے ہوئے) قطع ید کا حکم نہیں دیا جائے گا۔[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ قبیلہ بنو مخزوم کی ایک عورت نے کوئی چیز مستعار لے کر پھر انکار کر دیا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا' اس کے بعد اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو اس کے

---

[1] یہی رائے مالکیہ اور حنابلہ کی ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک کم سے کم دس درہم چوری پر چوری کی سزا نافذ ہوگی' اس لئے کہ بعض روایات میں ایسا ہی مضمون وارد ہوا ہے' نیز اس لئے کہ حدیث میں مہر کی کم سے کم تعداد دس درہم بتائی گئی ہے اور مہر عورت کے گویا عضو مخصوص کا عوض ہوتا ہے' تو ہاتھ بھی ایک عضو ہے' وہ بھی کم از کم اسی مقدار کی چوری پر کٹنا چاہئے۔ حدود و عقوبات کے مسئلہ میں شریعت نے بڑی احتیاط کو راہ دی ہے اور احناف کے مسلک میں احتیاط زیادہ ہے' اس لحاظ سے بھی بظاہر حنفیہ کی رائے راجح معلوم ہوتی ہے۔ (خ رحمانی)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارے میں سفارش کی' ان کی بات سُننے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا "اے اسامہ! میں اللہ کی حدود کے معاملے میں تیری سفارش قبول نہیں کروں گا۔" پھر آپ ﷺ تقریر کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا "تم سے پہلے لوگوں کی ہلاکت کا سبب صرف یہی ہے (کہ وہ حدود اللہ کے قیام اور عدل و انصاف جیسے اہم معاملات میں بھی جانبداری سے کام لیتے تھے) چنانچہ اگر شریف آدمی چوری کرتا تو چھوڑ دیتے اور ضعیف و کمزور یہی غلطی کرتا تو اس کے ہاتھ کاٹ دیتے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے' اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو اس کا ہاتھ بھی کاٹ ڈالتا۔" چنانچہ اس کے بعد اس عورت کا ہاتھ کاٹ ڈالا گیا۔

کس قدر احکامِ خداوندی کا احترام ولحاظ نگاہِ نبوت میں تھا:

﴿فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَ مَنْ عَمِیَ فَعَلَیْهَا﴾ (سورۃ انعام:۱۰۴)

ترجمہ: "کس قدر احکام خداوندی کا احترام ولحاظ نگاہ نبوت میں تھا۔"

عبدالرحمٰن بن جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے فضالہ بن عبید سے چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کے گلے میں لٹکا دینے کے بارے میں پوچھا کہ آیا وہ سنت سے ثابت ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کٹوایا اور حکم دیا کہ اس کی گردن میں اس کو لٹکا دیا جائے۔

عُلماء نے فرمایا ہے کہ چور کا محض توبہ کر لینا اس کے لئے نافع نہیں ہے' بلکہ ضروری ہے کہ وہ چرایا ہوا مال واپس کر دے (بشرطیکہ مالِ مسروقہ اس کے پاس موجود ہو) اور اگر وہ مُفلس و نادار ہے تو اتنا تو کرے کہ صاحبِ حق سے معاف کروالے۔ واللہ اعلم۔

❋❋❋

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکہ ڈالنا اور رہزنی کرنا

ارشادِ خداوندی ہے:

﴿اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ﴾

(سورۂ مائدہ:۳۳)

ترجمہ: ''بے شک جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں' ان کی سزا یہی ہے کہ انہیں قتل کر ڈالو یا سولی چڑھا دو' یا ان کے ہاتھ پیر مخالف طور پر کاٹ ڈالے جائیں' یہ تو ان کی دنیوی سزا تھی اور آخرت میں ان کے لئے زبردست عذاب ہے۔''

واحدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ شخص جو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرے وہ ''یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ'' میں داخل ہے۔ اور قتل' چوری اور قافلوں کو لوٹنا اور ڈاکہ زنی کرنا ''یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا'' میں داخل ہے (اور انہیں مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق سزا دی جائے گی' پھر اگر وہ اپنے اس عمل سے بصدقِ دل توبہ کر لیتے ہیں تب تو ٹھیک ہے ورنہ آخرت کی سزا اور بھی خطرناک و دردناک ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی قدرت سے تمام معاصی سے محفوظ رکھیں اور لطف و کرم کا معاملہ فرمائیں۔ آمین۔)

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹی قسم کھانا

ارشادِ خداوندی ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَ أَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَا يُزَكِّيهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝﴾ (سورۂ آل عمران:۷۷)

ترجمہ: ''بے شک جو لوگ خدا کے عہد اور اپنی قسموں سے تھوڑا سا مال حاصل کرتے ہیں ان کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ ان سے کلام کرے گا اور نہ قیامت کے دن ان کی طرف (بنظر رحمت) دیکھے گا' اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا' اوران کے لئے دردناک عذاب ہے۔''

یہ آیت دو شخصوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ وہ ایک زمین کے بارے میں باہم جھگڑ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ مدعی علیہ نے قسم کھانے کا ارادہ کیا' اس وقت وحی آئی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت کے ذریعہ مدعی کے حق کو ثابت اور مدعی علیہ کی جھوٹی قسم کو واضح فرما دیا۔ اشعث کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی' کیوں کہ ایک زمین میرے اور ایک یہودی کے درمیان مشترکہ تھی۔ بعد میں اس نے میری شرکت کا انکار کر دیا' میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے گواہی طلب کی' میں پیش نہ کر سکا آپ ﷺ نے (حسبِ اصول) یہودی سے قسم کھانے کو فرمایا' میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ! (اسے آخرت کا کیا ڈر) یہ قسم کھا کر میری زمین لے کر چلتا بنے گا' اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

بخاری میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''جس شخص نے جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی' تا کہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال دبا لے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوں گے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر کسی شخص نے کسی مسلمان کا حق (جھوٹی قسم کے ذریعہ) ہڑپ کر لیا تو اللہ نے اس پر جہنم کو واجب اور جنت کو حرام کر دیا۔''

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک موقعہ پر ارشاد فرمایا ''تین شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ ان سے بات کرے گا نہ ان کا تذکرہ فرمائے گا' اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔'' آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی' میں نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ لوگ تو تباہ و برباد ہو گئے' آخر یہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا ''ٹخنے سے نیچے کپڑا پہننے والا' احسان جتانے والا' جھوٹی قسم کے ذریعہ کمایا ہوا مال خرچ کرنے والا۔

صحیح بخاری میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''کبیرہ گناہ یہ ہیں: شرک' والدین کی نافرمانی' ناحق قتل اور جھوٹی قسم۔

اسی طرح غیر اللہ کی قسم کھانے پر بھی بہت شدید وعیدیں آئی ہیں' جیسے کعبہ کی' یا نبی کی' یا فرشتہ کی' یا آسمان کی' یا زمین کی' یا پانی کی' یا امانت داری کی' یا روح' یا سر کی' یا بادشاہ کی زندگی کی' یا کسی قبر کی قسم کھانا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے والدین کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے' کسی کو قسم کھانی پڑے تو اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔''

ایک حدیث میں ہے کہ ''جس نے امانت کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔'' ایک اور حدیث میں ہے کہ ''جس شخص نے یوں قسم کھائی (اگر یہ معاملہ ایسا نہیں ہے تو) میں اسلام سے بری ہوں' تو اگر وہ جھوٹا ہے تو ویسا ہی ہو گیا جیسا کہ کہا ہے' اور اگر سچا ہے تو بھی صحیح طور پر اسلام کی طرف ہرگز نہیں لوٹے گا۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو سنا کہ کعبہ کی قسم کھا رہا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا ''غیر اللہ کی قسم مت کھا' میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر و شرک کیا۔''

ایک اور حدیث میں ہے کہ ''اگر کسی شخص نے لات و عزیٰ کی قسم کھائی تو اسے فوراً کلمہ پڑھ لینا چاہئے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زبانوں سے بھی جاہلیت کے واقعات کے ذکر میں سبقت لسانی سے غیر اللہ کی قسم کا کلمہ نکلتا تو آپ ﷺ ان سے فرماتے کہ "جلدی سے کلمہ پڑھ لو تا کہ اس کلمہ کا کفارہ ہو سکے جو زبان سے نکل گیا۔" (اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ بلا ارادہ زبانوں سے اس قسم کے الفاظ نکلنے سے بھی رسول اللہ ﷺ تجدیدِ ایمان کا کس قدر اہتمام فرمایا کرتے تھے، چہ جائیکہ جان بوجھ کر آدمی ایسے الفاظ منہ سے نکالے۔ یہ ساری خرابیاں اصل میں علم کی کمی، کوتاہی کے نتیجے میں ہیں، کاش کہ ہم مسلمانوں کو اس کا احساس ہو جاتا اور ہم علم دین کی طرف کما حقہٗ توجہ کرتے، اللہ تعالیٰ ہی توفیق کے دینے والے ہیں)۔

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظلم کرنا

لوگوں کا مال کھا جانا' یا غصب کر لینا' یا بلا وجہ مارنا' گالیاں دینا' زیادتی کرنا اور کمزوروں پر سختی کرنا وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ۝﴾ (سورۂ ابراہیم:۴۲)

ترجمہ: ''اور آپ یہ نہ سمجھئے کہ اللہ تعالیٰ ظالموں کے اعمال سے بے خبر ہے۔''

﴿وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ۝﴾ (سورۂ شعراء:۲۲۷)

ترجمہ: ''اور عنقریب ظالموں کو معلوم ہو جائے گا کہ کیسی جگہ ان کو جانا ہے۔''

حدیث شریف میں ہے کہ ''اللہ تعالیٰ ظالموں کو ڈھیل دیتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب ان کی گرفت کرتا ہے تو پھر چھوڑتا نہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے استدلالاً یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ۝﴾ (سورۂ ہود:۱۰۲)

ترجمہ: ''اور اس طرح آپ کے پروردگار کی پکڑ ہے جب کہ اس نے ایک ایسی بستی (والوں) کو پکڑا' اور یہ ظالم تھے' بیشک اس کی پکڑ بڑی سخت ہے۔''

ایک اور حدیث میں ہے کہ کسی کے پاس اپنے (مسلمان) بھائی کی کوئی ایسی چیز ہو جو اس نے ظلماً رکھی ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اس دن کے آنے سے پہلے اپنا معاملہ اس سے صاف کر لے (خواہ ادا کرے یا معافی مانگ کر) جس دن نہ دینار ہوں گے اور نہ درہم' بلکہ اگر اس کے پاس کچھ اعمال صالحہ ہوں گے تو صاحبِ حق کو وہی دے دیئے جائیں گے' ورنہ اُن کی برائیاں اس کے سر پر لاد دی جائیں گی۔

اور آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر لیا ہے اور تم لوگوں کا باہم ظلم کرنا بھی حرام قرار دیا ہے' لہٰذا کوئی کسی پر ظلم نہ کرے۔''

نیز آپ ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا امیر بنا کر روانہ کرتے وقت ان سے فرمایا تھا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مظلوم کی بددعاء سے بچتے رہو' کیونکہ اللہ کے اور اس کے درمیان کوئی آڑ نہیں۔'' (یعنی بلا تاخیر قدرے بارگاہِ ربّ العزت میں پہنچ کر مقبول ہو جاتی ہے۔ کسی نے اسی مفہوم کو یوں شعر کا پیرا ہن عطا کیا ہے۔

بترس از آہِ مظلوماں کہ ہنگام دعاء کردن
اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید

نیز آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''اگر کسی شخص نے (مثلاً) دوسرے کی بالشت بھر زمین پر غاصبانہ وظالمانہ قبضہ کر رکھا ہے تو قیامت کے دن وہ ساتوں طبق سمیت اس کے گلے میں ڈال دی جائے گی۔''

بعض کتب (سماویہ) میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ ''میرا غصّہ اس وقت بھڑک جاتا ہے جب کوئی شخص کسی ایسے شخص پر ظلم کرے جس کا میرے علاوہ کوئی اور مددگار نہ ہو۔''

اسی لئے بزرگوں نے فرمایا ہے ''کمزوروں پر ظلم مت کرو' ورنہ تم بدترین طاقتور سمجھے جاؤ گے' تورات میں ہے کہ قیامت کے دن پل صراط کے پیچھے سے آواز آئے گی' اے ظالمو! سرکشو! اور اکڑنے والو! آج اللہ تعالیٰ نے اپنی عزت وجلال کی قسم کھائی ہے کہ اس پل پر سے کوئی ظالم وجابر شخص گذر نہیں سکے گا۔

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا ''تم لوگ جانتے ہو مفلس کون ہے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم اسے مفلس سمجھتے ہیں جس کے پاس نہ پیسہ ہو نہ سامان ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اصل میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز وروزہ' زکوٰۃ وحج اور بہت سارے اعمال کے ساتھ حاضر ہوا ہو' مگر اسی کے ساتھ یہ بھی ہو کہ اس نے کسی کو گالی دی ہے' کسی کی آبرو کو نقصان پہنچایا ہے' کسی کا مال لیا ہے اور کسی کا خون بہایا ہے' چنانچہ کچھ اعمال اس کو دے دیئے جائیں گے اور کچھ اس کو' اور ابھی حقدار کے حق پورے بھی نہیں ہوئے تھے کہ اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو اس کے سر ان لوگوں کے گناہوں کا بوجھ لاد کر جہنّم میں دھکیل دیا جائے۔ (حقیقی مفلس اور غریب یہی ہے' اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے ہمیں اپنی حقیقی غربت وافلاس کا احساس اور اس سے بچنے والے اعمال واشغال میں لگنا نصیب فرمائیں۔)

حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ شانہ نے جب مخلوق کو پیدا فرمایا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں سیدھا کھڑا کر دیا گیا' انہوں نے اپنے سر آسمانوں کی جانب اٹھا کر کہا اے پروردگار! تو کس کے ساتھ ہے؟ ارشاد ہوا' میں مظلوم کے ساتھ ہوں جب تک کہ اس کا حق ادا نہ کر دیا جائے۔

حکایت

وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں کہ ایک ظالم مالدار نے اپنا ایک عالی شان محل تعمیر کرایا' اتفاق سے ایک بڑھیا نے اس کی ایک جانب اپنے رہنے کیلئے ایک جھونپڑا بنا لیا' ایک دن وہ ظالم گھوڑے پر سوار ہو کر محل کے اطراف گھوم رہا تھا کہ اس کی نظر بڑھیا کی اس جھونپڑی پر پڑی' اس نے پوچھا یہ کس نے بنایا ہے؟ بتایا گیا کہ فلاں بڑھیا نے اپنے ٹھکانے کے طور پر بنا لیا ہے۔ اس نے اس کے انہدام کا حکم دیا' چنانچہ وہ ڈھا دیا گیا۔ پھر جب بڑھیا وہاں پہنچی تو اسے ٹوٹا پر کر بہت پریشان ہوئی۔ تحقیق کرنے پر اسے پتہ چلا کہ اس ظالم امیر نے توڑ دیا ہے' اس نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا اے رب! میں جب یہاں موجود نہیں تھی تو تُو کہاں چلا گیا تھا؟ (اسی وقت اللہ کی رحمت کو جوش آیا' اور) اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ اس محل کو گھر والوں سمیت اٹھا کر پلٹ دیا جائے۔

حکایت

کہتے ہیں کہ کسریٰ نے اپنے بچّہ کی تربیت کے لئے ایک مُعلّم رکھا تھا' وہ مُعلّم ہر وقت تہذیب وسلیقہ اور مُختلف علوم سکھاتا رہا یہاں تک کہ وہ لڑکا نہایت قابل اور صاحب علم وفہم ہو گیا تو ایک دن اس مُعلّم نے اسے بلایا اور بغیر کسی وجہ کے اس کی زبردست پٹائی کر دی۔ لڑکا اس وقت تو کچھ نہیں کر سکتا تھا البتہ وہ دل میں استاد کے اس معاملے کی وجہ سے کینہ رکھنے لگا' یہاں تک کہ کسریٰ کا انتقال ہو گیا اور یہ شہزادہ اس کی جگہ بادشاہ بن گیا۔ اب اس کیلئے موقع تھا کہ استاد کی زیادتی کا انتقام لے۔ اس نے استاد کو سر دربار طلب کیا اور اس سے پوچھا کہ فلاں دن فلاں مقام پر آپ نے بلا کسی وجہ اور سبب کے کیوں پٹائی کی تھی؟ اس نے کہا دیکھئے بادشاہ سلامت! جب آپ میں تمام کمالات پیدا ہو گئے اور آپ گونا گوں خوبیوں کے مالک بنے تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ اپنے والد کے جانشین بنیں گے' اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے مجھے خیال ہوا کہ میں آپ کو مار کھانے اور ظلم سہنے کی تکالیف کا اندازہ کراؤں تاکہ اسے یاد رکھ کہ آپ اپنے دورِ حکومت میں کسی پر ظلم نہ کریں۔ وہ استاد کی اس حسن تدبیر اور خیر خواہی سے بہت خوش ہوا اور انہیں انعام سے نواز کر رخصت کر دیا۔

ظلم کی ایک شکل یتیم بچوں کا مال لے لینا ہے (حالانکہ یہ بُری بات بڑی خیانت و زیادتی ہے' علی العموم ہمارے اس دور میں اچھے اچھے پڑھے لکھے لوگ' بلکہ وہ حضرات بھی جو دیندار اور علم دوست کہلائے جاتے ہیں اس معاملے میں دین علم سے بہت دور ونفور (نفرت کرنے والے) نظر آتے ہیں اور باپ کی وفات کے بعد شرعی تحقیق' فقہی تقسیم کے بغیر ہی قبضہ جما کر بیٹھ جاتے ہیں اور خدا جانے کتنے حیلے ہیں' جو اس سفا کی وجلادی کے جواز کے لئے تصنیف کر رکھے ہیں۔ حالانکہ اگر غور کیا جائے تو تقسیم میراث کے علاوہ تمام احکام کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اجمالاً بیان کر کے اس کی تفصیل اور طریقہ عمل کی وضاحت حضور اکرم ﷺ کے ذریعے کرائی' برخلاف مسئلہ فرائض (تقسیم میراث) کے کہ اس کی تفصیلات و جزئیات کو قرآن پاک میں نہایت بسط وشرح سے بیان فرمایا گیا ہے' کہیں اس طرح ارشاد ہے ''اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے' تمہاری اولاد کے بارے میں کہ......اور کہیں اس عجیب شان سے کہ لوگ آپ سے کلالہ کے بارے میں استفتاء کرتے ہیں' آپ فرمایئے' اس بارے میں اللہ خود فتویٰ دیتا ہے'' وغیرہ۔ اور اس پر اکتفاء نہیں کیا گیا کہ بڑے اہتمام و پورے استحکام کے ساتھ مسائل میراث بیان کر دیئے بلکہ اس کی مخالفت کرنے اور اس کے خلاف عمل کرنے والوں کو سخت ترین تہدید اور بدترین وعید سنائی کہ ''جو کوئی اللہ اور رسول کی نافرمانی کرے اور اللہ کی قائم کی ہوئی (میراث کی) ان حدود سے تجاوز کر جائے تو اس کو جہنم میں ہمیشہ کے لئے داخل کر دیا جائے گا اور اس کے لئے ذلت آمیز عذاب ہے۔

اس وعیدِ شدید کے بعد تو مسلمانوں کو میراث کے معاملے میں کس قدر محتاط ہونا چاہئے تھا؟ مگر اس زمانے کے دینی فتنوں میں سے ایک فتنہ یہ بھی ہے کہ علی العموم چند عبادات کے بڑھانے کا نام دینداری رکھ لیا گیا ہے۔ حضرت مولانا ابرار الحق صاحب مدظلہ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ ''فضائل کا بڑھانا آسان ہے مگر رذائل کا گھٹانا مشکل ہے' کیوں کہ فضائل کے بڑھ جانے میں نفس کو کم از کم امید ضرور ہے کہ لوگوں میں اس کی نیکی کا چرچا ہو گا''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حضرت حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک تسبیح یہ کہہ کر پیش کی گئی کہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے وصیّت فرمائی تھی۔ ارشاد فرمایا ''کس حالت میں وصیّت فرمائی تھی' حالتِ صحت میں یا مرض میں' کیوں کہ مرض الوفات کی وصیّت عندالفقہاء معتبر نہیں۔''

یہاں یہ بات بھی یاد رہے کہ نا بالغ بچّہ کی اجازت کا بھی اعتبار نہیں' اس لئے ورثاء میں اگر کوئی نا بالغ یا نا بالغہ ہو تو اس کے حصّہ کو مختص کر کے حسب تصریح فُقہاء عمل کیا جائے۔ (چونکہ یہ احکام نہایت مفصّل اور ان کی شکلیں مختلف ہیں اس لئے ہر شخص اپنی صورت حال واضح کر کے اہل علم سے دریافت کر لے)۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ مظالم میں یہ بدترین ظلم ہے۔ ہمیں اس سے احتراز و احتیاط ضروری ہے۔ حدیث میں ہے کہ ''مظلوموں کی دعاء بادلوں کے اُوپر اٹھائی جاتی ہے اور حق تعالیٰ اس سے ارشاد فرماتے ہیں کہ میری عزت وجلال کی قسم' میں تیری ضرور مدد کروں گا اگر چہ (تیری ہی مصلحتوں کے مدنظر) کچھ دیر ہو جائے۔''

اسی طرح ظلم کی ایک شکل یہ ہے کہ مزدور سے کام لے کر مزدوری نہ دینا' یا کم دینا' چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''میں تین آدمیوں سے قیامت کے دن جھگڑوں گا: ① جس نے مجھ سے بغاوت کی۔ ② جس نے کسی آزاد شخص کو بیچ کر اس کی رقم کھائی۔ اور ③ جس نے کسی سے کچھ کام لیا اور اس کی اُجرت نہ دی۔

حکایت

بعض بزرگوں سے مروی ہے' فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کا ہاتھ بغل میں سے کٹا ہوا تھا اور وہ کہہ رہا تھا کہ لوگو! مجھے دیکھ کر عبرت حاصل کرو' میں اس کے قریب پہنچا اور اس سے پوچھا کہ بھئی کیا قصّہ ہے؟ اس نے کہا میں ایک ظالم پہلوان کے دوستوں اور حاشیہ برداروں میں سے تھا۔ ایک مرتبہ میں جا رہا تھا' راستہ میں دیکھا کہ ایک شخص کے پاس ایک زبردست مچھلی ہے' میں نے اس سے کہا کہ وہ مجھے دے دے۔ اس نے انکار کیا اور کہا میں نے اسے پیسے دے کر اہل وعیال کے لئے خریدا ہے' تمہیں نہیں دوں گا۔ مگر میں چونکہ پہلوانوں کے ساتھ رہا کرتا تھا' کمزوروں اور تہی دستوں پر ظلم کرکے انہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنگال کرنا تو ہمارا شیوہ تھا ہی' میں نے آگے بڑھ کر اسے ایک دھول رسید کی اور مچھلی لے کر چلتا بنا۔ راستہ میں مچھلی نے میری انگلی کو دانت سے دبا دیا جس سے مجھے شدید تکلیف ہوئی۔ خیر کسی طرح اسے گھر پہنچایا' مگر میری شدتِ تکلیف بڑھتی ہی رہی یہاں تک کہ صبح ڈاکٹر کے پاس گیا۔ اس نے کہا کہ انگلی کو کاٹ دینا ضروری ہے ورنہ زہر ہاتھ میں پہنچ سکتا ہے۔ میں نے فوراً کٹوا دی' اب میرے ہاتھ میں درد شروع ہو گیا۔ ڈاکٹر نے اس کا کاٹنا بھی تجویز کیا' یہاں تک کہ میرا ہاتھ بغل سے کاٹ دیا گیا۔

اس کے بعد میری ملاقات ایک دوست سے ہوئی اس نے کہا کہ تم نے کسی پر ظلم تو نہیں کیا تھا؟ میں نے اس کو مچھلی کا سارا قصہ سنایا۔ انہوں نے کہا کہ اگر تم پہلی ہی تکلیف میں مچھلی والے سے معافی مانگ لیتے تو یہ نوبت نہ آتی۔ اب بھی کچھ نہیں گیا اس سے جا کر معافی مانگ لو ورنہ یہ نوبت آئے گی کہ اس طرح تمہارا سارا جسم کاٹ کاٹ کر پھینک دیا جائے گا۔ میں نے فوراً اس کی تلاش شروع کی' چنانچہ اس سے ملاقات ہو گئی۔ میں فوراً اس کے قدموں میں گر پڑا' اور معافی مانگنے کا میں نے اسے سارا قصہ یاد دلایا اور اپنا ہاتھ نکال کر بتلایا۔ وہ بے چارہ آبدیدہ ہو گیا اور معاف کر دیا۔ میں نے اس سے پوچھا تم کو اللہ کی قسم! یہ بتاؤ کہ جب میں نے ظلم سے مچھلی چھین لی تھی تو تم نے بددعا تو نہیں کی تھی؟ اس نے کہا' ہاں میں نے کہا تھا اے اللہ! اس شخص نے اپنی طاقت وقوت کا استعمال کر کے مجھ غریب کی پونجی چھین لی ہے' اب تو مجھے اپنی طاقت دکھلا۔ میں نے کہا میرے بھائی اب اللہ کی قدرت دیکھ لی ہے کہ کس طرح اس نے مجھ سے میرے ظلم کا انتقام لیا اور عاجز بنا کر تمہارے قدموں میں ڈالا۔ میں توبہ کرتا ہوں کہ آج سے کسی پر ظلم نہیں کروں گا۔ انشاء اللہ۔

بدعت کا بیان

اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ نے دین کی سب باتیں بندوں کو بتلا دی ہیں خواہ اصولِ کلیہ کے طور پر ہوں یا تفریعاتِ جزئیہ کے طور پر ہوں' اس لئے اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں۔ ایسی نئی بات کو جو نصوص میں منصوص ہو' نہ ان سے مستنبط ہو' بدعت کہتے ہیں۔

(بہشتی زیور حصہ اول صفحہ 96' بیان القرآن)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنگی لینا

(ناجائز) ٹیکس کا عائد کرنا اور اسے ظلماً وصول کرنا' اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں داخل ہے:

﴿إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝﴾ (سورۃ الشوریٰ:۴۲)

ترجمہ: ''الزام تو صرف ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق زیادتی کرتے پھرتے ہیں' انہی لوگوں کو عذابِ الیم ہوگا۔''

اور ٹیکس ظلم کی بدترین قسم ہے' کیونکہ وہ ناحق طور پر لیا جاتا ہے اور غیر مستحق کو دیا جاتا ہے' اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''صاحب ٹیکس (ٹیکس وصول کرنے والا) جنّت میں داخل نہیں ہوگا۔'' اور ایسا اس وجہ سے ہوگا کہ اس شخص پر بندوں کے مظالم کی ذمہ داری عائد ہوگی اور لوگ اپنے حقوق طلب کریں گے تو قیامت کے دن کہاں سے لاکر ان لوگوں کے حقوق ادا کرے گا جن سے ظلماً ٹیکس وصول کرچکا تھا' نتیجہ یہی ہوگا کہ اس کی نیکیاں اگر کچھ ہوں گی تو وہ ان حقداروں کو دے دی جائیں گی ورنہ ان کے معاصی کا انبار اس کے سر پر لاد کر جہنّم رسید کر دیا جائے گا۔

درحقیقت مکاس (ٹیکس نافذ کرنے اور وصول کرنے والا) لیٹروں اور ڈاکوؤں کی مانند ہے جو راستہ چلتے بے قصوروں پر حملہ آور ہو کر ان کے اموال ومتاع پر غاصبانہ قبضہ کر بیٹھتے ہیں اور اس محکمہ کے سب ہی لوگ یکساں طور پر حرام خور ہیں' اور حدیث میں ہے کہ ''جس شخص کا جسم حرام (غذا) سے پرورش پایا ہو وہ جنّت میں داخل نہ ہوگا' جہنّم اس کے لئے بہتر ہے۔''

واحدی رحمہ اللہ نے ایک آیت کی تفصیل میں یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا' یا رسول اللہ! پہلے میں شراب کا کاروبار کیا کرتا تھا' اس وقت کا کمایا ہوا کچھ نفع میرے پاس ہے' اگر میں اس کو راہِ خدا میں صرف کر دوں تو کیا یہ خرچ کرنا مجھ کو نفع دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر تو اس کو جہاد' حج اور صدقہ (جیسے اہم مصارف خیر) میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی صرف کرے گا' تب بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پَر کے برابر بھی وقعت نہیں رکھتا' اللہ تعالیٰ تو بس حلال اور طیّب چیزوں کو قبول فرماتا ہے۔"

چنانچہ آپ ﷺ کے اس قول کی تصدیق میں یہ آیت نازل ہوئی:

﴿قُلْ لَّا يَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَ الطَّيِّبُ وَ لَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ﴾

(سورۂ مائدہ:۱۰۰)

ترجمہ: "آپ فرمائیے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں ہوسکتا' اگرچہ ناپاکوں کی کثرت آپ کو متعجب کردے۔"

❋❋❋

مظلوم کی بددعا

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مظلوم کی بددعا سے بچتے رہو' کیونکہ اس کی دعاء اور اللہ (کی طرف سے مقبولیت) کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں۔ (مسلم شریف)

❋❋❋

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرام مال کھانا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ (سورۂ بقرہ: ۱۸۸)

ترجمہ: ''تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقوں سے مت کھاؤ۔''

(یعنی جھوٹی قسم کھا کر یا دھوکہ دے کر یا کسی اور غلط طریقہ سے دوسرے کا مال لے لینا اور مال کا باطل طور پر کھانا دو طرح سے ہوتا ہے۔

اول یہ کہ غصب' خیانت اور چوری جیسے ظالمانہ طریقہ سے حاصل کرنا۔ دوسرے یہ کہ دل لگی' کھیل' جوا وغیرہ جیسے جاہلانہ طریقہ سے حاصل کرنا۔ حدیث میں ہے کہ ''بعض لوگ اللہ کا مال تھوڑا تھوڑا کر کے ناحق جمع کر لیتے ہیں' ان کیلئے قیامت کے دن جہنّم کی آگ ہے۔''

صحیح بخاری میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''ایک آدمی لمبی مسافرت میں ہے' بال بکھرے ہوئے اور کپڑے گرد آلود' اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر یا رب! یا رب! کہہ رہا ہے' مگر اس کے کپڑے حرام کے ہیں' اس کا کھانا پینا حرام کا ہے تو کیسے اس کی دعاء قبول ہو گی'' (حرام خوری آدمی کو اللہ تعالیٰ سے دور کر دیتی ہے حتیٰ کہ اس کی دعائیں تک قبول نہیں کی جاتیں۔)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! دعاء فرمایئے کہ میں مستجاب الدعوات ہو جاؤں' (یعنی میری ہر دعا قبول ہونے لگے) آپ ﷺ نے فرمایا ''اے انس! اپنی کمائی پاکیزہ رکھ تیری دعاء ضرور قبول ہو گی' کیونکہ جب آدمی ایک لقمہ حرام کا کھا لیتا ہے تو چالیس دن تک اس کی دعاء قبول نہیں کی جاتی۔''

ایک حدیث میں ہے کہ ''بیشک دنیا بہت میٹھی اور سر سبز ہے لیکن جس شخص نے اس میں سے حلال کمایا اور حدود میں خرچ کیا اللہ تعالیٰ اس کو جزا دیں گے اور اسے جنّت کا وارث بنائیں گے' اور جس نے حرام کمایا اور ناحق برباد کیا' اللہ تعالیٰ اس کو ذلت کے گھر (جہنّم) میں داخل کر دیں گے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور حدیث میں ہے ”جس شخص کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ وہ کہاں سے کما رہا ہے (یعنی حلال یا حرام) اللہ تعالیٰ کو بھی اس کی پرواہ نہیں کہ کس دروازہ سے اس کو جہنم میں داخل کرے۔“ (یعنی پوری بے توجہی کے ساتھ قیامت کے دن اسے جہنم رسید کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس غفلت ولاپرواہی سے بچائے)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”تمہارے منہ میں مٹی بھر دی جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ حرام کا ایک لقمہ اس میں جائے۔“

یوسف بن اسباط فرماتے ہیں کہ جب کوئی جوان آدمی خوب عبادت کرنے لگتا ہے تو شیطان اپنے اعوان وانصار سے کہتا ہے کہ اس کی روزی دیکھو کہ وہ کھاتا کہاں سے ہے؟ پھر اگر اس کا کھانا حرام ہے تو وہ ان سے کہتا ہے کہ اس کو چھوڑ دو کوئی فکر نہ کرو‘ حرام غذا کے ساتھ اس کا طاعات وعبادات میں اس قدر محنت وکاوش کرنا اس کو کوئی نفع نہیں دے گا۔

روایت میں آیا ہے کہ بیت المقدس پر ایک فرشتہ مقرر ہے وہ ہر روز دن میں ایک مرتبہ اور شب میں ایک مرتبہ آواز لگاتا ہے‘ جو شخص حرام غذا کھائے اللہ تعالیٰ اس کی عبادات میں سے نفل قبول فرمائیں گے نہ فرض۔

حضرت ابن مبارک رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ مجھے ایک درہم کا مشتبہ ہونے کی وجہ سے لوٹا دینا ایک لاکھ درہم خیرات کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”جس نے مال حرام سے حج کیا جب وہ ”لبیك اللھم لبیك“ کہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے نہ تو حاضر ہے اور نہ مبارک ہے‘ بلکہ تیرا حج بھی نامقبول ہے۔“

امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے کہ کسی شخص نے کوئی کپڑا (مثلاً خریدا) ایسے مال سے کہ اس میں کچھ حرام بھی ہے تو جب تک وہ کپڑا اس کے بدن پر ہے اللہ تعالیٰ اس کا کوئی عمل قبول نہیں فرماتے۔

وہب بن الورد رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر تو رات بھر عبادت کرے تو تجھے کچھ نفع نہیں ہوگا‘ جب تک کہ تو اس کا خیال نہ رکھے کہ تیرے پیٹ میں حلال روزی جا رہی ہے یا حرام؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کے پیٹ میں حرام غذا ہو اللہ تعالیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس کی نماز قبول نہیں فرماتے' البتہ توبہ کرلے تو اور بات ہے۔

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نیکی میں حرام مال خرچ کرنا ایسا ہے جیسے کوئی پیشاب کے ذریعہ کپڑے کو پاک کرنا چاہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حلال کے نو حصے اس ڈر سے چھوڑ دیتے ہیں کہ کہیں حرام میں نہ پڑ جائیں۔

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''جنت میں وہ جسم داخل نہیں ہو سکتا جو حرام سے پلا ہو۔''

علماء نے لکھا ہے کہ اس وعیدِ شدید پر ٹیکس وصولنے والا' خیانت کرنے والا' دھوکہ دینے والا' چوری کرنے والا' سود کھانے والا اور کھلانے والے' یتیم کا مال کھانے والا' جھوٹی گواہی دینے والا' کوئی چیز مستعار لے کر انکار کرنے والا' رشوت کھانے والا' ناپ تول میں کمی کرنے والا' عیب دار چیز کو دھوکہ دے کر بیچ دینے والا' جوا کھیلنے والا' جادو کرنے والا' غیب کی خبریں بتانے والا' تصویر بنانے والا' زنا کرنے والا' قحبہ خانہ چلانے والا اور آزاد آدمی کو بیچ کر اس کی قیمت کھانے والا' وغیرہ سب داخل ہیں۔

حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن کچھ لوگ جبل تہامہ جیسے اعمال لے کر آئیں گے' جب انہیں ان کے اعمال کے قریب لایا جائے گا تو اعمال گرد و غبار بن جائیں گے پھر انہیں جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ کسی نے کہا یا رسول اللہ! یہ کیسے اور کیوں ہوگا؟ فرمایا کہ ''وہ لوگ دنیا میں نماز پڑھتے تھے' روزہ رکھتے تھے' زکوٰۃ دیتے تھے اور حج کرتے تھے' اس کے باوجود جب انہیں کوئی حرام چیز پیش کی جاتی تو قبول کر لیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال حبط کر دیئے۔''

حکایت

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جسے آپ ؓ نے مکاتب بنا دیا تھا' چنانچہ وہ روزانہ محنت کر کے بدلِ کتابت آپ کی خدمت میں پیش کرتا تھا' آپ ؓ اس سے پوچھتے تھے کہ کہاں سے لایا ہے' اس کے جواب کے بعد اگر اطمینان ہوتا تو لے لیتے ورنہ نہ لیتے۔ ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ وہ کچھ کھانا لایا' آپ ؓ نے کھانا شروع کر دیا' ابھی ایک نوالہ ہی کھایا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ غلام کہنے لگا' آج آپ نے پوچھا نہیں کہ کہاں سے لائے؟ فرمایا اب بتا دے' اس نے عرض کیا حضرت! اصل میں بات یہ ہے کہ میں جہالت کے زمانہ میں لوگوں کو کچھ غیب کی باتیں سنا دیا کرتا تھا حالانکہ مجھے وہ فن آتا ہی نہیں تھا' بس دھوکہ دے دیا کرتا تھا۔ ایک آدمی کو اسی طرح ایک بات بتلا دی تھی' ایک زمانہ کے بعد اس سے ملاقات ہوئی اور اس نے بطور معاوضہ کے کچھ دے دیا' یہ سُننا ہی تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حالت متغیّر ہو گئی' فرمانے لگے قریب تھا کہ تو مجھ کو ہلاک کر دیتا' پھر حلق میں انگلیاں ڈال کر وہ لقمہ اگلنے کی کوشش کی' کسی نے کہا خوب پانی پی کر نکالا جا سکتا ہے' چنانچہ آپ ؓ نے پانی منگایا! ور پی پی کرتے کرتے رہے یہاں تک کہ پیٹ میں جو کچھ تھا سب نکل آیا' لوگوں نے کہا حضرت! اللہ آپ ؓ پر رحم فرمائے یہ ساری مشقت و تکلیف صرف اسی لقمہ کے لئے تھی؟ فرمایا اگر یہ لقمہ میری جان کے ساتھ نکلتا تو اللہ کی قسم ضرور نکالتا' کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ "جو جسم حرام غذا سے پرورش پائے جہنّم اس کے لئے بہتر ہے۔"

(حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اس واقعہ میں ہم لوگوں کے لئے نہایت عبرت موجود ہے' ہم میں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں فقہ وفہم کا اتنا بڑا فرق ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نواہی سے ادنیٰ قسم کی مشابہت کو بھی گوارہ نہیں کرتے تھے' ہم اس قسم کے ارشادات کی تاویل وتشریح میں ایسے الجھتے ہیں کہ حقیقتِ امر فراموش کر بیٹھتے ہیں۔ اللھم ارزقنا اتباعھم)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خودکشی کرنا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا﴾ (سورۂ نساء:۲۹)

ترجمہ: ''اور اپنے آپ کو قتل مت کرو، بیشک اللہ تعالیٰ تم پر بڑا مہربان ہے۔''

واحدی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل مت کرو، تم لوگ چونکہ ایک ہی دین کے پرستار ہو اس لئے کسی کا دوسرے کو قتل کرنا خود اپنے کو قتل کرنے کے مترادف ہے، یہ قول اکثر مُفسّرین کا ہے۔

لیکن بعض دوسرے مُفسّرین نے فرمایا ہے کہ اس آیت کا مطلب خودکشی سے منع کرنا اور اس کی حرمت کی وضاحت کرنا ہے۔ چنانچہ اس قول کی دلیل اس حدیث سے بھی ہو سکتی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ ذات السّلاسل میں مجھے ایک نہایت ٹھنڈی رات میں احتلام ہو گیا، شدتِ برودت کی بنا پر غسل کی ہمّت نہیں ہوتی تھی، مجھے ڈر لگا کہ اگر میں نہاؤں گا تو سردی مجھے ہلاک کر دے گی، چنانچہ میں نے تیمّم کر کے ساتھیوں کے ہمراہ نماز صبح پڑھ لی، بعد میں میں نے اس واقعہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ''حالت جنابت میں تم نے نماز پڑھ لی؟'' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل کے بدلے تیمّم کرنے کی وجہ بیان کر دی (کہ سردی کی شدت اس قدر تھی کہ ہلاکت کا اندیشہ تھا) پھر میں نے عرض کیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول سنا ہے:

﴿وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا﴾ (سورۂ نساء:۲۹)

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور کچھ نہیں فرمایا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اس آیت میں لفظ ''قتل نفس'' کی تفسیر خودکشی سے فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا انکار بھی نہیں فرمایا۔

جندب رضی اللہ عنہ بن عبداللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بنی اسرائیل میں ایک شخص کو کوئی زخم ہو گیا تھا (ایک دن) وہ اس کی تکلیف سے بے چین ہو گیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور چھری لے کر جلدی سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا' خون بے تحاشہ بہتا رہا یہاں تک کہ وہ مر گیا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا "میرے بندے نے اپنی جان کے بارے میں عُجلت مچائی (جس کی وجہ سے) اس پر جنّت حرام ہے۔"

ایک حدیث میں ہے کہ جس شخص نے اپنے آپ کو تلوار سے ہلاک کر لیا اسے دوزخ میں ایک تلوار دی جائے گی کہ وہ اس تلوار کو اپنے پیٹ پر مارتا رہے۔ اور جس نے زہر کھا کر خود کشی کر لی اسے جہنّم میں زہر دے دیا جائے گا کہ وہ اسے پھانکتا رہے' اور جس شخص نے پہاڑ سے گر کر خود کشی کر لی اسے جہنّم میں ایک پہاڑ سے گرایا جاتا رہے گا۔

ایک حدیث میں ہے کہ "مومن کو لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مانند ہے' اور مومن پر تہمت لگانا اس کے قتل جیسا ہے۔ اور اگر کوئی شخص خود کشی کرے گا تو جس چیز سے اس نے خود کشی کی ہے اس سے قیامت میں اس کو عذاب دیا جائے گا۔

صحیح حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے زخموں کی تاب نہ لا کر اپنے آپ کو تلوار کی دھار سے قتل کر لیا آپ ﷺ کو معلوم ہوا تو فرمایا "وہ جہنّمی ہے۔"

اللہ تعالیٰ سے ہم سوال کرتے ہیں کہ ہمیں بہترین کاموں کی توفیق عطا فرمائیں اور نفس و شیطان کی شرارتوں اور اعمال کی قباحتوں سے ہماری حفاظت فرمائیں۔ آمین۔

***

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹ کی عادت ڈال لینا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ۝﴾

ترجمہ: ”خبردار جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے۔“

دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ۝﴾ (سورۃ المومن: ۲۸)

ترجمہ: ”بیشک اللہ تعالیٰ حد سے بڑھ جانے والے، جھوٹ بولنے والے کو ہدایت نہیں دیتا۔“

صحیحین میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بیشک سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنّت کی طرف لے جاتی ہے، آدمی سچ بولتا رہتا ہے اور سچ ہی کی عادت ڈال لیتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو ”سچا“ شمار کر لیتے ہیں، (اسی طرح) جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنّم کی طرف لے جاتی ہے، آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ ہی کی عادت ڈال لیتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے جھوٹا قرار دے دیتے ہیں۔“

صحیحین میں یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تین چیزیں منافق کی علامت ہیں اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو، روزہ رکھتا ہو اور دعویٰ کرتا ہو کہ وہ مسلمان ہے۔“

① بولے تو جھوٹ بولے۔ ② وعدہ کرے تو خلاف کرے ③ امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ یہ چار خصلتیں جس شخص میں ہوں وہ پکا منافق ہے۔ اگر ان میں سے ایک ہو تو ایک خصلت نفاق اس میں ہے، جب تک اسے چھوڑ نہ دے۔ ① امانت میں خیانت کرنا۔ ② وعدہ خلافی کرنا ③ جھگڑے میں بدگوئی کرنا ④ جھوٹ بولنا۔

صحیح بخاری کی اس حدیث میں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کا تذکرہ کیا ہے یہ بھی ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا ''پھر ہم ایسے شخص کے پاس آئے جو لیٹا ہوا تھا اور اس کے سرہانے ایک اور شخص تھا جو لوہے کی قینچی سے اس کے جبڑے اور آنکھیں گدی تک کاٹ رہا تھا' جب ایک طرف کاٹ چکتا ہے تو دوسری طرف کاٹتا ہے' ابھی ایک طرف پورے طور پر کاٹ بھی نہیں پاتا کہ دوسری طرف صحیح ہو جاتا ہے۔ میں نے ان سے پوچھا ''یہ کون ہے؟'' انہوں نے بتلایا کہ ''یہ شخص جھوٹ بولتا تھا اور ایسا سفید جھوٹ کہ زمین و آسمان کے قلابے ملاتا رہتا تھا' اس کے ساتھ قیامت تک یہی معاملہ ہوگا۔''

ایک حدیث میں ہے کہ ''تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ نہ بات کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا (بلکہ) ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔ ① بوڑھا زانی ② جھوٹا بادشاہ ③ متکبر فقیر۔''

دوسری حدیث میں ہے کہ ''بربادی ہے اس کے لئے جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بات (گھڑ کے) کہے۔ اس کیلئے بربادی ہے' اس کے لئے بربادی ہے' اس کے لئے بربادی ہے۔''

بدترین جھوٹ جھوٹی قسم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَحْلِفُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ۝﴾

ترجمہ: ''وہ جان بوجھ کر اللہ کی جھوٹی قسم کھاتے ہیں۔''

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''بہت بڑی خیانت ہے یہ بات کہ تو اپنے دوست کو کوئی ایسی بات کہے کہ وہ اس کے بارے میں تجھے سچا سمجھتا ہو اور تو جھوٹ بول رہا ہو۔''

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ دھبہ لگ جاتا ہے' پھر وہ بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کی دروغ گوئی کے نتیجے میں پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھوٹوں میں لکھ لیا جاتا ہے۔ اس لئے مسلمان کے لئے سب سے بہتر اور مناسب صورت یہی ہے کہ اپنی زبان کو کلام سے محفوظ رکھے' کسی بات کے کہنے میں مصلحت معلوم ہو تو کہے ورنہ خاموش رہے' کیونکہ خاموشی سلامتی ہے' اور سلامتی کے برابر کوئی نعمت نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی خیر کی بات ہو تو کہے ورنہ خاموش رہے۔"

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا "سب سے افضل مُسلمان کون ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مُسلمان سے محفوظ ہوں۔"

بہر حال اس طرح کی سینکڑوں احادیث ہیں جو جھوٹ کی برائی میں وارد ہوئی ہیں، ہم نے ارشارۃً ان چند پر اکتفا کیا ہے۔ (اور حق تو یہ ہے کہ عقلمند اور سمجھدار آدمی کیلئے ایک وعید بھی اس خصلت بد سے حفاظت کے لئے کافی تھی چہ جائیکہ اس قدر مضمون بیان کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بصدق و اخلاص کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔)

بعض بزرگوں سے پوچھا گیا کہ بنی آدم میں کتنے عیوب ہیں؟ انہوں نے فرمایا ناقابلِ شمار عیوب آدمی کے اندر ہیں، جہاں تک میں جمع کر سکا تو ان کی تعداد آٹھ ہزار ہے، البتہ میں نے ایک خصلت ایسی پائی ہے کہ اگر کوئی اس کو استعمال کر لے تو اس کے تمام عیوب کو چھپا لے گی اور وہ ہے زبان کی حفاظت۔

سبحان اللہ! یہ کس قدر جامع اور زریں اصول ہے جیسا کہ شیخ سعدی فرماتے ہیں ؂

تا مرد سخن نگفتہ باشد
عیب و ہنرش نہفتہ باشد

❋❋❋

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلط فیصلے کرنا

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾

(سورۃ المائدہ: ۴۴)

ترجمہ: ''اور جو کوئی قرآن کے موافق فیصلہ نہ کریں وہ کافر ہیں۔''

دوسری جگہ ایسے لوگوں کو ظالم اور فاسق بھی کہا گیا ہے۔

حدیث میں ہے کہ خلاف شریعت فیصلہ کرنے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ قاضی (منصف) تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک تو جنتی ہے، باقی دونوں جہنمی، اور جس قاضی نے حق کو پہچان کر اس کے موافق فیصلہ کر دیا وہ جنتی ہے اور جس قاضی نے حق کو پہچان کر اس کے خلاف فیصلہ دیا وہ جہنمی ہے۔ اور وہ قاضی جو بغیر علم کے فیصلہ کر دے وہ بھی جہنمی ہے۔ پوچھا گیا کہ ''یا رسول اللہ! جہالت کی وجہ سے غلط فیصلہ کرنے والے کی کیا خطا ہے؟'' فرمایا ''یہی کہ اسے بغیر علم حاصل کئے قاضی بننا ہی نہیں چاہئے تھا۔'' (پھر کیوں بنا؟)

آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو قاضی بنا دیا گیا (گویا کہ) وہ بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا۔

فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص قاضی بنے اسے چاہئے کہ ایک دن تو فیصلے کرے اور ایک دن اپنے آپ پر رونے بیٹھے۔ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے قاضیوں کا حساب لیا جائے گا۔ مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے قضا اور موت کے درمیان اختیار دیا جائے کہ میں چاہے عہدۂ قضا اختیار کروں یا پھر میری گردن ماردی جائے تو اپنی گردن کٹوانے کو قضا پر ترجیح دوں گا۔

ایوب سختیانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے علماء کو دیکھا کہ جو جتنا بڑا عالم ہوتا ہے اتنا ہی منصبِ قضا سے بھاگتا اور ڈرتا ہے۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ شریح قاضی بن گئے، آپ نے فرمایا ''کس شخص کو نہیں بگاڑ دیا۔'' محمد بن واسع رحمہ اللہ کو ہر زمانے کے قاضی کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیثیت سے بلایا گیا تو آپ نے انکار کر دیا۔ بادشاہ نے کہلوایا اگر آپ یہ منصب قبول نہیں کریں گے تو میں کوڑے لگواؤں گا' ارشاد فرمایا اگر تو ایسا کرتا ہے تو بادشاہ ہے (کر سکتا ہے) لیکن میرے نزدیک دُنیا کی ذلت آخرت کی ذلت سے بہتر ہے۔[1]

عامل حمص نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا کہ شہر گر رہا ہے' عمارتوں کی داغ دوزی اور سڑکوں کی صفائی کی ضرورت ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے انہیں جواب میں لکھ بھیجا "ان عمارتوں کو عدل کے ذریعہ مضبوط کرو اور سڑکیں ظلم کے خاتمہ کے ذریعہ صاف کرو' والسلام۔"

علماء نے فرمایا کہ حالت غصہ میں فیصلہ کرنا حرام ہے' اور یہ کہ جس قاضی میں علم کی قلت' نیت کی برائی' اخلاق کی کمزوری اور تقویٰ کی کمی ہو جائے تو اس کی بربادی یقینی ہے۔ اسے چاہیے کہ خود بخود اس عظیم عہدہ سے علیحدہ ہو جائے۔

***

---

[1] یہ حکم اس وقت ہے جب کہ اپنے نفس پر اطمینان نہ ہو' یا اندیشہ ہو کہ حکمراں اس کو آزادنہ فیصلہ کرنے نہ دیں گے' نیز عہدۂ قضا کی حرص ہو' لیکن اگر اپنے نفس پر اطمینان ہو' دل میں اس عہدہ کی طلب اور حرص نہ ہو اور اس بات کا اندیشہ نہ ہو کہ حکمرانوں کے دباؤ کی وجہ سے اسے حق کے مطابق فیصلہ کرنا دشوار ہو جائے گا تو منصب قضا قبول کرنے میں مضائقہ نہیں' چنانچہ حضرت عمرؓ' حضرت علیؓ' حضرت زیدؓ' حضرت ربیؓ' شریحؒ اور امام ابو یوسفؒ وغیرہ ہی قضاۃ میں سے تھے۔ رخ رحمانی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رشوت ستانی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَ تُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (سورۂ بقرہ:۱۸۸)

ترجمہ: ''اور آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل طور پر نہ کھایا کرو' اور نہ اس کو حکام رسی کا ذریعہ بناؤ' رشوت میں دے کر' تا کہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ ناجائز طور پر کھانے لگو۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''رشوت دینے والے اور لینے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔'' رشوت دینے والے کو مستحق لعنت اس لئے کہا گیا کہ اس کے رشوت دینے کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ اس کے ذریعہ حاکم کسی دوسرے کا حق اس کو دے دے' یا اسے وہ چیز عطا کرے جس کا یہ مستحق نہیں۔ ہاں اگر رشوت رفع ظلم کے لئے دی گئی ہو تو پھر وہ دینے والا اس وعید میں داخل نہیں ہے۔

اسی طرح رشوت دلانے والا بھی اس لعنت میں داخل ہے جیسا کہ ایک اور روایت میں اس کی وضاحت ہے۔ اللہ تعالیٰ ادنیٰ تلوث سے بھی محفوظ رکھیں۔ (آمین)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کا مردوں کی مشابہت اختیار کرنا اور مردوں کا عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا

صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ لعنت کرے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ لعنت کرے ان مردوں پر جو عورتوں جیسے کپڑے پہنیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کا لباس پہنیں۔"

ایک اور حدیث میں ہے کہ "بہت سی عورتیں نیم برہنہ رہنے والی، دوسروں کی طرف مائل ہونے والی اور دوسروں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہیں۔ یہ نہ جنّت میں داخل ہوں گی اور نہ جنّت کی خوشبو سونگھ سکیں گی۔"

(اس دور میں لباس، وضع قطع کے اعتبار سے تمام مُسلمانوں میں عموماً اور دولت مند طَبقہ میں خصُوصاً بڑی بے اعتدالی پیدا ہو گئی ہے، مشرکین کی سی وضع قطع عام ہے۔ ایسا محسُوس ہوتا ہے کہ ایک بڑے طَبقہ کو یہودیت نے اپنا آلہ کار بنا لیا ہے تا کہ وہ لباس، وضع قطع اور دیگر امورِ معاشرت کے اسلامی آئین اور شرعی قوانین کی نہ صرف یہ کہ مخالفت کریں بلکہ اس کے اہتمام کو "غلو فی الدین" یا "غیر مقصُود" قرار دے کر مُستقل ایک مخنّث مُسلمانوں کے ذہن سے اس کی اہمیّت کو محو کرنے کیلئے کرتے رہیں۔[1] اگر غور کیا جائے تو یہ شیطانی حربوں میں سے ایک اہم ترین حربہ ہے، اور کسی قوم کو مٹانے کا یہ سب سے سہل اور آسان طریقہ ہے کہ اس قوم کے شعار و اطوار کی حَیثیّت دھیرے دھیرے بدل کر اپنا شعار پورے معاشرے پر تھوپ دیا جائے۔

[1] افسوس ہے کہ بہت سے لوگ اپنی روشن خیالی کے زعم میں نہ صرف وضع قطع اور لباس و پوشاک کے معاملے میں سنت نبوی ﷺ سے گریزاں ہیں بلکہ اس کی تضحیک اور اس کے ساتھ تمسخر پر اتر آتے ہیں جو فقہی تصریحات کے مطابق "کُفر" ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔ خ رحمانی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اس وقت مُسلم معاشرے کی نوجوان لڑکیوں کا سو فیصد مردانی شکل اختیار کر کے بازاروں میں گھومنا اور مساوات کے خوشنما پرچم تلے جمع ہو کر بے دینی کے بامِ عروج تک پہنچ جانا اس قوم مُسلمین کی ذہنی موت کی بین دلیل ہے۔

انقلابات جہاں واعظ رب میں دیکھو
ہر تغیّر سے صدا آتی ہے فافہم فافہم

اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ آمین۔

***

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (پارہ:۵ رکوع:۸)

ترجمہ: ”جس شخص نے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا تعالیٰ کی اطاعت کی۔“

قال النبی ﷺ: مَنْ تَعَلَّمَ وَ عَلَّمَ دُعِيَ فِي الْمَلَكُوْتِ عَظِيْمًا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے علم حاصل کیا اور عمل کیا اور دوسروں کو سکھایا وہ عالم الملکوت میں باعظمت نام سے پکارا جاتا ہے۔

(فیوض یزدانی صفحہ ۵۴)

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بیوی کی بدکاری پر ناگواری نہ ہونا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے' والدین کا نافرمان' دیوث' وہ عورتیں جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔"

ایک حدیث میں ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے تین آدمیوں پر جنت حرام کر دی ہے۔ شراب کے عادی پر' والدین کے نافرمان پر اور دیوث پر (یعنی بیوی کی خباثت کا اعتراف کرتے ہوئے اس سے راضی رہنے والا)۔"

جس شخص کو یہ معلوم ہو کہ اس کی بیوی لوگوں سے غلط تعلقات کئے ہوئے ہے اور فواحش کی مرتکب ہے' اس کے باوجود بھی وہ اس کی محبت یا اُس کے مال و دولت کی بناء پر یا کسی اور وجہ سے اس مسئلہ کی طرف توجہ نہیں دیتا اور اسے نظر انداز کرتا رہتا ہے تو وہ بے غیرت ہے۔ جس شخص میں غیرت نہ ہو اس میں کسی قسم کی کوئی چیز نہیں ہوتی [1]

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر بلا سے محفوظ رکھیں۔ آمین۔

***

---

[1] فی زمانہ عورتوں کا کلبوں میں جانا' غیر محرم مردوں سے بے تکلف ملنا' ان سے ہاتھ ملانا اور دوستوں کا اس طرح بیٹھنا کہ ایک کی بیوی دوسرے کے پہلو میں بیٹھے وغیرہ' دیوثیت ہی کی ایک جدید شکل ہے۔ اور ستم ظریفی یہ ہے کہ اس بے حیائی اور بے غیرتی پر ترقی اور روشن خیالی کا دیدہ زیب لیبل لگا دیا گیا ہے۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُحَلِّلْ اور مُحَلَّلْ لَہٗ

ترجمہ وترتیب اور توضیح مسئلہ: از مُفتی عبدالغنی صاحب مظاہری
مدرس مدرسہ فیض العلوم سعید آباد حیدر آباد۔

مُحَلِّلْ اور مُحَلَّلْ لَہٗ" یہ دونوں عربی الفاظ ہیں جن کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ محلل' حلال کرنے والا' محلل لہٗ جس کیلئے حلال کیا جائے۔ اصلاحِ شریعت میں محلل اس شخص کو کہتے ہیں جو کسی مُطلقہ مغلظہ کو اس کے سابق شوہر کے لئے جائز کرنے کے واسطے اپنی منکوحہ بیوی بنائے' اور جس کے لئے جائز کیا جائے یعنی سابق شوہر اس کو محلل لہٗ کہا جاتا ہے۔ اس کتاب میں اس عمل کو مُطلقاً گناہ کبیرہ قرار دیا گیا ہے حالانکہ یہ عمل گناہ کبیرہ نہیں ہے بلکہ اس میں بڑی تفصیل اور بڑی نزاکت ہے' ایک حیثییّت سے یہ عمل جائز بن جاتا ہے تو دوسری حیثییّت سے نہ صرف نا جائز بلکہ گناہ کبیرہ اور حرام ہو جاتا ہے' جس کو قدرے تفصیل کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔

توضیح مسئلہ:

مسئلہ یہ ہے کہ اگر شوہر اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاق دے دے تو قرآن وحدیث کا یہ فتویٰ ہے کہ وہی شوہر اپنی اس مُطلقہ بیوی کو عدت کے اندر بغیر نکاح کے اور عدت کے بعد نیا نکاح کرکے رکھ سکتا ہے' اور اگر شوہر نے تین طلاق دے دیں تو پھر شوہر کیلئے یہ عورت حلال نہیں رہتی' اب اگر اس کو بیوی بنانا چاہے تو صرف اور صرف ایک ہی صورت ہے' وہ یہ کہ یہ مُطلقہ مغلظہ کسی دوسرے آدمی سے اپنا نکاح کر لے اور اس کے ساتھ ازدواجی زندگی گذارنے کے بعد اس دوسرے شوہر سے طلاق لے لے' یا وہ خود طلاق دے دے تو اب یہ پہلے شوہر کے لئے حلال اور جائز ہو گی' ورنہ نہیں۔

اب دونوں صورتوں میں پہلی صورت میں کوئی گناہ نہیں اور دوسری صورت میں گناہ ہو گا جب کہ بوقتِ نکاح یا قبل نکاح بعد میں چھوڑ دینے کی شرط لگائی جائے' یا خود نکاح

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے نے نکاح ہمیشہ رکھنے کی غرض سے نہ کیا ہو محض پہلے شوہر کے لئے حلال کرنے کے واسطے کیا ہو یہ نکاح ایسا ہی ہوا جیسے کوئی نکاح کے وقت یہ شرط لگائے کہ تجھ سے میں صرف دو دن کے لئے نکاح کرتا ہوں اس واسطے بغرض حلالہ جو نکاح ہوتا ہے اس پر حضور اکرم ﷺ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے اور ایسے لوگوں پر آپ ﷺ نے لعنت بھی فرمائی ہے اسی کی طرف مصنف کتاب علامہ ذہبی رحمہ اللہ اشارہ کر رہے ہیں مصنف کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد اس مسئلہ کے فقہی منظر کو بھی پیش کیا جائے گا۔

مصنف کا ترجمہ: یہ ترجمہ محلل اور محلل لہٗ کا ہے۔

① حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنجناب ﷺ نے محل اور محلل لہٗ پر لعنت فرمائی ہے۔

② حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے محلل کے (نکاح کے) بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''نکاح تو خوشی اور رغبت سے ہو تو صحیح ہے (ورنہ نہیں) اور رغبت صرف ظاہر کی جائے اور درحقیقت اس نکاح میں رغبت نہ ہو تو پھر نکاح نہ ہوگا۔''

③ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنجناب ﷺ نے فرمایا کہ میں تم کو تیس مستعار بتلاؤں؟ (تیس مستعار یعنی مانگی ہوئی بکری) صحابہؓ نے عرض کیا ضرور بتلایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ محلل ہے اللہ نے محلل اور محلل لہٗ پر لعنت فرمائی ہے۔

④ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے پوچھا کہ آپ کا کیا خیال ہے اس مطلقہ مغلظہ عورت کے بارے میں اس سے میں شادی کرلوں محض اس کے سابقہ شوہر کے واسطے حلال کرنے کے لئے حالانکہ اس کے سابقہ شوہر نے نہ مجھے اس بات کو حکم دیا اور نہ اس کو نکاح کا علم ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ''نہیں!'' نکاح خواہش اور رغبت سے ہو تو صحیح ہے ورنہ نہیں کہ اگر وہ عورت تجھ کو بھلی اور اچھی معلوم ہو پسند ہو تو رکھ لے اور اگر پسند نہ ہو تو چھوڑ دے اور ہم حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں محض حلال کرنے کیلئے کسی عورت سے نکاح کرنے کو سفاح (یعنی زنا کاری) سمجھتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں محلل اور محلل لہٗ دونوں کو رجم کروں گا۔

⑥ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا عورت کو اس کے سابقہ شوہر کے لئے حلال کرنے کے بارے میں' تو فرمایا کہ یہ تو سفاح (زنا کاری) ہے۔

⑦ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کسی آدمی نے پوچھا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے اور وہ میری چچا زاد بہن تھی۔ اب میں نادم اور شرمندہ ہوں اور میرا دل بھی اسی میں ہے۔ ایک آدمی نے ارادہ کر لیا ہے کہ وہ میری مُطلقہ بیوی سے شادی کر لے' تا کہ وہ میرے لئے حلال اور جائز ہو جائے (کیا ایسا ہو سکتا ہے؟) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اگر یہ نکاح محض حلال کرنے کی غرض سے کیا جائے تو دونوں زنا کرنے والے ہوں گے چاہے بیسؔ سال یا بیسؔ سال سے زائد گذار لیں (تب بھی زنا ہی ہوگا اور سابقہ شوہر کے لئے وہ عورت حلال نہ ہوگی)۔

⑧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے پوچھا کہ اے ابن عباس! میرے بھتیجے نے اپنی بیوی کو تینؔ طلاق دے دیں اور اب بہت نادم ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تیرے بھتیجے نے خدا کی نافرمانی کی ہے اور نادم ہے۔ شیطان کی فرمانبرداری کی ہے' اب اس سے نکلنے کی کوئی سبیل (کوئی راستہ) نہیں ہے۔ پھر اس آدمی نے پوچھا کہ کیا فرماتے ہیں' اس آدمی کے بارے میں کہ وہ (اس مُطلقہ ثلاثہ) سے نکاح کرلے سابقہ شوہر کے واسطے حلال کرنے کی غرض سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کون ہے جو خدا کو دھوکہ دے اور خدا دھوکہ کھا جائے۔

مسئلہ حلالہ فُقہاء کی نظر میں

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ زوجِ اول زوجِ آخر اور مُطلقہ ثلاثہ ان تینوں میں سے کسی ایک کی بھی نیت حلال کرنے کی ہوگی تو یہ نکاح باطل ہوگا اور ایسی صورت میں عورت اپنے پہلے شوہر کیلئے حلال نہ ہوگی۔ حسن بصریؒ سعید بن المسیبؒ مالک بن انسؒ لیث بن سعدؒ سفیانؒ ثوریؒ امام احمدؒ ان سب فُقہاء کا یہی مذہب اور مسلک ہے۔ امام شافعیؒ نے فرمایا کہ اگر نکاح کے وقت یہ شرط لگائی جارہی ہے کہ یہ نکاح محض حلال کرنے کے لئے ہے (از دواجیت مقصود

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نہیں ہے) تو یہ نکاح باطل ہوگا اور نکاح کے وقت تو شرط نہیں رکھی گئی البتہ نکاح سے قبل اس قسم کی شرط ٹھہرائی تو پھر یہ نکاح صحیح ہوگا۔ (اور عورت اپنے پہلے شوہر کے لئے حلال ہو جائے گی) واللہ اعلم۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ (دوسرا قول) فرماتے ہیں کہ محض حلال کرنے کی غرض سے حلالہ کی شرط ٹھہرا کر یا حلالہ کی نیت رکھ کر نکاح کرنا اگرچہ گناہ کی بات ہے اور اس قسم کی نیت اور شرط لگانا نکاح میں غلط ہے' تاہم ایسا نکاح صحیح اور درست ہو جاتا ہے اور اس نکاح کے بعد صحبت ہو جائے تو پھر یہ شوہر اول کے لئے جائز و حلال ہو جائے گی' جس طرح اگر کوئی آدمی کسی عورت سے اس شرط پر نکاح کرے کہ تیرے ہوتے ہوئے میں دوسرا نکاح نہیں کروں گا' یا تجھے کہیں سفر میں نہیں لے جاؤں گا وغیرہ۔ اس قسم کی شرط ٹھہرانا اگرچہ غلط ہے لیکن اس کا اثر نکاح پر کچھ نہیں پڑتا اور خود انہی احادیث سے جو مُصنّفِ کتاب نے نقل فرمائی ہیں مسلکِ احناف کی بھرپور تائید ہوتی ہے۔ اس لئے اس حدیث میں گو اس شخص پر جس نے نکاح کرنے والے کو محلل (حلال کرنے والا) اور عورت کے شوہر سابق کو محلل لہٗ (جس کیلئے عورت کو حلال کیا گیا ہے) سے تعبیر کیا گیا ہے' جو صاف بتاتا ہے کہ گو ان کا یہ فعل مبنی بر مَعصیت ہے اور قابل لعنت ہے لیکن اس کا اثر اور حکم بہر حال باقی رہتا ہے اور اس کی اسی فعل کی وجہ سے عورت شوہر اول کے لئے حلال ہو جاتی ہے۔" واللہ اعلم و علمہٗ احکم"

❋❋❋

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا

ارشادِ خداوندی ہے:

﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ (سورۂ مدثر:۴)

ترجمہ: "اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھئے۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دو قبروں پر سے گذر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ دونوں عذاب دیئے جا رہے ہیں' اور ان کا عذاب کوئی بہت بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہو رہا بلکہ ان میں سے ایک پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔"

(مطلب یہ کہ یہ گناہ تو بہت بڑے ہیں حتیٰ کہ ان کی وجہ سے عذاب قبر بھی ہوتا ہے' لیکن علی العموم لوگ اسے کوئی گناہ ہی نہیں سمجھتے' اس اندازِ بیان کے ذریعہ غالباً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض گناہوں کو ہلکا سمجھنے سے پرہیز کی تعلیم فرمائی ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بات نہایت وضاحت کے ساتھ فرمائی "اياك و محقرات الذنوب" (یعنی ہلکے اور چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بھی بچتی رہو)۔ صحیحین میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پیشاب کی چھینٹوں سے بچتے رہو' اس لئے کہ عذاب قبر اکثر اسی وجہ سے ہوتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ توفیق اختیاط واحتر نصیب فرمائیں۔ آمین۔

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ریاکاری

(اس عنوان سے متعلقہ آیات واحادیث پر شرک اصغر کے عنوان سے
تفصیل گذر چکی ہے' مُصنّف نے یہاں اس مضمون کو دہرایا ہے' ہم نے تخفیف کے مدنظر
تکرار کو حذف کر کے اشارہ کر دیا ہے وہاں دیکھ لیا جائے' البتہ اس سلسلہ میں
بزرگوں کے چند اقوال یہاں نقل کئے جاتے ہیں)

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب بندہ کوئی عمل دکھاوے کے لئے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "میرے بندے کو دیکھو کس طرح میرا مذاق اڑا رہا ہے۔"

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ گردن جھکائے چلا جا رہا ہے تو فرمایا "اے گردن والے! گردن اٹھا' خشوع گردن جھکانے میں نہیں بلکہ دل میں ہوتا ہے۔"

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے مسجد میں ایک شخص کو دیکھا کہ سجدوں میں رو رہا ہے اور دعاء کر رہا ہے تو ارشاد فرمایا "اچھا ہوتا اگر تو اپنے گھر میں یہ کام کرتا۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ریاکاری کی تین علامتیں ہیں:

① تنہائی میں سست رہتا ہے۔
② مجمع میں بہت چست رہتا ہے۔
③ اگر کسی عمل کی تعریف کی جائے تو اس میں زیادتی کرتا ہے اور تعریف نہ کی جائے تو اس عمل میں کمی کرتا ہے۔

(اللہ تعالیٰ اس مہلک مرض سے ہماری حفاظت فرمائیں اور اخلاص کی دولت سے مالا مال فرمائیں۔ آمین)

❋❋❋

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم دین کا دنیا کیلئے سیکھنا اور اس کا چھپانا

ارشادِ ربانی تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ (سورۂ فاطر:۲۸)

ترجمہ: ''درحقیقت اللہ کے بندوں میں عُلماء ہی اس سے ڈرتے ہیں۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ میرے بندوں میں سے مجھ سے صرف وہی لوگ ڈرتے ہیں جنہوں نے میری بادشاہت' طاقت وجلالت کو جان لیا۔

مجاہد اور شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ''عالم وہی ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔'' ربیع بن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ''جو اللہ سے نہ ڈرے وہ عالم نہیں۔''

حدیث میں ہے کہ ''جس شخص نے دنیا طلبی کے لئے علم حاصل کیا وہ جنّت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکتا۔''

دوسری حدیث میں ہے کہ ''کسی شخص سے کوئی بات پوچھی جائے اور وہ جان بوجھ کر اسے چھپائے تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔''

آپ ﷺ کی دعاؤں میں آیا ہے کہ آپ ﷺ ایسے علم سے پناہ مانگتے تھے جس پر عمل کی توفیق نہ ہو۔

ایک حدیث میں ہے کہ ''جس نے علم حاصل کیا اور اس پر عمل نہیں کیا تو وہ علم اس میں تکبّر پیدا کر دے گا۔'' ایک حدیث میں ہے کہ ''جس نے علم حاصل کیا مگر اس پر عمل نہیں کیا تو اس علم سے بس اس کے تکبّر میں اضافہ ہوگا۔''

نیز آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''قیامت کے دن ایک بڑے عالم کو لا کر جہنّم میں پھینک دیا جائے گا اور وہ اس میں اپنی پیٹھ کے بل ایسے گھومے گا جیسے گدھا چکی کے وقت گھومتا ہے' اس سے لوگ کہیں گے کہ تمہارے ساتھ یہ کیا معاملہ ہے حالانکہ تمہاری بدولت ہم ہدایت یافتہ ہوئے۔ وہ کہے گا (بات یہ ہے کہ) میں تم لوگوں کو جس سے روکتا تھا اور منع کرتا تھا خود اس کے خلاف کرتا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہلال بن علاء فرماتے ہیں ''علم کا حاصل کرنا بہت مشکل ہے اور اس کی حفاظت کرنا حصول سے زیادہ مشکل ہے اور اس پر عمل کرنا حفاظت سے زیادہ مشکل ہے اور اس سے سلامتی حاصل کرنا اس پر عمل سے زیادہ مشکل ہے۔''

اللہ تعالیٰ ہر بلا سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین۔

***

شکر انعام

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے طرف سے پہنچاتے رہو اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔ (بخاری)

ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دین کے احکام میں چالیس حدیثیں محفوظ کر کے میری امت پر پیش کردے اللہ اس کو فقیہ کر کے اٹھائے گا اور میں قیامت کے دن اس کا سفارشی اور گواہ ہوں گا۔ (بیہقی)

***

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

امانت میں خیانت کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ﴾

ترجمہ: ''اے ایمان والو! جان بوجھ کر اللہ اور رسول کے ساتھ خیانت کا معاملہ نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو۔''

دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ﴾

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ دغابازوں کے فریب کو کارآمد نہیں کرتا۔''

حدیث پاک میں خیانت کو منافقین کی علامت میں شمار کیا گیا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ''جو امانت دار نہیں اس کا ایمان نہیں ہے اور جس کے پاس وعدہ کا پاس لحاظ نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔''

ایک جگہ ارشاد ہے ''مومن کی فطرت میں خیانت اور جھوٹ کے علاوہ ہر ایک صفت ہے۔''

ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''میں دو شریکوں میں تیسرا ہوتا ہوں جب تک کہ ان میں سے ایک دوسرے سے خیانت نہ کرے۔'' اور اس میں ہے کہ ''لوگوں سے سب سے پہلے جو صفت اٹھالی جائے گی وہ امانتداری ہے اور سب سے آخری جو عمل باقی رہے گا وہ نماز ہے' اور بہت سے نمازی ایسے ہیں کہ ان میں کوئی خیر نہیں۔''

واضح رہے کہ خیانت ہر طرح کی امانت میں ہو سکتی ہے' چنانچہ جس طرح کسی شخص کی رکھوائی ہوئی چیز امانت ہے' اسی طرح مجلسیں بھی امانت ہوتی ہیں' یعنی چند آدمی بیٹھ کر کچھ باتیں کریں اور وہ باتیں باہمی ملاقات سے متعلق ہوں تو ان کی حفاظت کرنا امانت داری ہے اور انہیں دوسروں پر ظاہر کر دینا خیانت میں شامل ہے۔ حدیث پاک میں ہے۔ ''المجالس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالامانۃ" باہمی نشستیں امانت ہوتی ہیں۔ افسوس کہ اس معاملہ میں "عوام کا لانعام" کو تو چھوڑیئے اہل دین بھی غیر محتاط ہیں' جس کے نتیجہ میں دینی و علمی برداری جس پھوٹ و انتشار کا شکار ہے وہ خون کے آنسو رونے کے قابل ہے' اللہ تعالیٰ کرم کا معاملہ فرمائے۔

نیز اسی طرح مشورہ طلب کئے جانے کی صورت میں بھی اس کا جواب امانت ہے: آدمی کو چاہئے کہ مشورہ طلب امر کے مالہ و ماعلیہ سے اچھی طرح واقفیت حاصل کر کے پھر سرسری طور پر نہیں بلکہ اس پر اچھی طرح غور کر کے خیر کا جو پہلو اس کے ذہن میں آئے بلا کم و کاست اس کا اظہار کرے' اس معاملہ میں بداحتیاطی یا نفس پرستی مُہلک ہے' اور اس پر بھی خیانت کا اطلاق ہوتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے:

المستشار مؤتمن۔

"جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے۔"

اسی طرح مثلاً مدارس میں بھی طلبہ ذمہ داروں کے یہاں امانت ہیں' اپنے ادارے کی جو خوبیاں ان کے سرپرستوں پر واضح کی گئی ہیں اور جس کی تحصیل کیلئے انہوں نے ان پر اعتماد کر کے اپنے بچوں کو ان کے حوالے کر دیا ہے' قوم کی اس عظیم امانت کی طرف سے غفلت برتنا اور ان کی تعلیم و تربیت کے لئے جیسا کہ ان کا حق ہے اور جیسا کہ اس کا وعدہ کیا گیا ہے کوشش و کاوش کرنے میں بالارادہ کوتاہی کرنا اس عظیم امانت میں زبردست خیانت ہے۔[1]

اسی طرح زکوٰۃ کی ادائیگی میں کمی کرنا' نماز کو صحیح طور پر نہ پڑھنا' وضو میں کوتاہی کرنا' ناپ تول میں کمی کرنا وغیرہ ان سب امور پر خیانت کا اطلاق ہوتا ہے۔ والعلم عنداللہ۔

اے اللہ ہمارے ساتھ کرم کا معاملہ فرما اور ہماری کوتاہیوں کا اپنی صفتِ عفو کے ذریعہ تدارک فرما۔ آمین۔

****

---

[1] ملازمین اور مدرسین وغیرہ ادارہ و حکومت کے وقت کے امین ہیں' ڈیوٹی اور کام کے جو اوقات مقرر ہیں ان کو یونہی ضائع کرنا یا ان کو اپنے ذاتی اغراض اور کاموں میں استعمال کرنا قطعاً جائز نہیں' ایسا کرنا "خیانت" بھی ہے اور "چوری" بھی۔ ع ر حمانی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احسان جتانا

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى﴾

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اپنی خیرات وصدقات کو احسان جتا کر اور ایذا پہنچا کر باطل (نا قابلِ قبول) مت کرلو۔''

حدیث میں ہے کہ ''والدین کا نافرمان' شرابی اور احسان جتانے والا یہ تینوں قسم کے لوگ جنّت میں داخل نہیں ہوں گے۔''

ایک حدیث میں ہے ''اچھے کام کر کے احسان جتانے سے بچو کیوں کہ وہ سپاس گذاری سے محروم اور اجر کو ضائع کر دیتا ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے بطور استدلال آیت مذکور کی تلاوت فرمائی۔

ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ ایک شخص کسی کو کہہ رہا ہے ''میں نے تیرے ساتھ بہتر سلوک کیا اور ایسا کیا' ایسا کیا۔'' ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص سے فرمایا ''خاموش رہ' احسان جتانے سے اس احسان میں کوئی خیر باقی نہیں رہتی جس پر کہ اجر مل سکے۔''

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقدیر کو جھٹلانا

ارشادِ خداوندی ہے:

﴿اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝﴾ (سورۂ قمر:۴۹)

ترجمہ: ''بیشک ہم نے ہر چیز کو ایک متعین انداز سے پیدا کیا ہے۔''

ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس کی تفسیر میں دو قول نقل کئے ہیں' ایک تو یہ کہ مکہ کے مشرک آپ ﷺ کے پاس آ کر تقدیر کے بارے میں بحث کر رہے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی' اور دوسرا یہ کہ نجران کا ایک پادری آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ آپ ﷺ کہتے ہیں کہ معاصی بھی مقدر ہوتے ہیں حالانکہ بات ایسی نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ اللہ تعالیٰ سے جھگڑنے والے ہو پھر آیت نازل ہوئی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن جب اولین و آخرین سب اکٹھے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ایک پکارنے والے کو حکم دے گا تو وہ پکارے گا' اللہ کے دشمن کہاں ہیں؟ یہ سنتے ہی قدریہ آگے بڑھیں گے' پھر انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے۔

﴿ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۝ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝﴾ (سورۂ قمر:۴۸۔۴۹)

ترجمہ: ''جہنم کے عذاب کا مزہ چکھو۔ ہم نے ہر چیز کو ایک انداز مقرر سے پیدا کیا ہے۔''

قدریہ کہ اللہ سے جھگڑنے والا اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ تقدیر کے بارے میں بحث کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب معصیت مقدر کی گئی ہے اور تقدیر کی وجہ سے بندے سے اس کا ارتکاب ہوتا ہے تو پھر اسے جہنم میں ڈالا جانا جائز نہیں ہے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم قدریہ اگر روزے رکھتے رکھتے سوکھ کر رسی ہو جائیں' پھر نماز پڑھنے لگیں اور نماز پڑھتے پڑھتے کمان کی مانند ہو جائیں تب بھی اللہ تعالیٰ انہیں جہنم میں منہ کے بل ڈال دیں گے اور کہیں گے کہ دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو' بے شک ہم نے ہر چیز کو ایک انداز پر پیدا کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "ہر اُمت میں مجوس رہے ہیں اور اس اُمت کے مجوس وہ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ تقدیر کوئی چیز نہیں ہے۔" پھر فرمایا کہ "جب تو ایسے لوگوں سے ملے تو ان سے کہہ دینا کہ میں ان سے بَری ہوں اور وہ مجھ سے بَری ہیں۔" پھر فرمایا "اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر تقدیر کے جھٹلانے والے کے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور وہ فی سبیل اللہ خرچ کر دے تب بھی اللہ تعالیٰ اس کو قبول نہیں فرمائیں گے جب تک کہ وہ اس بات پر ایمان نہ لائے کہ ہر اچھی اور بُری چیز اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔" اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کا یہ سوال اور آپ ﷺ کے جواب کا ذکر فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے پوچھا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا "یہ کہ تو ایمان لائے اللہ پر اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور نبیوں پر اور یہ کہ ایمان لائے اس بات پر کہ تمام اچھی بری چیزیں اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہیں۔"

اللہ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے موجود ہونے، تمام صفات جلال و کمال سے متصف ہونے اور تمام نقص و عیب کی خصلتوں سے منزہ و پاک ہونے کی تصدیق کرنا، یعنی مخلوقات کا بلاشرکت غیرے مالک ہے اور اس میں اپنی مرضی سے متصرف ہے۔

ملائکہ پر ایمان لانے کا مطلب ہے کہ وہ اللہ کے سامنے عاجز ہیں اور سب کے سب اللہ کے فرمانبردار بندے ہیں، اس کی تصدیق کرنا۔ قرآن کریم میں ہے کہ وہ اللہ کے باعزت بندے ہیں، وہ کسی بات میں اللہ سے سبقت نہیں کرتے، بلکہ اس کے ہر حکم پر عمل کرتے ہیں۔

رسولوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے جتنی باتیں اللہ کی طرف سے بتلائی ہیں ان میں ان کے سچے ہونے اور معجزات کے ذریعہ اللہ کی طرف سے ان کے صدق کی تائید کیے جانے کی تصدیق کرنا اور یہ کہ انہوں نے تمام پیغام پہنچا دیئے اور اللہ کے احکام کو اپنی اُمت کے سامنے اچھی طرح واضح کر دیا، اور یہ کہ ہم پر ان کا احترام واجب ہے۔

یوم آخرت پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن اور اس میں واقع ہونے والے تمام اُمور کے حق ہونے کی تصدیق کرنا، یعنی مرنے کے بعد قبر میں منکر نکیر کا آنا، موت کے بعد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی، میدان حشر کا اجتماع اور پھر زندگی کا حساب و کتاب، اعمال کا تولا جانا، پل صراط پر سے گذارا جانا اور جنت یا جہنم میں داخل کیا جانا، یہ سب اُمورحق ہیں۔

تقدیر پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ ہر اچھی بری چیز کے من جانب اللہ ہونے کی تصدیق کرنا۔

(واضح رہے کہ تقدیر کے مسئلہ میں بحث و مباحثہ کرنے اور اس کی گہرائی میں جانے سے رسول اللہ ﷺ نے نہایت سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے، اس لئے اس سے سخت اجتناب کیا جائے۔ مجموعی طور پر یوں ایمان رکھے کہ جو کچھ ہوتا ہے بھلا یا برا، اس کے موجود ہونے سے پہلے بھی اور معدوم ہونے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے۔

بلکہ اللہ ہی کے ٹھہرائے ہوئے اندازے کے مطابق اور اس کے لکھے ہوئے فیصلے کے موافق ہی اقوال و افعال اور حرکات و سکنات کا صدور وجود ہوتا ہے۔ پوری دنیا مجتمع ہو کر بھی نہ مقدر سے زائد نفع حاصل کر سکتی ہے اور نہ مقدر سے زائد کسی کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ والعلم عند اللہ العلیم۔

❋❋❋

کسب دنیا تو کر، ہوس کم رکھ
اس پہ تو دین کو مقدم رکھ
دینے لگتا ہے پھر دھواں یہ چراغ
اک ذرا اس کی لو کو مدھم رکھ

☆☆☆

نفع دنیا کا جو نہ لے نام بھی
سہل ہو مشکل سے مشکل کام بھی
اس پہ راحت بھی فدا آرام بھی
روز و شب دھن اس کی صبح و شام بھی

❋❋❋

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسروں کے عیب تلاش کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَجَسَّسُوا﴾ [سورۃ الحجرات:۱۲]

ترجمہ: ''اور تجسّس نہ کرو۔''

ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابوزیدؒ، حسنؒ، ضحاکؒ، ابن سیرینؒ نے ''حا'' سے پڑھا ہے یعنی ''وَلَا تَحَسَّسُوا'' لیکن ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ تحسس و تجسّس دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ مُفسّرین فرماتے ہیں کہ تجسّس کے معنی ہیں مُسلمانوں کے عیوب اور بھیدوں کی تلاش میں رہنا۔

مطلب یہ ہے کہ مُسلمانوں کو نہیں چاہئے کہ وہ اپنے مسلم بھائیوں کے عیب و نقائص کی تلاش میں رہیں، بلکہ کوئی بات علم میں بھی آ جائے تو بلا تحقیق نہ اس پر اعتماد کریں اور نہ کسی اور سے اس کا ذکر کریں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس معاملہ میں بڑا اہتمام کیا ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ کی داڑھی سے شراب ٹپک رہی ہے آپؓ نے ارشاد فرمایا، ہمیں تجسّس سے روکا گیا ہے، ہم اسی بات پر اعتماد کریں گے جو دلائل سے ثابت ہو جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو آدمی لوگوں کی باہمی گُفتگو پر کان لگاتا ہے حالانکہ وہ اسے بتانا بھی نہیں چاہتے تو ایسا شخص اس قابل ہے کہ اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ بھر دیا جائے۔ اعاذنا اللہ منہ

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چُغل خوری کرنا

نمیمہ کہتے ہیں چُغل خوری کرنے یعنی لوگوں کے درمیان اِدھر کی باتیں اُدھر اور اُدھر کی باتیں اِدھر نقل کر کے فساد مچانا' اور اس کا حکم یہ ہے کہ کتاب وسنت کے دلائل واضح کے ذریعہ باتفاقِ اُمت حرام ہے۔

صحیحین میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''چُغل خور جنّت میں داخل نہیں ہوگا۔'' (چُغل خوری کی وجہ سے قبر کے عذاب میں مبتلا ہونا حدیث سے ثابت ہے' پیچھے وہ حدیث گزر چکی ہے۔)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''جو شخص تمہارے سامنے دوسروں کی باتیں بیان کر رہا ہے وہ ضرور تمہاری باتیں دوسروں تک پہنچائے گا۔''

حدیث میں ہے کہ ''جو شخص دُنیا میں دوہری زبان رکھتا ہے (یعنی اس کے پاس آ کر کچھ کہہ دیا اور اُس کے پاس جا کر کچھ کہہ دیا تا کہ ان کے درمیان جھگڑا فساد ڈالے) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کیلئے جہنّم کی آگ سے دو زبانیں بنا دیں گے۔''

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''چُغل خوری کی حقیقت یہ ہے کہ لوگوں کے بھید اور ان کی ایسی باتیں جسے وہ عام نہیں کرنا چاہتے' دوسروں کے سامنے ظاہر کر دیتا ہے' یہ ظاہر کرنا زبان سے ہو یا تحریر سے' یا اشارے سے یا کسی اور شکل سے' اسی طرح ان بھیدوں کا تعلّق خواہ ان کے اعمال سے ہو یا ان کے اقوال سے یا کسی اور صفت سے۔

(اس لئے مُسلمانوں کیلئے مناسب یہی ہے کہ دوسروں کی جو باتیں ان کے علم میں یا نظر میں آئیں ان کی اظہار سے اپنی زبان بند رکھیں' البتہ جس کے اظہار کرنے میں کسی کا نفع ہو یا کسی ضرر یا معصیّت سے بچانا مقصود ہو' یا اس سے اجتماعی یا دینی مَصلحت مُتعلق ہو تو اور بات ہے)۔

صائب بن عباد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کسی نے خط بھیجا اور اس میں کسیؔ دولت مند یتیم کے مال پر قبضہ کر لینے کی ترغیب دی۔ آپ نے اسی خط کے پیچھے لکھ بھیجا کہ ''چُغل خوری بہت بری

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات ہے اگر چہ صحیح بات ہی کیوں نہ ہو میت پر اللہ رحم فرمائیں اور یتیم کی حفاظت فرمائیں اور مال کو اس کا ثمرہ بنائیں اور اس پر قبضہ کرنے کی کوشش کرنے والے کو اپنی رحمت سے دُور کر دیں۔ فقط"

ایک شخص نے حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر عرض کیا کہ فلاں صاحب نے آپ کے بارے میں یہ باتیں کہی ہیں، آپ نے فرمایا کہ مجھے اس کے پاس لے چلو، جب اس کے پاس پہنچے تو انہوں نے فرمایا "میرے بھائی! تم نے میرے بارے میں جو بات کہی اگر وہ سچ ہے تو اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمائے، اور اگر غلط ہے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے۔" یہ کہہ کر چلے آئے۔

حکایت

روایت میں ہے کہ ایک شخص ایک غلام کو بیچ رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ اس غلام میں کوئی عیب نہیں سوائے چغل خوری کے۔ ایک رئیس آیا اس نے سوچا کہ ایک چغل خوری کے عیب سے کیا ہوتا ہے، صحتمند اور محنت کش تو ہے اور خرید لیا۔ کچھ دن گزرے، اس کے بعد ایک دن اس کو شرارت سوجھی اور اس نے اپنی مالکہ سے کہا "بیگم صاحبہ! صاحب دوسری شادی کا ارادہ کر رہے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ کو بالکل نہیں چاہتے، اس لئے اگر آپ ان کی داڑھی کے نیچے کے چند بال کاٹ کر اپنے پاس رکھ لیجئے تو وہ آپ کو بہت چاہنے لگیں گے اور دوسری شادی کا ارادہ ترک کر دیں گے۔" اس نے دل میں سوچا کہ حالات تو کچھ ایسے ہی معلوم ہوتے ہیں، اس پر عمل کرنا چاہئے۔ غلام وہاں سے اپنے مالک کے پاس آیا اور کہا کہ بیگم صاحبہ نے ایک شخص سے دوستی کر رکھی ہے اور اس سے چھپ چھپ کر ملتی رہتی ہیں، وہ چاہتی ہیں کہ آپ سے کسی طرح نجات مل جائے۔ اگر آپ کو میری بات کا اطمینان نہ ہو تو آج رات آپ چادر اوڑھ کر لیٹ جائیے اور سوئیے مت، پھر آپ خود ہی مان لیں گے۔ چنانچہ رات کو یہ گھر آئے لیٹ گیا، اس کی بیوی اسی انتظار میں تھی کہ ذرا نیند گہری لگ جائے تو غلام کے مشورہ پر عمل کر کے تھوڑے سے بال کاٹ لوں۔ جب اسے شوہر کی نیند کا یقین ہو گیا تو استرا لے کر آہستہ سے اس کی داڑھی پکڑی، وہ چونکہ پہلے سے انتظار میں تھا فوراً اٹھا، اس کے ہاتھ سے استرا لے کر اسے قتل کر ڈالا۔ صبح جب اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے خاندان والوں کو معلوم ہوا تو اس کے بھائی غصّہ میں بھڑکے ہوئے آئے اور اپنے بہنوئی کا قتل کر گئے۔

غور فرمایئے! اس چغل خور کی اس حرکت کے نتیجہ میں دو خاندانوں کا کام تمام ہوا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے چغل خور کو فاسق قرار دیا ہے اور فرمایا کہ اس پر ہرگز اعتماد نہ کیا جائے۔

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ۝ ﴾ (سورۃ الحجرات:٦)

ترجمہ: "اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی بھی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کیا کرو۔ ایسا نہ کرو کہ کہیں کسی قوم پر بے خبری سے جا پڑو پھر اپنے کیے پر پشیمان ہونے لگو۔"

***

کرتا ہے دنیا میں جو کر دین کے بھی باب میں
اختیار اسباب کر اس عالم اسباب میں
بحر ہستی میں چلائے جا برابر ہاتھ پاؤں
ورنہ غرقِ آب ہو گا اک موج آب میں

☆☆☆

ترکِ دنیا کر نہ ہر لذّت کو چھوڑ
معصیت کو ترک کر غفلت کو چھوڑ
نفس و شیطان لاکھ درپے ہوں مگر
تو نہ ہرگز ذکر اور طاعت کو چھوڑ

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لعنت ملامت کرنا

حدیثِ پاک میں ہے کہ "مومن کو گالی دینا فسق اور اس کا قتل کفر ہے۔" نیز آپ ﷺ کا ارشاد ہے "مومن پر لعنت کرنا اس کے قتل کے مترادف ہے۔" ایک اور حدیث میں ہے کہ "مومن نہ طعنہ دینے والا ہوتا ہے نہ لعنت کرنے والا' نہ فحش گوئی کرنے والا' نہ بدکلامی کرنے والا۔"

ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا "جب آدمی کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف جاتی ہے' مگر آسمان کے دروازے پہلے سے اس کے لئے بند کر دیئے جاتے ہیں تو واپس زمین کی طرف آتی ہے' زمین کے دروازے بھی بند ہو جاتے ہیں' پھر وہ دائیں بائیں گھومتی ہے' جب اُسے کہیں سے کوئی راستہ نہیں ملتا تو جس پر لعنت کی گئی ہے وہاں جاتی ہے بشرطیکہ وہ مستحق ہو' ورنہ لعنتی کے پاس لوٹ جاتی ہے۔" (یعنی خود لعنت کرنے والا ملعون ہو جاتا ہے)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "بدترین سود آدمی کا اپنے مسلمان بھائی کی آبرو ریزی کرنا ہے۔"

عمر بن قیس کہتے ہیں "آدمی جب کسی جانور پر سوار ہوتا ہے تو وہ جانور کہتا ہے کہ یا اللہ! اس سوار کو میرے اوپر شفیق و رحیم بنا' پھر اگر وہ اس کو ستاتا ہے تو وہ جانور کہتا ہے "اللہ اور رسول ﷺ کے نافرمان پر اللہ کی لعنت۔"

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم کسی سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چل رہے تھے' ہمارے ساتھ ایک انصاری عورت ایک اُونٹ پر سوار تھی' اُونٹ نے بدکنا شروع کیا تو اس عورت نے اس پر لعنت کی۔ آپ ﷺ نے اس کے لعنت کرنے کو سن لیا اور ارشاد فرمایا "اس پر جو کچھ لدا ہوا ہے اتار لو اور اسے یوں ہی چھوڑ دو کیوں کہ وہ ملعون ہے۔" راوی کہتے ہیں کہ گویا اس وقت میری آنکھوں میں وہ نقشہ گھوم رہا ہے کہ وہ عورت پیدل چل رہی تھی اور اس کی جانب کوئی دیکھ بھی نہیں رہا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(البتہ قرآن وسنت سے یہ بات ثابت ہے کہ غیر معین وغیر مشخص طور پر لعنت کرنا جائز اور درست ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے' جھوٹوں پر اللہ کی لعنت یا ظالموں پر اللہ کی لعنت۔ اسی طرح حدیث میں بھی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''سود کھانے' کھلانے اور جھوٹی گواہی دینے والے پر اللہ کی لعنت۔'' اسی طرح نوحہ کرنے والوں پر' ننگے سر پھرنے والیوں پر' اور بے حیائی کرنے والیوں پر' والدین کو گالیاں دینے والوں پر' قومِ لوط کا عمل کرنے والوں پر آپ ﷺ نے (بحیثیت مجموعی) لعنت فرمائی ہے۔ زیرِ نظر کتاب میں اکثر گناہ ایسے ہیں کہ جن کے مرتکب پر اللہ کے رسول ﷺ نے لعنت فرمائی اور لعنت کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری۔ اب اندازہ کیجئے کہ یہ سخت ترین بددعا وہ بھی بہ زبان نبوت ﷺ! کیا ٹھکانہ ہے ایسے شخص کی نامرادی و ناکامی کا' اللہ سبحانہ تعالیٰ ہم کو ان اعمالِ قبیحہ اور افعالِ رذیلہ سے پاک فرمائیں اور ہماری ہمارے والدین کی مغفرت فرمائیں۔ آمین)

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بددعا بھی لعنت سے قریب تر ہے جیسے کسی کا کہنا کہ ''اس کا جسم صحیح نہ رہے۔'' یا ''اللہ اسے برباد کرے'' وغیرہ جیسے الفاظ کو زبان سے ادا کرنے سے بھی مسلمانوں کو اپنے آپ کو بچانا چاہئے۔

❋❋❋

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعدہ خلافی کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا﴾ (سورۂ بنی اسرائیل:۳۴)

ترجمہ: ''اور وعدے پورے کیا کرو۔ بیشک وعدوں کے بارے میں بھی باز پرس ہو گی۔''

زجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''ہر وہ چیز جس کا اللہ نے حکم دیا' یا اس سے روکا ہے وہ سب عہد میں داخل ہے۔''

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ﴾ (سورۂ مائدہ:۱)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! وعدے پورے کیا کرو۔''

ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ تمام معاہدے اس میں داخل ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے ذریعہ اس اُمت سے کئے ہیں کہ حرام وحلال اور اوامر ونواہی کے بارے میں وہ اللہ کی اطاعت کریں گے۔ وغیرہ' واللہ اعلم۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقضِ عہد کو نفاق کی علامت قرار دیا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ''تمام نقضِ عہد کرنے والے قیامت کے دن (اس حال میں آئیں گے) کہ ان کے ہاتھوں میں ایک ایک جھنڈا ہوگا اور کہا جائے گا کہ اس فلاں ابن فلاں کو دھوکہ دیا تھا۔

***

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

غیب کی خبریں بتلانے والے کاہن اور نجومی کی تصدیق کرنا

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا۝﴾ (سورۂ بنی اسرائیل:۳۶)

ترجمہ: ''اور اس بات کے پیچھے نہ پڑا کرو جس کا تمہیں علم ہی نہ ہو' کیوں کہ کان اور آنکھ اور دل ہر ایک سے پرسش ہوگی۔''

کلبی رحمہ اللہ کہتے ہیں' مطلب یہ ہے کہ جو بات تجھے نہیں معلوم وہ مت کہہ۔ قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جو بات تم نے سنی نہیں اس کے بارے میں یہ مت کہو کہ میں نے خود سنا ہے۔ اسی طرح جو بات تم نے دیکھی نہیں اس کے بارے میں یہ مت کہو کہ میں نے خود دیکھا ہے' اور جو بات تم نہیں جانتے اس کو جاننے کا دعویٰ مت کرو۔

والبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''کان' آنکھ اور دل کے بارے میں پوچھے جانے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا استعمال کے بارے میں سوال ہوگا کہ کہاں کہاں کیا کیا؟ جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آنکھ نامحرمات کے دیکھنے سے اور کان کو ان کی آوازیں سننے سے اور دل کو ناجائز ارادہ کرنے سے باز رکھنا بہت ضروری ہے۔'' واللہ اعلم۔

﴿عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ اَحَدًا۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ۝﴾ (سورۂ جن:۲۶۔۲۷)

ترجمہ: ''وہ غیب کا جاننے والا ہے تو وہ اس کا کسی پر اظہار نہیں کرتا البتہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے (اس پر غیب ظاہر کر دیتا ہے)۔''

ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی تنہا غیب کا جاننے والا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں' لہٰذا کوئی ایسی بات جس کو اس نے ظاہر نہیں کیا' بندوں میں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی اس سے واقف نہیں ہو سکتا۔ البتہ اپنے رسولوں میں سے جس کو وہ چاہتا ہے بعض غیب کی خبریں بھی بتا دیتا ہے' اس سے یہ بات بھی معلوم ہو گئی کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ ستاروں یا منجم سے غیب کی باتیں معلوم ہو سکتی ہیں تو وہ کافر ہو جائے گا۔ واللہ اعلم۔

حدیث میں ہے کہ "جو شخص کسی کاہن یا نجومی کے پاس جائے اور اس کی تصدیق بھی کر دے تو اس نے اس چیز سے انکار کر دیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔" یعنی قرآن۔

زید رضی اللہ عنہ بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے دوران نمازِ صبح پڑھائی' پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا "جانتے ہو تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟" ہم نے عرض کیا: "اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔" ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' میرے بندے ایمان بھی لائے اور کفر بھی کیا۔" (اس کی تفصیل یہ ہے کہ جس نے یہ کہا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی تو وہ میرے اوپر ایمان لایا اور نجوم کا انکار کر دیا' اور جس نے یہ کہا کہ فلاں ستارے کے ڈوبنے اور فلاں کے نکلنے سے بارش ہو گئی تو اس نے میرا انکار کیا اور ستاروں پر ایمان لے آیا۔)

علماء فرماتے ہیں کہ جس شخص نے یہ کہا کہ فلاں ستارے کے نکلنے کی وجہ سے بارش ہوئی تو اگر اس لفظ کے کہنے والے کے ذہن میں یہ عقیدہ ہے کہ ستارہ موجدِ افعال ہوتا ہے اور بارش کا نزول اس کے فعل سے صادر ہوتا ہے تب تو بلا شک و بلا اختلاف کافر ہے۔ اور اگر عقیدہ تو نہیں' البتہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ بارش کی علامت ہے یا فلاں ستارہ کا ظہور یا غروب اس بات کی علامت ہے کہ بارش ہو گی وہ کافر نہیں ہو گا۔"

مگر اس میں اختلاف ہے کہ اس قسم کے کلمات کہنا چاہئیں یا نہیں۔ صحیح یہی ہے کہ ان کا استعمال مکروہ ہے۔

صحیح مسلم میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص کسی کاہن یا نجومی کی بات کی تصدیق کرے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔"

ایک حدیث میں ہے کہ "ملائکہ بادلوں کے پاس آ کر باہم گفتگو کرتے ہیں کہ آج اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلے کئے ہیں تو شیطان اس کے سننے کے لئے بادلوں کی طرف چڑھتا ہے اور اس میں ایک آدھ بات سن کر نجومی کو بتا دیتا ہے پھر وہ اس میں سینکڑوں جھوٹ اپنی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

طرف سے ملا کر لوگوں کو بتلاتے ہیں۔" (اس سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں۔)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ کاہن ساحر ہے اور ساحر کافر ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے عقائد و اعمال کی حفاظت و عصمت فرمائے۔ آمین۔

***

فتنوں کی آمد

عن اسامة بن زيد قال اشرف النبی ﷺ علی اطم من اطام المدينة فقال هل ترون ما اری فقالوا لا" قال فانی لاری الفتن تقع خلال بيوتكم كوقع المطر۔

(مشكوة شريف كتاب الفتن الفصل الاول)

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ مدینہ کی پہاڑیوں میں ایک پہاڑی پر چڑھے اور فرمایا کیا تمہیں بھی دکھائی دے رہا ہے جو میں دیکھ رہا ہوں؟ لوگوں نے کہا نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا مجھے نظر آ رہا ہے کہ تمہارے گھروں میں فتنے اس طرح سے برس رہے ہیں جیسے مینہ برستا ہے۔

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شوہر کی نافرمانی کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا﴾ (سورۂ نساء: ۳۴)

ترجمہ: ''اور جن عورتوں کی نافرمانی کرنے کا ڈر ہو تو اوّل مرتبہ انہیں سمجھا دیا کرو اور پھر ان کے ساتھ صحبت داری کرنا ترک کر دو اور اگر پھر بھی نہ سمجھیں تو انہیں مارو' پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو تم بھی ان میں کوئی عیب نہ ڈھونڈو۔''

واحدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نشوز سے مراد یہاں شوہر کی نافرمانی ہے لہٰذا جو عورت اپنے شوہر کی نافرمانی کرے تو اس نافرمانی کو دور کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو قرآن و حدیث کے ذریعہ اپنے ان حقوق سے آگاہ کریں جو اللہ نے اس پر رکھے ہیں' پھر بھی اگر وہ نہ مانے تو پھر اسے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تفسیر کی ہے کہ اس سے کلام ترک دیں اور سوتے وقت اس کی جانب پیٹھ کر کے لیٹنے کے ذریعہ اپنی ناراضگی اور خفگی کا اظہار کریں کہ شاید وہ نافرمانی ترک کر دے' لیکن اس کی نافرمانی اور ہٹ دھرمی کا یہی حال رہے تو جائز ہے کہ اس کی پٹائی کریں' مگر وہ پٹائی ایسی نہ ہو کہ زخم آ جائے یا اور کوئی نقصان پہنچے بلکہ تادیبا معمولی پٹائی کر سکتا ہے' پھر اگر وہ باز آ جائے اور اطاعت کرنے لگے تو خواہ مخواہ جذبہ انتقام کی وجہ سے اس میں عیوب اور بیماری تلاش کر کے پریشان کرنے اور اسے بے سہارا کر کے چھوڑ دینے کی کوشش ہرگز نہ کریں بلکہ درگذر اور شفقت کا معاملہ کریں۔

صحیحین میں ہے کہ ''اگر کوئی عورت اس کے شوہر کے بلانے کے باوجود نہیں آئی اور تنہا سو گئی تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''تین آدمیوں کی اللہ تعالیٰ نہ نماز قبول کرتے ہیں اور ان کی کوئی نیکی (قبولیت کے لئے) آسمانوں پر اٹھائی جاتی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① بھاگا ہوا غلام جب تک کہ وہ واپس اپنے آقا کے پاس نہ پہنچ جائے۔

② وہ عورت جس کا شوہر (کسی معقول وجہ سے اُس سے ناراض ہو جب تک کہ وہ اپنے شوہر کو خوش نہ کرے)۔

③ شرابی جب تک کہ اس کا نشہ نہ اتر جائے۔

ایک حدیث میں ہے کہ "کسی ایسی عورت کو جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے جائز نہیں کہ اپنے شوہر کی موجودگی میں بغیر اس کی اجازت کے (نفل) روزہ رکھے۔"

نیز حدیث میں ہے کہ "اگر میں کسی کو کسی کے سامنے سجدہ کرنے کی اجازت دیتا تو عورت سے کہتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔"

ایک حدیث میں ہے کہ "جب کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے (اس کی اجازت کے بغیر) نکلتی ہے تو اس کے لوٹنے تک فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں۔"

ایک حدیث میں ہے کہ "جس عورت کا شوہر اس کی موت کے وقت اس سے راضی ہو وہ جنتی ہے۔"

چنانچہ عورت پر لازم ہے کہ وہ ہر وقت اپنے شوہر کی مرضیات کا اتباع کرے' اور اس کی ناراضگی والے اعمال و اقوال سے اپنی حفاظت کرے' اور حیاداری' نگاہوں کی حفاظت' اطاعت و فرمانبرداری' بات کرتے وقت خاموش رہنا اور غور سے سننا' باہر جاتے وقت اسے رخصت کرنا' اس کی موجودگی میں صاف ستھرے رہنا اور اپنے آپ کو (حسب حیثیت) شوہر کی خاطر خوشبو اور دوسری طرح کی زینت سے مزین کرنا اور اس کے غیاب میں ان چیزوں سے کلیتاً اجتناب برتنا' اور اس کے رشتہ داروں کا اکرام و اعزاز کرنا وغیرہ اُمور پر مداومت و ہمیشگی اختیار کرے' نیز یہ بھی ضروری ہے کہ جب شوہر اس کا ارادہ کرے تو اپنے آپ کو بخوشی و رغبت پیش کر دے' بشرطیکہ کوئی شرعی عذر مانع نہ ہو۔ (لیکن اس بات کا پورا خیال رہے کہ ان اُمور میں مشغول ہو کر اللہ و رسول کے احکام کی رعایت میں رکاوٹ نہ بنے' کیوں کہ مخلوق کی اطاعت وہاں جائز نہیں جہاں اللہ کی نافرمانی ہو رہی ہو)۔

اصمعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ ایک گاؤں میں گیا تو ایک نہایت خوبصورت عورت پر نظر پڑی اور اس کے شوہر سے بھی ملاقات ہوئی جو نہایت بدشکل تھا۔ میں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس عورت سے پوچھا کہ اس شخص کی ماتحتی (بیوی بننا) کو تم نے کیسے پسند کرلیا اور کس طرح نباہ ہوتا ہے؟ تو اس نے کہا' سن لے مسافر! میں سوچتی ہوں کہ ممکن ہے کہ اس بندہ کا اللہ تعالیٰ سے بہترین تعلق ہو اور میرا تعلق اللہ تعالیٰ سے اس جیسا نہ ہو' اس لئے اللہ نے اس کی اطاعت کی بدولت مجھے اس کا دنیوی اجر بنا دیا ہو اور اس کو میری سیئات کا دنیوی انجام بنا دیا ہو۔

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "اے عورتو! اگر تمہیں معلوم ہو جاتا کہ شوہروں کا تمہارے اوپر کیا حق ہے تو تم اپنے گالوں سے شوہروں کے پیروں کی گرد پونچھتیں۔"

ایک حدیث میں ہے کہ "اپنے شوہر کی فرمانبردار بیوی کیلئے ہواؤں میں پرندے' سمندروں میں مچھلیاں' آسمانوں میں فرشتے (حتیٰ کہ) سورج اور چاند مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ اور جو کوئی عورت اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی ہے تو اس پر اللہ کی' فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہوتی ہے۔ اور جس کسی عورت نے (تکلیف پہنچا کر) اپنے شوہر کے چہرے کو ترش و تند بنایا تو وہ اللہ کے غضب میں رہتی ہے جب تک کہ اس کو خوش نہ کرے' یا راضی نہ کرے۔ اور جو کوئی عورت بغیر اجازت شوہر کے گھر سے باہر گئی تو جب تک وہ لوٹ نہیں آتی فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔"

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ عورت کی خیر (اور اس کی خوابی) کیا ہے؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا "یہ کہ نہ وہ کسی (غیر) مرد کو دیکھے اور نہ کسی غیر مرد کی نگاہ اس پر پڑے۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "مسلمانو! تمہیں شرم نہیں ہے' تمہیں غیرت نہیں ہے۔ تم لوگ کس طرح اپنی بیویوں کو آزاد چھوڑ دیتے ہو کہ وہ باہر پھرا کریں اور لوگوں کی نظریں ان پر پڑیں۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "ایک مرتبہ میں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر گئے' دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلک بلک کر رو رہے ہیں۔ میں نے کہا "میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "علی! شب معراج میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دیکھا تھا کہ میری اُمت کی عورتوں کو مختلف طریقوں سے عذاب ہو رہا ہے' جب کبھی وہ نقشہ آنکھوں میں پھر جاتا ہے تو مجھے رونا آ جاتا ہے۔ میں نے اس وقت دیکھا تھا کہ ایک عورت دوزخ میں اپنے بالوں سے لٹکی ہوئی ہے اور اس کا دماغ کھول رہا ہے' اور ایک کو دیکھا کہ اپنی زبان سے لٹکی ہوئی ہے اور اس کے حلق میں دوزخیوں کا لہو ڈالا جا رہا ہے۔ اور ایک عورت کو دیکھا کہ اس کے پیر پستانوں سے اور ہاتھ پیشانی سے کس دیئے گئے ہیں۔ اور ایک عورت کو دیکھا کہ وہ پستانوں سے لٹک رہی ہے۔ ایک عورت کو دیکھا کہ اس کا سر خنزیر کا سا ہے اور بدن گدھے کا سا ہے۔ اس پر ایک لاکھ طرح کا عذاب ہو رہا ہے۔ ایک عورت کو دیکھا کہ کتے کی شکل میں ہے اور آگ اس کے منہ داخل ہو کر پاخانہ کے مقام سے نکل رہی ہے اور فرشتے آگ کی سلاخ اس کے سر پر مار رہے ہیں۔"

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اٹھیں اور انہوں نے فرمایا "یا رسول اللہ! ان عورتوں کے وہ اعمال کیا تھے جن کی وجہ سے اس (دردناک عذاب) کی شکار ہوئیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا "بیٹی! پہلی عورت اپنے بال مردوں سے نہیں چھپاتی تھی' اور دوسری عورت کا گناہ یہ ہے کہ وہ بدزبانی اور بدکلامی کے ذریعہ اپنے شوہر کو ستاتی رہتی تھی' تیسری عورت اپنے شوہر کے بستر کی حفاظت نہیں کرتی تھی (یعنی کسی اور کو بھی اپنے ساتھ سلاتی تھی) اور چوتھی عورت حیض و نفاس وغیرہ کے بعد اپنے بدن کو پاک وصاف نہیں رکھتی تھی اور نماز کا مذاق اڑاتی تھی' پانچویں عورت کا عمل یہ تھا کہ وہ چغل خوری کیا کرتی اور جھوٹ بولا کرتی تھی' اور چھٹی عورت کا جرم یہ تھا کہ وہ احسان جتاتی اور لوگوں سے حسد کیا کرتی تھی۔"

"اور اے بیٹی! (یاد رکھ) اپنے شوہر کی نافرمانی کا بدترین ٹھکانہ ہے۔"

واضح رہے کہ جس طرح شوہر کے حقوق بیوی کے اوپر ہیں اور اس کے ذمہ لازم ہے وہ کہ اپنے شوہر کی خدمت ورضا جوئی میں لگی رہے' اسی طرح شوہر کے اوپر بھی بیوی کے حقوق (شریعتِ اسلامیہ نے) عائد کیے ہیں کہ اس کے کھانے' کپڑے اور اس کے ساتھ حسن معاملت' تلطف وشفقت کا خیال رکھے اور اس کی جانب سے جو کچھ ناموافق وخلافِ مزاج پیش آئے اسے برداشت کر لے اور (مرد ہونے کے ناطے) درگزر کر دے' چنانچہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ (سورۂ نساء:۱۹)

ترجمہ: ''یعنی ان کے ساتھ اچھا معاملہ رکھو۔''

حدیث میں ہے ''تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ بہتر (سلوک رکھنے والا) ہو۔''

ایک جگہ ارشاد ہے کہ جو کوئی مرد اپنی عورت کی بد زبانی و بد خلقی پر صبر کرے' اللہ تعالیٰ اس کو حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر کے بقدر اجر عطا فرمائیں گے' اور جو عورت اپنے شوہر کی زیادتیوں پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو حضرت آسیہؓ کے صبر کے بقدر اجر عطا فرمائیں گے۔

اور آپ ﷺ اپنے اہل و عیال سے نہایت نرمی و لطف کا معاملہ فرمایا کرتے تھے۔

حکایت

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب کے پاس ایک شخص اپنی بیوی کی نافرمانی کی شکایت کرنے کے لئے آیا' ان کے دروازہ پر پہنچا تو ان کی بیوی کی آواز سنی کہ وہ ان سے جھگڑ رہی اور تلخ کلامی کر رہی تھیں لیکن حضرت عُمر رضی اللہ عنہ خاموش سن رہے تھے جواب نہیں دیتے تھے' وہ شخص یہ سوچ کر واپس ہونے لگا کہ حضرت عُمر رضی اللہ عنہ کا باوجود اپنی صفت شدتِ غضب کے یہ حال اپنی اہلیہ کے ساتھ ہے تو میری کیا حَیثیّت؟ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور آنے کی وجہ پوچھی' اس قِصّہ سنایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری بیوی میری کھانا تیار کرتی ہے' روٹی پکاتی ہے' کپڑے دھوتی ہے' میرے بچوں کو دودھ پلاتی ہے' حالانکہ یہ سب اُمور اس پر لازم نہیں لیکن میری خاطر تحمل کرتی ہے اور میرا قلب اس کی وجہ سے حرام سے محفوظ ہے۔ تو کیوں نہ میں اس کی زبان درازی کے عیب کو برداشت کرلوں۔'' اس نے کہا کہ میری بیوی کا بھی یہی حال ہے' فرمایا ''تو بھی تحمل کر لے میرے بھائی! یہ مختصر سی زندگی کی بات ہے۔''

❋❋❋

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نوحہ کرنا

صحیح بخاری میں ہے کہ ”جو شخص چہروں پر طمانچے مارے‘ کپڑے پھاڑے اور جاہلانہ کوسنا کوسے وہ ہم نے سے نہیں ہے۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صالقہ‘ حالقہ اور شاقہ سے بَری ہیں۔

صالقہ: بلند آواز سے رونے والی۔

حالقہ: مُصیبت کے وقت سر منڈانے یا بال نوچنے والی۔

شاقہ: مصیبت کے وقت کپڑے پھاڑنے والی‘ اور یہ سب کام باتفاق عُلماء حرام ہیں۔

اُم عطیہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ہم سے بَیعت میں عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی اور سُننے والی دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ ”مجھے دو گندی اور احمق آوازوں (کے سُننے) سے روکا گیا ہے‘ ایک تو مزامیر اور گانے بجانے کے وقت کی آواز‘ دوسری مُصیبت کے وقت طمانچے مارنے اور نوحہ کرتے ہوئے چیخنے چلانے کی آواز۔“

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو آوازیں ملعون ہیں‘ ایک موسیقی کی آواز اور دوسری نوحہ کی آواز۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ایک مکان سے نوحہ کی آواز سنی‘ آپؓ چند ساتھیوں کے ساتھ اس میں داخل ہوئے اور عورتوں کو ہٹاتے ہوئے نوحہ خواں کے پاس گئے اور اس قدر مارا کہ اس کا کپڑا جو اوڑھ رکھا تھا گر پڑا۔ پھر فرمایا کہ نوحہ کرنے والی کو مارنا درست ہے (اور ان لوگوں کو خطاب کرکے فرمایا کہ) اس کا رونا تُمہارے غم میں شرکت کے لئے نہیں بلکہ تم سے فیس وصول کرنے کیلئے ہے۔ اور اس کی پٹائی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے بھی درست ہے کہ یہ تمہارے مُردوں کو ایذا پہنچارہی ہے اور زندوں کی تکلیف بڑھا رہی ہے اور تم لوگوں کو صبر کرنے سے روک رہی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم فرمایا ہے' اور تمہیں جزع و فزع کی ترغیب دے رہی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے روکا ہے۔

صحیحین میں ہے کہ "لوگوں کے نوحہ کرنے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔"

اس حدیث کی تشریح میں علماء نے بہت کچھ کلام کیا ہے اور کہا ہے کہ اسے ظاہر پر محمول نہیں کیا جا سکتا' بلکہ اس کی تاویل کی جائے گی۔ چنانچہ مختلف تاویلات کی گئی ہیں جن میں اظہر اور واضح یہ ہے کہ اگر میت نے نوحہ کی وصیت کی تھی تو اس کو بھی عذاب ہوگا ورنہ نہیں۔ واللہ اعلم۔

واضح رہے کہ نوحہ اور نیاحت کے معنی ہیں میت کے محاسن اور خوبیاں ذکر کر کے بلند آواز سے رونا اور یہ اسلام میں جائز نہیں ہے۔ البتہ محض رونا اس طرح کہ بلا ارادہ آواز بلند نہ کی جائے اور رونے کے درمیان میت کے محاسن کا تذکرہ کیا جائے تو حرام نہیں ہے۔

صحیحین میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو رسول اللہ ﷺ رو پڑے اور آپ ﷺ کا رونا دیکھ کر اور ساتھی بھی رونے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "کیا تم لوگوں نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ دل کے غم اور آنکھ کے آنسوؤں پر عذاب نہیں دیتا بلکہ اس (زبان) کی وجہ سے عذاب دیتا ہے یا رحم فرماتا ہے۔" (یعنی زبان سے گلہ و شکوہ کرنے' یا نوحہ کرنے کی بنا پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوں گے اور سزا دیں گے۔ اسی طرح اس زبان کو بند رکھنے یا رضا بالقدر کے ساتھ کھولنے پر خوش ہوں گے اور رحم فرمائیں گے)۔

عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب فرماتے ہیں کہ جب ملک الموت کسی کی روح قبض کرتے ہیں تو اس گھر کے دروازہ پر ٹھہر جاتے ہیں اور جب دیکھتے ہیں کہ کوئی چلا رہا ہے اور کوئی بال نوچ رہا ہے' اور کوئی کپڑے پھاڑ رہا ہے تو وہ کہنے لگتے ہیں' اللہ کی قسم! میں نہ کسی کی عمر گھٹا سکتا ہوں اور نہ کسی کا رزق روک سکتا ہوں' اور نہ کسی پر ذرہ برابر ظلم کر سکتا ہوں۔ اب اگر تمہاری یہ شکایت مجھ سے ہے تو اللہ کی قسم! میں اللہ کی طرف سے مامور ہوں' اس لئے بے قصور ہوں' اور اگر میت سے ہے تو وہ بیچارہ (خواہ مخواہ) مقہور ہے' اور اگر اللہ تعالیٰ سے ہے تو اس شکایت کی وجہ سے تم سب کافر ہو گئے' اور میں تو اب آیا ہوں اور بار بار آؤں گا یہاں تک کہ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

گھر میں کوئی زندہ نہ بچے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کی قسم اگر میت کے گھر والے (اُس وقت) ملک الموت کو دیکھ لیں اور ان کے بات کرنے کو سن لیں تو میت کو بھول جائیں اور اپنے آپ پر رونے لگیں گے۔"

***

یہ کُتبہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی خلوت گاہ میں لگا ہوا تھا
① دنیا کے لئے اتنی محنت کر جتنا تجھے یہاں رہنا ہے۔
② آخرت کے لئے اتنی محنت کر جتنا تجھے وہاں رہنا ہے۔
③ اللہ کی رضا کے لئے اتنی کوشش کر جتنا تو اُس کا محتاج ہے۔
④ گناہ اتنا کر جتنا تجھ میں عذاب سہنے کی طاقت ہے۔
⑤ صرف اسی ذات سے مانگ جو کسی کا محتاج نہ ہو۔

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغاوت اور سرکشی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَٰئِكَ لَهُم عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝﴾ (سورۃ شوریٰ:۴۲)

ترجمہ: ''الزام تو صرف ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق زیادتی کرتے پھرتے ہیں' یہی ہیں جنہیں عذاب الیم ہوگا۔''

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قارون کو زمین میں اسی وجہ سے دھنسا دیا کہ اس نے اپنی قوم اور اپنے نبی کے ساتھ بغاوت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِن قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ﴾

ترجمہ: ''بیشک قارون موسیٰ کی قوم میں سے تھا' تو اس نے قوم پر زیادتی شروع کر دی اور ہم نے اس کو اس قدر خزانے دے رکھے تھے کہ اس کی کنجیاں ایک بڑی طاقتور جماعت بھی نہیں اٹھا سکتی تھی۔''

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قارون کی بغاوت کے سلسلے میں چند اقوال ہیں' پہلا قول یہ ہے کہ قارون نے ایک زانیہ کو آمادہ کیا کہ موسیٰ علیہ السلام کو اپنی ذات کے سلسلے میں متہم کرے' چنانچہ ایسا کیا لیکن جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس سے حلف لینا چاہا تو اس نے سارا قصّہ کہہ سنایا' یہ قول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ اس کی بغاوت یہ ہے کہ اس نے اللہ کی ذات عالی سے کفر و انکار کیا' یہ تفسیر ضحاک رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔

تیسرا قول کفر و سرکشی ہے' یہ قتادہ کا قول ہے۔

چوتھا قول عطاء خراسانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے کہ وہ (تکبّر سے) کپڑے لٹکائے رکھتا تھا۔ ماوردی کہتے ہیں (اس کی بغاوت یہ تھی) کہ چونکہ وہ فرعون کا خادم تھا اس کے ظلم اور ... پر بنی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اسرائیل پر ظلم وزیادتی میں لگا رہتا تھا۔

(ان اقوالِ متنوعہ میں بظاہر کوئی اختلاف نہیں' قارون جیسے سرکش میں ان سب امور کا موجود ہونا بعید از امکان نہیں بلکہ قرین قیاس ہے' اور بلاشبہ ان میں سے ہر ایک فعل ایسا ہے جس پر بغاوت کا اطلاق ہوسکتا ہے۔ بہرحال سرکشی کا مزاج بڑا خطرناک اور ہلاکت خیز ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب میں عاجزی اور تواضع پیدا کرے' اطاعت وفرمانبرداری والا مزاج ہمیں نصیب فرمائے۔ آمین)

***

لگا رہ اسی میں جو ہے اختیاری
نہ پڑ امر غیر اختیاری کے پیچھے
عبادت کئے جا مزہ گو نہ آئے
نہ آدھی کو بھی چھوڑ ساری کے پیچھے

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمزوروں پر زیادتی کرنا

روایات میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے تشریف لے جانے سے قبل آخری بیماری میں نمازوں کے اہتمام اور غلاموں پر احسان کی وصیت (کثرت سے) فرماتے رہتے تھے۔ یوں کہتے "اللہ اللہ نماز اور تمہارے ماتحت" (یعنی اللہ سے ڈرو اور نماز کو وقت پر اور ہر حال میں ادا کرنے کا اہتمام کرو' اور اپنے ماتحتوں دست نگروں (نوکروں' غلاموں' باندیوں) کا خاص خیال رکھو ان پر ظلم و زیادتی نہ ہونے پائے)۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ اپنے غلام کو کوڑے مار رہا تھا' پیچھے سے آواز آئی' اے ابن مسعود! بے شک اللہ تعالیٰ کو تیرے اوپر اس سے زیادہ قوت ہے' جتنی تجھ کو اس غلام پر ہے۔ (میں نے پلٹ کر دیکھا تو آپ ﷺ تھے) رسول اللہ ﷺ کی ہیبت سے میرے ہاتھ سے کوڑا چھوٹ کر گر گیا اور میں نے کہا "یا رسول اللہ! اب سے ہرگز نہیں ماروں گا اور اس غلام کو خدا کو راضی کرنے کی خاطر آزاد کئے دیتا ہوں۔" آپ ﷺ نے فرمایا "اگر تم ایسا نہ کرتے تو قیامت کے دن آگ تمہیں لپیٹ لیتی۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس شخص نے اس دنیا میں کسی کو ظلماً ایک کوڑا مارا تو قیامت کے دن اس کا قصاص لیا جائے گا۔"

نیز آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ "یا رسول اللہ! ہم خادم کو کتنی مرتبہ معاف کر دیں؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "دن میں ستر مرتبہ۔"

ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں مسواک تھی۔ آپ ﷺ نے خادم کو (کسی کام سے) سے بلایا' اس نے ٹال مٹول کی آپ ﷺ نے فرمایا "اگر قیامت کے دن قصاص کا اندیشہ نہ ہوتا تو مسواک سے تیری پٹائی کرتا۔"

وفات سے پہلے آپ ﷺ لوگوں سے فرمایا کرتے تھے۔ "اللہ سے ڈرو' نمازوں کا اہتمام کرو اپنے ماتحتوں پر شفقت کرو' جو تم کھاتے ہو انہیں کھلاؤ' جو تم پہنتے ہو اسی میں سے انہیں بھی پہناؤ اور طاقت سے زیادہ کام کا بوجھ ان پر نہ ڈالو اور اگر کوئی کام ایسا ہو [illegible] تو تم بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس میں شریک ہو کر ان کی مدد کرو۔ اللہ کی مخلوق کو عذاب مت دو۔ (یہ سوچو کہ) آج تم ان کے مالک ہو (اللہ چاہے تو یہ بھی ہو سکتا ہے) کل وہ تمہارے مالک ہو جائیں۔"

کچھ لوگ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اس وقت وہ مدائن کے امیر تھے' ان لوگوں نے دیکھا کہ وہ اپنے گھر کا آٹا گوندھ رہے ہیں' عرض کیا کہ حضرت کوئی نوکرانی نہیں ہے کہ آٹا گوندھ دیتی' فرمایا کہ اس کو ایک دوسرے کام کے لئے بھیجا ہے' مجھے اچھا نہیں لگا کہ سب کام اسی سے کرائے جائیں۔

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑوسی کو تکلیف پہنچانا

صحیحین میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" اللہ کی قسم وہ مومن نہیں' اللہ کی قسم وہ مومن نہیں۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کون شخص یا رسول اللہ؟" فرمایا" جس کی اذیت سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں۔"

ایک روایت میں ہے کہ" جس کے پڑوسی اس کی ایذا رسانی سے محفوظ نہ ہوں وہ جنّت میں داخل نہیں ہوگا۔"

رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ فرمایا تین خصلتیں (سب سے بڑے گناہ ہیں۔)

① اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا' حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا۔

② اولاد کو روزی کے خوف سے قتل کر دینا۔

③ پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا۔

ایک حدیث میں ہے کہ" جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے (اس پر لازم ہے کہ) اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔

پڑوسی تین طرح کے ہیں اور تینوں کے حقوق کی کچھ تفصیل درج ذیل ہے:

اگر پڑوسی مسلمان ہو اور رشتہ دار بھی تو اس کے تین حق ہیں' پڑوسی ہونے کا' مسلمان ہونے کا اور رشتہ داری کا۔ اگر پڑوسی مسلمان ہے مگر کوئی رشتہ داری نہیں تو اس کے دو حق ہیں' مسلمان ہونے کا اور پڑوسی ہونے کا۔ اور اگر پڑوسی غیر مسلم ہے تو اس کا حق صرف ایک ہے' یعنی پڑوسی ہونے کا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک یہودی پڑوسی تھا' جب آپ کے گھر بکری ذبح ہوتی تو فرماتے ہمارے یہودی پڑوسی کے پاس اس میں سے کچھ بھجوا دو۔

ایک روایت میں ہے کہ" غریب پڑوسی اپنے مالدار پڑوسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے فریاد کرے گا اور یہ کہے گا کہ اے میرے ربّ! اس سے پوچھئے کہ یہ اپنی چیزیں مجھ سے کیوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں دیتا تھا اور اپنا دروازہ مجھ پر کیوں بند رکھتا تھا؟"

پڑوسی کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کی جانب سے پہنچنے والی تکالیف کو برداشت کر لے' کیوں کہ یہ بھی منجملہ دیگر احسانات کے ایک احسان ہی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ "ایک شخص نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ "یا رسول اللہ! مجھے ایسے عمل بتلایئے کہ اگر میں اس کا اہتمام کروں تو جنّت میں داخل ہو جاؤں۔" ارشاد فرمایا "تو محسن بن جانا" اس نے عرض کیا کہ یہ کیسے معلوم ہو کہ میں محسن ہوں یا نہیں؟ فرمایا کہ "اپنے پڑوسی سے پوچھ لے' اگر وہ تجھے محسن کہے تو تو محسن ہے' اور اگر وہ تجھے بُرا کہے تو تو بُرا ہے۔"

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ "جبرائیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے بارے میں بار بار تاکید اور وصیّت فرماتے رہتے تھے' یہاں تک کہ مجھے خیال ہو کہ شاید وہ پڑوسی کو مُستحق وراثت بھی قرار دے دیں گے۔"

ایک عورت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ وہ شب بیدار اور روزہ دار ہے لیکن پڑوسی کو اپنی زبان سے تکلیف پہنچاتی ہے' اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا "اس میں کوئی خیر نہیں وہ جہنمی ہے۔"

حکایت

سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ (مشہور بزرگ ہیں) ان کا ایک مجوسی (آتش پرست) پڑوسی تھا' اس پڑوسی کے بیت الخلاء سے (جو غالباً حضرت کے کمرہ سے مُتصل تھا) نالی ٹوٹ کر دیوار میں سے حضرت کے کمرہ میں غلاظت گرنے لگی' حضرت نے ایک گڑھا کھود دیا' وہ غلاظت دن بھر اس میں جمع ہوتی رہتی اور اس کی تکلیف سے اہل خانہ کو بڑی زحمت ہوتی تو حضرت وہ جمع شدہ غلاظت اٹھا کر اندھیرے میں باہر پھینک آتے کہ کسی کو پتہ نہ چلے۔ ایک عرصہ اسی طرح گذرا' جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو اپنے اس مجوسی پڑوسی کو بلوایا اور فرمایا کہ اس کمرہ میں جا کر دیکھو کیا تماشہ ہے؟ اس نے دیکھا اور حیرت سے کہا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ آپ نے فرمایا ایک زمانہ سے یہ سلسلہ چل رہا ہے اور میں روزانہ رات میں یہ ساری گندگی لے جا کر پھینکتا رہا' اب مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میرے بعد کہیں میرے گھر والے پڑوسی کی طرف سے تکلیف کو برداشت نہ کر سکیں اور کوئی قابل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقدام نہ کر دیں‘ اس لئے تمہارے علم میں لے آتا ہوں تا کہ تم اس کا کوئی معقول بندوبست کرلو۔ اتنا سُننا تھا کہ اس مجوسی کے حیرت سے ہوش اُڑ گئے اور اس نے نہایت لجاجت سے عرض کیا کہ حضرت! جس مذہب نے اتنے اونچے اخلاق سکھائے ہوں اس مذہب سے وابستہ نہ ہونا بڑی محروی و بدقسمتی کی بات ہوگی‘ ہاتھ بڑھایئے اور مجھے مشرف باسلام کیجئے۔ وہ مسلمان ہوگیا اور حضرت سہل بن عبداللہ تستری ﷫ وفات پا گئے۔ علیہ الرحمۃ والرضوان۔

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کو تکلیف دینا اور برا بھلا کہنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴾ (سورۂ احزاب:۵۸)

ترجمہ: ''اور جو لوگ ایمان والے مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو بدون اس کے کہ انہوں نے کچھ کیا ہو' ایذا پہنچاتے ہیں' تو وہ لوگ بہتان اور صریح گناہ کا بار لیتے ہیں۔''

حدیث میں ہے کہ ''لوگوں کے عیوب و نقائص کی وجہ سے (حقارتاً) انہیں الگ کر دینے (اور انہیں بنظر حقارت دیکھنے) والا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بدتر آدمی ہے۔''

ایک حدیث میں ہے کہ مسلمان پر مسلمان کی جان و مال اور آبرو کو (نقصان پہنچانا) حرام ہے۔''

دوسری حدیث میں ہے ''مومن کو گالی دینا فسق اور اس کا قتل کرنا کفر ہے۔''

نیز ایک جگہ ارشاد ہے ''اپنے مُردوں کی خوبیاں تو بیان کرو' لیکن ان کی برائیوں کے تذکرہ سے بچو۔'' (یہاں یہ بات یاد رہے کہ اگر اس کے ذکر میں دوسروں کے لئے عبرت و موعظت ہو اور اس کی وہ برائی بھی علانیہ رہی ہو تو عبرتاً اس کا تذکرہ اس ممانعت میں داخل نہیں۔ اسی طرح وہ اہل علم اور اہل قلم یا اہل سیاست جنہوں نے بالقصد یا بلاقصد قومی یا ملی اور دینی غلط راہ روی و بے اعتدالی اختیار کی ہے' اس سے اُمت کو مطلع کرنے اور ان کے مفاسد و مضرات سے بچانے کیلئے ان کا ذکر کرنا بھی اس ممانعت میں داخل نہیں' بلکہ اس کی اجازت ہے اور بعض حالات میں وجوب بھی کتاب و سنت و تعامل اسلاف سے ثابت ہے۔ والعلم عنداللہ العلیم۔

نیز آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''میں نے شب معراج میں ایک قوم کو دیکھا کہ ان کے تانبے کے ناخن ہیں اور وہ اپنے ناخنوں سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے ہیں۔ میں نے کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتلایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو آدمیوں کا گوشت کھاتے تھے (غیبتوں کے ذریعہ) اوران کی آبروریزی کرتے تھے۔

صحیح حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''شیطان جزیرۂ عرب میں اس بات سے مایوس ہوگیا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے گی' البتہ اسے ان کے درمیان پھوٹ ڈالنے اور منافرت پیدا کرنے کی توقع اور امید اب بھی ہے۔''

ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''ملعون ہے وہ شخص جو کسی عورت کو اس کے شوہر سے بدگمان کردے' یا کسی غلام کو اس کے آقا سے جدا کردے۔''

اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے دو دوستوں کے درمیان منافرت پیدا کرنے اور لوگوں کی باتیں اِدھر اُدھر نقل کرکے فساد پھیلانے والوں کو اشر الناس قرار دیا ہے' یعنی بدترین آدمی۔ اور آپ ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ ''چغل خور جنّت میں داخل نہیں ہوگا۔''

(اس کے برخلاف مسلمانوں کے درمیان صُلح کرانے اور ان کے باہمی انتشار وافتراق کو دور کرنے کی کوشش میں لگنے کی بڑی بڑی فضیلتیں وارد ہیں۔ اس سے بڑھ کر اس کام کی اور کیا فضیلت ہوگی کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص دو آدمیوں کے درمیان صُلح کرانے کی کوشش کرے' اللہ پاک اس کے حالات کی بہتری اور اصلاح کا فیصلہ فرما دیتے ہیں اور اس سلسلہ میں وہ جتنی گفتگو کرتا ہے' ہر کلمہ کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا اجر دیا جاتا ہے' اور جب وہاں سے لوٹتا ہے تو اس کے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔'')

❋❋❋

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے نیک بندوں کو ستانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے ولی کو تکلیف پہنچائے میں اس کو اپنے ساتھ جنگ کے لئے آواز دیتا ہوں۔'' ایک روایت میں یوں ہے کہ ''جو میرے دوستوں کو تکلیف پہنچائے اس نے گویا مجھ سے مقابلہ کا ارادہ کیا ہے۔''

بعض روسائے مشرکین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ اگر نہتوں' غریبوں کو آپ اپنے پاس سے ہٹا دیں تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سُنیں' اس لئے کہ ہم لوگ ان نہتے لوگوں کے ساتھ نشست و برخاست کو پسند نہیں کرتے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی:

﴿وَ لَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ﴾

(سورۃ انعام:۵۲)

ترجمہ: ''اور ان لوگوں کو اپنے پاس سے جدا نہ کریں جو اپنے پروردگار کی رضا جوئی میں صبح و شام اس کو یاد کرتے رہتے ہیں۔''

جب یہ آیت نازل ہوئی تو ان مشرکین کے سرداروں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بات نہیں مانیں گے تو انہوں نے عرض کیا' ایسا کیا جائے کہ ایک دن یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کریں اور ایک دن ہم لوگ۔ ان کی اس تحریک کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَ لَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ (سورۃ کہف:۲۸)

ترجمہ: ''اور آپ اپنے آپ کو انہیں لوگوں سے قریب رکھئے جو اپنے پروردگار کی رضا جوئی میں صبح و شام اسے یاد کرتے رہتے ہیں' اور ان سے آنکھیں نہ پھیریئے کہ آپ دنیا کی زندگی کی آرائش کا پاس کرنے لگیں۔''

(جس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے نیک بندے اللہ کو بہت محبوب اور پسندیدہ ہیں' خواہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ظاہری اعتبار سے کتنے ہی خستہ احوال اور شکستہ اسباب ہوں' اللہ تعالیٰ کے یہاں مال و منال' حسن و جمال سے کسی کی بزرگی نہیں بڑھتی بلکہ آدمی اپنے تقویٰ وطہارت' خشیت و انابت جیسی صفات سے اولیاء اللہ میں شامل ہوتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ اس کے دوست و کار ساز ہو جاتے ہیں۔ ایسے بندوں کو تکلیف پہنچانا اور ان کی مخالفت کرنا اپنی بربادی کو دعوت دینا اور عاقبت کو تباہ کرنا ہے)۔

***

خودی جب تک رہی اس کو نہ پایا
جب اس کو ڈھونڈ پایا خود عدم تھے
تمہاری کیا حقیقت تھی میاں آہ
یہ سب امداد کے لطف و کرم تھے
(حضرت حکیم الامت ؒ)

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کپڑوں کا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ﴾

(سورۂ لقمان:۱۸)

ترجمہ: ”زمین پر اکڑ کر مت چل' بیشک اللہ تعالیٰ کسی اکڑنے والے متکبر کو پسند نہیں کرتا۔“

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”ٹخنوں کے نیچے کا جتنا حصّہ کپڑے سے ڈھکا ہوگا وہ جہنّم میں ڈالا جائے گا۔“

ایک حدیث میں ہے ”اللہ تعالیٰ اس بندے کی طرف (بہ عنایت) نظر بھی نہیں فرمائے گا جو اپنا کپڑا شان بگھارنے کیلئے (ٹخنے سے نیچے) لٹکاتا ہے۔“ (پیچھے حدیث گذر چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والے سے قیامت کے دن بات بھی نہیں کریں گے' الامان الحفیظ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”مومن کا لباس نصف پنڈلی تک ہونا چاہئے لیکن اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ ٹخنے تک نیچا کرلے اور اگر ٹخنوں سے بھی نیچا کیا تو پھر وہ جہنّم میں ہے۔“

یاد رکھئے کہ یہ حکم کرتا' پاجامہ' تہبند' چادر' جبہ سب ہی لباس کے لئے ہے' جو اوپر سے پہنے جاتے ہیں (اس لئے موزے اس حکم سے مستثنیٰ ہیں) ابوداوٗد میں ہے کہ ایک شخص ٹخنے سے نیچے کپڑے لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ جاوٗ وضو کرکے آوٗ (یعنی پھر سے نماز پڑھو) ایک شخص نے پوچھا ”یارسول اللہ! آپ نے کس وجہ سے وضو کرنے کے لئے فرمایا؟“ اس پر آپ ﷺ خاموش رہے (بعد میں) فرمایا ”وہ شخص ٹخنوں سے نیچے کپڑے لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا' اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی نماز قبول نہیں فرماتے جس کے کپڑے ٹخنوں سے نیچے ہوں۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اس زمانے میں لوگ عموماً اس مرض کے شکار ہیں' اچھے اچھے نمازی بھی اس کا اہتمام نہیں کرتے' بعض یہ کہتے ہیں کہ حدیث میں تکبّر کی شرط کے ساتھ منع کیا گیا ہے اور ہم تکبّر سے نہیں لٹکاتے۔ لیکن ذرا غور کرنے اور ٹھنڈے دل سے سوچنے کا مقام ہے کہ یہ کہنا بھی تکبّر ہی تو ہے ورنہ اگر تکبّر نہ ہوتا تو سنت نبوی ﷺ پر عمل کر لیتا' جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ایک شخص بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا تھا آپ ﷺ نے اسے منع کیا اور فرمایا کہ داہنے ہاتھ سے کھاؤ' اس نے کہا میں داہنے ہاتھ سے نہیں کھا سکتا' یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا "مامنعه الا الکبر" یعنی اس کو اس کے تکبّر نے میری اطاعت سے روک لیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے محبوب طریقہ سے بچنے کیلئے اس قسم کے حیلے کرنا اپنے چھپے ہوئے تکبّر ہی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ یہ تو اس وقت ہے جب کہ ٹخنے سے نیچے لباس لٹکانے کی ممانعت مشروط بہ تکبّر ہو' مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ وہ حدیث جس کو نسائی رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور امام احمد رحمہ اللہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مومن کا لباس اصل میں تو نصف ساق (پنڈلی) تک ہونا چاہئے لیکن کسی کا جی چاہے تو اور تھوڑا نیچے کر لینے میں کوئی حرج و گناہ نہیں ہے' لیکن ٹخنے اس کے اسبال کی حدِ آخر ہیں۔ اس کے نیچے پہنچے گا تو پھر وہ حصہ جہنم میں جائے گا' عام ہے' چاہے یہ لٹکانا تکبّر ہو' یا بلا تکبّر' البتہ "بطین" بڑے پیٹ والے اصحاب اپنے اس عذر کی وجہ سے مغرور ہوں گے۔" والعلم عند اللہ العلیم ولا حول ولا قوۃ باللہ العلی العظیم۔

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرد کا ریشم اور سونا استعمال کرنا

صحیحین میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص دنیا میں ریشم پہنے وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔" اور یہ قول آپ ﷺ کا عام ہے لشکریوں کے لئے بھی اور دیگر تمام لوگوں کے لئے بھی۔ ایک حدیث میں ہے "میری اُمت کے مردوں کیلئے سونا اور ریشم کا کپڑا حرام قرار دیا گیا ہے۔"

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع فرمایا ہے، ریشم اور دیباج کے کپڑوں کے پہننے اور ان پر بیٹھنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ چنانچہ جو شخص مردوں کیلئے ان کے استعمال کو حلال سمجھے وہ کافر ہے۔ اسی طرح مردوں کے لئے سونے کا استعمال بھی حرام ہے خواہ وہ انگوٹھی کی شکل میں ہو یا تلوار کی مٹھ کی شکل میں، یا کسی اور طرح، سب حرام ہے۔

حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو فرمایا کہ "تم میں سے بعض لوگ آگ کے انگارے لے کر اپنے ہاتھ ہاتھ میں رکھ لیتے ہیں۔"

البتہ عُلماء کا اس میں اختلاف ہے کہ چھوٹے بچوں کو سونا اور ریشم کا استعمال کرانا صحیح ہے یا نہیں۔ بعض لوگوں نے رخصت دی ہے لیکن اکثر عُلماء نے اسے غلط ہی قرار دیا ہے، اس حدیث کے عموم سے استدلال کرتے ہوئے آپ ﷺ نے ریشم اور سونے کے بارے میں ارشاد فرمایا "یہ دونوں میری اُمت کے مردوں پر حرام ہیں اور عورتوں کیلئے حلال ہیں۔"

ظاہر ہے کہ اس ارشاد میں بچے بھی داخل ہوں گے۔ یہی امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے بزرگوں کا مذہب ہے۔ واللہ اعلم۔

❋❋❋

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام کا اپنے آقا کے پاس سے بھاگ جانا

صحیح مُسلم میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا:''جب غلام (اپنے آقا کے پاس سے) سے بھاگ جائے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔''ایک حدیث میں ارشاد ہے''جو کوئی غلام (اپنے آقا کے پاس سے فرار ہو جائے) تو اس سے اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے۔''

اور حضور اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ''تین آدمیوں کی نہ نماز قبول کی جاتی ہے اور نہ ان کی کوئی نیکی آسمانوں پر اٹھائی جاتی ہے۔ان تینوں میں سے آپ ﷺ نے ایسے غلام کا بھی ذکر فرمایا ہے جو اپنے آقا کو ناراض کر کے بھاگ جائے۔''

***

رہ کے دنیا میں کوئی بشر کو نہیں زیبا غفلت
موت کا دھیان بھی لازم ہے کہ ہر آن رہے
جو بشر آتا ہے دنیا میں یہ کہتی ہے قضا
میں بھی پیچھے چلی آتی ہوں ذرا دھیان رہے

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا

مثلاً کسی شیخ صاحب کا یا بت کا یا شیطان کا نام لے کر ذبح کرنا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ لَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ﴾ (سورۂ انعام:۱۲۱)

ترجمہ: ''اور مت کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا۔''

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر اللہ کے نام پر ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت کھانا حلال نہیں' اسی طرح غیر مسلم کا ذبیحہ بھی حلال نہیں ہے۔

مفسرین نے فرمایا ہے کہ اللہ کا نام نہ لینے سے مراد یہ ہے کہ غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو' ورنہ مسئلہ یہ ہے کہ اگر مسلمان ذبح کرے اور اللہ کا نام لینا بھول جائے تب بھی ذبح صحیح ہے' برخلاف ذبیحہ کافر کے کہ اس کا ذبح کرنا کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے ایک شخص نے مسئلہ پوچھا کہ ایک شخص نے جانور ذبح کیا ہے مگر بسم اللہ کہنا بھول گیا' اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ کا نام تو ہر مسلمان کی زبان پر (ہر وقت) رہتا ہے۔'' (یعنی بغیر ذکر بسم اللہ کے بھی مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے)۔

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جان بوجھ کر غلط نسب بیان کرنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جس شخص نے جان بوجھ کر اپنا نسب غلط بیان کیا اس پر جنّت حرام ہے۔''

ایک حدیث میں ہے کہ ''اپنے نسب کو اپنے والد کے بجائے کسی اور کی طرف منسوب مت کرو، جو شخص ایسا کرے وہ کافر ہے۔''

یہ بھی ایک حدیث میں ہے ''جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔''

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''ہم میں سے جس شخص نے اپنا نسب اپنے باپ کے علاوہ کسی اور سے بیان کیا اس نے کُفر کیا، اور جو شخص اس چیز کا دعویٰ کرے جو اس کی نہیں ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنّم میں بنالے، اور جس شخص نے کسی کو کافر کہا یا اللہ کا دشمن کہا تو وہ اگر درحقیقت ایسا نہیں ہے تو یہ کلمہ خود اس کی طرف لوٹ جاتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ عفو و عافیت کا معاملہ فرمائیں اور اپنی مرضیات کی اتباع کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین۔

❋❋❋

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لڑائی جھگڑا کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ يُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ وَ هُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۞ وَ اِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَ يُهْلِكَ الْحَرْثَ وَ النَّسْلَ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۞﴾

(سورۂ بقرہ: ۲۰۴، ۲۰۵)

ترجمہ: "اور بعض ایسے بھی ہیں جن کی بات دُنیا کی زندگی میں آپؐ کو بھلی معلوم ہوتی ہے، وہ اپنے دل کی باتوں پر خدا تعالیٰ کو گواہ بھی کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ سخت دشمن اور جھگڑالو ہے، اور جب پیٹھ پھیر کر جاتا ہے تو ملک میں فساد ڈالنے اور کھیتی اور مویشیوں کو برباد کرنے کی کوشش کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کو فساد پسند نہیں ہے۔"

ایک حدیث میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ "مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس کا قتل کفر ہے۔" اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ﴾ (سورۂ بقرہ: ۱۹۱)

ترجمہ: "فتنہ فساد قتل سے بھی سخت چیز ہے۔"

بعض بزرگوں نے فرمایا کہ "میں نے جھگڑے، خصومت سے زیادہ دین کو برباد کرنے والی اور دل کو مصروف کرنے والی کوئی چیز نہیں دیکھی۔"

ترمذی میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "تیرے گنہگار ہونے کیلئے یہ کافی ہے کہ تو ہر وقت جھگڑالو رہے۔"

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا "کوئی قوم ہدایت کے بعد گمراہ نہیں ہوتی مگر یہ کہ وہ جھگڑوں میں پڑ گئی ہو۔"

❋❋❋

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرورت سے زائد پانی کا روکنا

﴿قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَاءٍ مَّعِيْنٍ ۝﴾

(سورۂ ملک:۳۰)

ترجمہ: ''آپ فرمایئے! اگر تمہارا پانی زمین کی گہرائی میں اتر جائے تو پھر وہ کون شخص ہے جو تمہیں پانی نکال کر دے۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''(کاشتکار کو) سبزہ زاری سے محروم کرنے کے لئے پانی دینے سے انکار نہ کرو۔''

نیز آپ ﷺ کا ارشاد ہے ''جس شخص نے زائد پانی یا زائد گھاس دوسرے کو دینے سے انکار کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنے فضل سے اسے محروم کردے گا۔''

''جو شخص کسی کو پانی دینے سے منع کردے اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس سے فرمائیں گے جس طرح تو نے اس چیز سے لوگوں کو محروم کیا ہے جو تیری محنت کی کمائی نہیں تھی (یعنی پانی کہ وہ کسی کی کمائی نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی عنایت ہے) اسی طرح آج میں تجھ کو اپنی مہربانی سے محروم کروں گا۔''

اللہ اپنے فضل سے ہم سب کو اپنے غضب سے محفوظ فرمائیں۔ آمین۔

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ناپ تول میں کمی کرنا

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۞ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۞ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۞﴾ (سورۃ المطففین:۱تا۳)

ترجمہ: ''بربادی ہے تطفیف کرنے والوں کے لئے' جو لوگ جب تول کر لیتے ہیں تو برابر تولتے ہیں' اور جب دینا ہوتا ہے تو تول و وزن میں کمی کر دیتے ہیں۔''

سدی فرماتے ہیں کہ جس وقت نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو مدینہ میں ابو جہینہ نامی ایک تاجر تھا' اس کے پاس دو ترازو تھے' دیتے وقت ایک سے تولتا تھا اور لیتے وقت دوسرے سے تولتا تھا' اسی سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو قوم ناپ تول میں کمی کرے گی۔ اس سے نباتات روک لئے جائیں گے اور وہ خشک سالی کی شکار ہو جائے گی۔ (اور اگر توبہ نہ کی تو آخرت کا عذاب علیحدہ رہا)۔

حکایت

مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میرا پڑوسی اس حال میں میرے پاس آیا کہ وہ قریب الموت تھا اور کہہ رہا تھا ''آگ کے دو پہاڑ ہیں' آگ کے دو پہاڑ ہیں۔'' اس نے کہا میرے پاس دو ترازو تھے' ایک سے خریدتے وقت تولتا تھا دوسرے سے دیتے وقت' (یہی اس وقت دو آگ کے پہاڑوں کی شکل میں اس کے سامنے تھے۔) مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اٹھا اور اس میں سے ایک ترازو دوسرے پر رکھ دیا' وہ چلانے لگا اور کہا' مالک! ایسا کرنے سے میری تکلیف اور بڑھ رہی ہے' پھر وہ اسی حالت میں مرگیا۔

بعض بزرگوں نے فرمایا کہ ہم ایک قریب الموت مریض کے پاس گئے اور اسے کلمہ کی تلقین کی' مگر وہ کلمہ پڑھ ہی نہیں سکتا تھا' بعد میں اس کو ذرا افاقہ ہوا اور ہم نے کلمہ نہ پڑھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکنے کی وجہ پوچھی' اس نے کہا ترازو کا ایک کانٹا میری زبان میں اٹک گیا تھا جس کی وجہ سے کلمہ پڑھنے سے عاجز تھا' ہم نے کہا تجھ کو اللہ کی قسم ہے کیا تو کم تولتا تھا؟ اس نے کہا کم تو نہیں تولتا تھا لیکن میں نے تولنے کا طریقہ سیکھا ہی نہیں تھا اور اس کے اوزان سے صحیح طور پر واقف نہیں تھا۔

اللہ بچائے! یہ انجام تو اس شخص کا ہوا جو لاعلمی سے کمی زیادتی کرتا تھا اور جو جان بوجھ کر کم تولے اس کا کیا انجام ہوگا؟

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کے عذاب سے نڈر ہو جانا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ﴾

(سورۂ انعام:۴۴)

ترجمہ: ''یہاں تک کہ جو نعمتیں ان کو دی گئی تھیں ان پر اترانے لگے تو ہم نے انہیں یکا یک پکڑ لیا تو وہ نا اُمید ہو گئے۔''

حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ ہمیشہ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ۔

کسی نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! کیا آپ کو ہمارے بگڑ جانے کا اندیشہ ہے؟'' فرمایا: ''بیشک (لوگوں) کے دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے بیچ میں ہیں' جس طرح چاہتا ہے انہیں پھیرتا رہتا ہے۔''

صحیح حدیث میں ہے کہ ''ایک آدمی جنتیوں کے اعمال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے' پھر اچانک تقدیر غالب آ جاتی ہے اور جہنمیوں کی حرکتیں کرنے لگتا ہے' یہاں تک کہ اس میں داخل ہو جاتا ہے۔''

صحیح بخاری میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی جنتیوں والے اعمال کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جہنمی ہوتا ہے' اور ایک جہنمیوں کی سی حرکات کرتا رہتا ہے لیکن بالآخر وہ جنتی ہوتا ہے۔ (اصل میں بات یہ ہے کہ) اعتبار خاتمہ کا ہے۔'' (یعنی ممکن ہے کہ ایک شخص زندگی بھر مومن رہے اور عین موت کے وقت کافر ہو جائے' اور ایک شخص زندگی بھر کفر و شرک کرتا رہے اور بالآخر مومن ہو جائے' اس لئے اپنے خاتمہ کے برباد ہونے اور خراب ہونے سے بے خوف اور مامون نہیں ہونا چاہئے' بلکہ ہر وقت ڈرتے رہنا اور مقلب القلوب سے حفاظت و ثبات کی دعائیں مانگتے رہنا چاہئے)۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بلعم بن باعورا کا قصہ بیان کیا ہے کہ وہ صاحب علم و

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب معرفت تھا' لیکن بعد میں اس کا ایمان سلب کر لیا گیا اور حالت کفر میں مرا۔

حکایت

برصیصا راہب کا واقعہ بھی ایسا ہی ہے کہ وہ عابد و زاہد اور مسجد کا خدمت گذار تھا' اذان کہا کرتا تھا۔ ایک دن اذان کہنے مسجد کے مینار پر چڑھا' وہاں سے اس کی نظر پڑوس کی نصرانی گھرانے کی ایک لڑکی پر پڑی اور وہ اس کے حسن و جمال کا گرفتار اور اس کی محبت کا شکار ہو گیا۔

اتر کے اس کے گھر گیا اس نے کہا کیسے آئے؟ بتلایا کہ میں تجھ سے شادی کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اس نے کہا تم مسلمان ہو اور میں نصرانی' میرے والد اس طرح نکاح نہیں کریں گے۔ برصیصا نے کہا مجھے نصرانی بنا لو۔ اس نے کہا یہ ٹھیک ہے' اگر خود تم چاہتے ہو تب۔ وہ نصرانی ہو کر اس کے گھر میں رہنے لگا۔ ابھی شادی بھی نہیں ہوئی تھی کہ وہ کسی کام سے کوٹھے پر چڑھا تھا کہ دھم سے گرا اور موت کے گھاٹ اتر گیا' نہ تو آخرت بن سکی اور نہ دنیا ہی کی آرزو بر آئی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے اور خاتمہ کی خیر مانگتے رہنے کی سخت ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے نبی ﷺ کی سچی اور پکی محبت نصیب فرمائیں جو ہمیں آپ ﷺ کی ہر ہر ادا پر عاشقانہ فدائیت و شیدائیت سکھا دے۔ آمین۔

***

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلاعنوان

کبیرہ ۶۳ کا بقیہ آخری حصہ اور اس باب کا شروع کا بیشتر حصہ اصل کتاب میں موجود نہیں ہے۔ البتہ فہرست میں یہ عبارت ہے: "الکبیرۃ الرابعۃ والستون اذیۃ اولیاء اللّٰہ" جب کہ اس عنوان سے متعلق مضمون نمبر ۵۴ "اللہ کے نیک بندوں کو ستانا" کے تحت آچکا ہے۔ پھر اس نمبر کے تحت جو عبارت موجود ہے اس سے خاطر خواہ نتیجہ اخذ کرنا مشکل ہے' اس لئے اس کا ترجمہ نہیں کیا گیا۔ البتہ بعض وہ گناہ ہیں جو کبیرہ ہیں لیکن مُصنّف نے ان کا مُستقل ذکر نہیں کیا ہے۔ اس عنوان کے تحت ہم صرف ان کی فہرست پیش کر دیتے ہیں تا کہ کم از کم ان کے کبیرہ ہونے کا علم ہی ہو جائے۔ (از مترجم)

① کسی کا مال غَصَب کرنا۔
② نماز قضاء کرنا۔
③ عُلماء اور حفاظ کو بُرا کہنا اور انہیں بدنام کرنا۔
④ باوجود قدرت کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دینا۔
⑤ کسی عورت کو برائی پر آمادہ کرنے کے لئے دلالی کرنا۔
⑥ قرآن مجید یاد کر کے اس کو بھول جانا (اگر کسی مرض یا ضُعف سے ہو جائے تو اس میں داخل نہیں)۔
⑦ کسی جاندار کو آگ میں جلانا (ایسے موذی جانور جن کا جلانا ہی ضروری ہو تو مضائقہ نہیں)۔
⑧ کسی عورت کو شوہر کے پاس جانے اور حقوقِ شوہری ادا کرنے سے روکنا۔
⑨ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا۔
⑩ کسی مُسلمان یا غیر مُسلم کی غیبت کرنا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑪ مال میں اسراف یعنی مصلحت اور ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا۔

⑫ اپنی عورت کو ماں یا بیٹی کے مثل کہنا۔

⑬ کسی صغیرہ کو بار بار کرنا۔

⑭ گناہ میں کسی کی مدد کرنا۔

⑮ گانا سننا اور عورت کا گانا۔

⑯ لوگوں کے سامنے ستر کھولنا۔

⑰ حق واجب کے ادا کرنے میں بخل کرنا۔

⑱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے افضل کہنا۔

⑲ لوگوں کے نسب کو طعنے دینا۔

⑳ مخلوق کے تقرب کے لئے جانور کی قربانی دینا۔

㉑ کوئی بری رسم جاری کرنا یا اس کی دعوت دینا۔

㉒ کسی مسلمان کو تلوار، چاقو یا دھاردار چیز سے اشارہ کرنا۔

㉓ حرم محترم میں الحاد و گمراہی کی بات کرنا۔

㉔ بھنگ یا کوئی اور نشہ آور چیز کھانا۔

㉕ مسلمان کو کافر کہنا۔

㉖ ایک سے زائد بیویاں ہوں تو حقوق میں برابری نہ کرنا۔

㉗ استمنا بالید (اپنے ہاتھ سے منی خارج کرنا)۔

㉘ حائضہ عورت سے جماع کرنا۔

㉙ عالم کا اپنے علم پر عمل نہ کرنا۔

㉚ کھانے کی چیز کو برا کہنا۔

㉛ رقص (ناچ) کرنا۔

㉜ دین پر دنیا کو ترجیح دینا۔

㉝ دوسروں کے گھر میں جھانکنا اور بلا اجازت داخل ہونا۔

㉞ حقارت سے کسی پر ہنسنا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

٦٥ چھپ کر کسی کی باتیں سُننا۔

٦٦ بُرے لقب سے کسی کو پکارنا یا اُس کا ذکر کرنا۔

٦٧ نابینا کو غلط راستہ بتانا۔

٦٨ اولاد میں برابری نہ کرنا۔

٦٩ بیک وقت ایک سے زائد طلاق دینا۔

٧٠ بلا ضرورت کتا پالنا۔

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلا عذر جماعت کی نماز چھوڑ دینا

نمازِ جمعہ نہ پڑھنا

ارشادِ خداوندی ہے:

﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَّقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سَالِمُوْنَ ۝﴾ (سورۃ القلم: ۴۲، ۴۳)

ترجمہ: ''جس دن کہ ساق کی تجلی ہوگی اور وہ سجدے کیلئے بلائے جائیں گے تو وہ (سجدہ) نہ کر سکیں گے' ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی اور چہروں پر ذلت چھائی ہوئی ہو گی۔ (وجہ اس کی یہ ہے کہ) وہ دنیا میں نمازوں کے لئے بلائے جاتے تھے اور وہ اچھے خاصے رہ کر بھی (نہیں پہنچتے تھے)۔''

ابراہیم تیمی رحمہ اللہ (اس آیت کی تفسیر میں) فرماتے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں فرض نمازوں کی طرف اذان واقامت کے ذریعہ بلائے جاتے تھے (مگر وہ حاضر نہ ہوتے)۔

سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ وہ ہیں کہ ''حی علی الصلوٰۃ' حی علی الفلاح'' مگر اس کا (عملی) جواب نہیں دیتے تھے' حالانکہ وہ صحت مند بھی ہوتے۔ (یعنی بلا عذر شرعی جماعت سے نماز پڑھنے کا اہتمام نہیں کرتے تھے)۔

کعب احبار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم یہ آیت جماعت میں حاضر نہ ہونے والوں کے بارے میں اتری ہے۔ (آپ ہی فرمایئے) کہ جماعت میں حاضر نہ ہونے والوں کے لئے اس سے بڑی وعید کیا ہوگی؟

اور جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو صحیحین میں ایک روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''میرا جی چاہتا ہے کہ نماز کا حکم دوں اور جماعت ٹھہر جائے پھر کسی کو اپنی جگہ امام بنا کر میں کچھ جوانوں کو لے کر جن کے ساتھ ایندھن ہو' ان گھروں پر پہنچوں جو جماعت میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاضر نہیں ہوئے اور ان کے گھروں کو آگ لگا کر ان پر ڈھا دوں۔

ظاہر ہے کہ اتنی بڑی وعید معمولی بات پر تو ہو نہیں سکتی' البتہ ترکِ واجب پر یہ وعید ہو سکتی ہے۔

صحیح مُسلم میں ہے کہ ایک نابینا نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ! میرا کوئی ایسا رہبر نہیں ہے جو مجھے مَسجد پہنچا دیا کرے' اس لئے کیا مجھے گھر نماز پڑھنے کی رخصت ہے؟ آپ ﷺ نے ان کو رخصت دے دی' پھر جب وہ جانے لگے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیا تُمہارے گھر اذان کی آواز آتی ہے؟'' انہوں نے کہا: ''ہاں!'' تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''(تو پھر تمہیں رخصت نہیں' عملی طور پر اذان کا) جواب دو۔''

اور ابوداؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ ابن مکتوم رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ''یارسول اللہ! مدینہ میں انسانوں اور جانوروں کا اژدہام رہتا ہے' میں نابینا ہوں اور مَسجد سے دور بھی رہتا ہوں' اور میرا ایک رہبر بھی ہے مگر ہر وقت لانے لے جانے کی خدمت کے لئے تیار نہیں' تو کیا مجھے گھر میں نماز پڑھ لینے کی گنجائش مل سکتی ہے؟'' آپ ﷺ نے استفسار فرمایا کیا اذان سنائی دیتی ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو (پھر عملی طور پر) جواب دو (یعنی مَسجد میں حاضر ہوا کرو) میں تُمہارے لئے گنجائش نہیں پاتا۔

(غور فرمایئے) یہ وہ شخص ہیں جو بینائی سے محروم ہیں (مَسجد سے دُور رہتے ہیں) کوئی رہبر نہیں جو مَسجد میں پانچ وقت لایا لے جایا کرے' لیکن اس کے باوجود آپ ﷺ نے انہیں گھر پر نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دی' تو صحیح وسالم آدمی کو جسے کوئی عذر بھی نہ ہو بے جماعت نماز پڑھ لینے کی اجازت کس طرح مل سکتی ہے؟

اسی وجہ سے جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو دن بھر روزہ رکھتا اور رات بھر عبادت کرتا تھا لیکن جُمعہ و جماعت میں حاضر نہیں ہوتا تھا تو فرمایا کہ اگر وہ اسی حالت میں مر گیا تو جہنّم میں جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آدمی کے کان پگھلے ہوئے سیسے سے بھر دیئے جائیں' یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اذان سنے اور اس کا (عملی) جواب نہ دے (یعنی جماعت میں حاضر نہ ہو)۔ حدیث میں ہے کہ ''جس شخص نے اذان سنی اور وہ بغیر کسی عذر کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلا جماعت نماز پڑھ لے تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔" پوچھا گیا کہ "یا رسول اللہ! عذر سے آپ ﷺ کی کیا مراد ہے؟" فرمایا "مرض یا خوف۔"

حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تین شخصوں پر اللہ کی لعنت ہے۔" پھر آپ ﷺ نے ان میں اس شخص کو بھی گنایا جو "حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح" کو سنے، مگر جماعت میں حاضر نہ ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ مسجد کے پڑوسی کی نماز مسجد ہی میں صحیح ہوتی ہے۔ کسی نے پوچھا کہ مسجد کا پڑوسی کون ہے؟ ارشاد فرمایا جس کو اذان کی آواز آتی ہو۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے "صحیح بخاری" میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ جس شخص کو اس بات کی خواہش ہے کہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے حالتِ اسلام پر ملاقات کرے اس کو چاہئے کہ وہ ان پانچ وقت کی نمازوں کی حفاظت کرے، جب جب اذان کہی جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کو ہدایت والی سُنن عطا فرمائی ہیں اور بیشک یہ "نماز باجماعت" انہیں سُنن ہدیٰ میں سے ہے۔ اور اگر تم لوگ اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو گے، جیسا کہ یہ منافق پڑھتے ہیں تو تم لوگ اپنے نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑ دو گے، اور جب اپنے نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑ دو گے تو ضرور گمراہ ہو جاؤ گے، اور اگر تم ہمارا زمانہ دیکھتے تو (معلوم ہوتا کہ) جماعت سے غیر حاضر وہی رہتا تھا، جو مشہور منافق ہو یا پھر مریض ہو، چنانچہ اگر کوئی شخص دو ساتھیوں کے سہارے مسجد پہنچ سکتا تو جماعت کی نماز کی خاطر ضرور حاضر ہوتا۔

روایت ہے کہ ربیع بن خیثم رحمہ اللہ کے جسم کے ایک حصہ پر فالج گر گیا تھا، وہ اسی حالت میں دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں تشریف لا رہے تھے، لوگوں نے کہا، حضرت! آپ پر فالج گرا ہے، آپ معذور ہیں (گھر پر نماز پڑھ سکتے ہیں)۔ ارشاد فرمایا کہ مسئلہ تو ایسا ہی ہے، تاہم میں نے جب مؤذن کو سنا کہ وہ "حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح" کہہ رہا ہے تو (میں نے سوچا کہ جب کامیابی کے لئے اللہ کا منادی مسجد میں بلا رہا ہے تو سمجھداری یہی ہے کہ) جماعت میں پہنچا جائے، اگرچہ سر سینوں کے بل گھسٹنا پڑے۔

حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری جماعت چھوٹ گئی تو صرف ابو اسحاق بخاری نے میری تعزیت فرمائی حالانکہ اگر میرا کوئی لڑکا مر جاتا تو کم از کم دس ہزار آدمی میری

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تعزیت کو آتے' کیوں کہ لوگوں کے نزدیک دنیا کی مصیبت دین کی مصیبت سے زیادہ بڑی ہوتی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ اپنے باغ میں تشریف لے گئے' وہاں سے لوٹنے تک عصر کی جماعت ہو چکی تھی' آپؓ سخت رنجیدہ ہوئے' اناللہ پڑھی اور لوگوں سے کہا کہ "لوگو! گواہ رہو کہ میں نے اپنا باغ مسکینوں پر صدقہ کر دیا تاکہ عمر کی اس حرکت (ترک جماعت) کا کفارہ ہو سکے۔" (سبحان اللہ! کیا شان تھی ان حضرات کی' واقعی ان حضرات نے ایمان و اعمال کے بنانے پر زبردست محنت فرمائی تھی' اسی لئے ایمان و اعمال کی قیمت کا انہیں احساس تھا' اور عارضی و حقیقی نقصان کے فرق کو خوب سمجھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے ہمیں اس کا ایک ذرہ بھی نصیب فرمادیں تو زہے قسمت)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو ایسے شخص کے بارے میں جو عشاء یا فجر کی نماز میں حاضر نہیں ہوتا تو یہ بدگمانی ہو جاتی تھی کہ وہ منافق ہو گیا ہے۔ (یعنی ان حضرات میں اس بات کا یقین تھا کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک شخص ایمان کا دعویٰ بھی کرے اور جماعت کی نماز میں حاضر نہ ہو' لہٰذا وہ یہ سمجھنے پر مجبور ہو جاتے تھے کہ یہ یقیناً وہ شخص منافق ہو گیا ہوگا)۔

حکایت

عبداللہ بن عمر قواریری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میری نماز عشاء کی جماعت کبھی نہیں چھوٹی تھی' ایک دن اتفاق سے میرے گھر مہمان آ گئے تھے' میں ان کی نوازش میں لگا رہا' اسی میں میری عشاء کی جماعت چھوٹ گئی۔ میں نے مختلف مساجد میں کوشش کی کہ شاید جماعت مل جائے لیکن میں نے دیکھا کہ لوگ نمازیں پڑھ چکے ہیں اور بصرہ کی تمام مساجد بند کر دی گئی ہیں' بالآخر میں عاجز ہو کر اپنے گھر لوٹا' مجھے یاد آیا کہ حدیث میں جماعت کی نماز بے جماعت نماز کے مقابلے میں ستائیس۲۷ گنا بہتر بتائی گئی ہے' اس لئے تلافی مافات کے طور پر میں نے اس رات میں نماز عشاء کو ستائیس۲۷ مرتبہ پڑھا اور سو گیا۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ گویا ہم لوگ کہیں سفر میں ہیں اور قافلہ والے سب آگے بڑھتے جا رہے ہیں اور میں پیچھے ہو گیا ہوں' میں اپنے گھوڑے پر تھا' ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ تم کیوں اتنی مشقت جھیل رہے ہو' تم اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"قافلے سے مل ہی نہیں پاؤ گے' میں نے کہا اس کی وجہ؟ اس شخص نے کہا اس لئے کہ ہم سب نے نماز عشاء جماعت سے پڑھی اور تم نے تنہا۔ چنانچہ میں متنبہ ہوا اور نہایت مغموم ورنجیدہ ہوا (اپنے اس خسارہ پر) اللہ ہی سے ہم مدد اور توفیق کا سوال کرتے ہیں۔ وہ بڑا کریم ورحیم ہے۔ آمین۔

***

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَشْرَفِ الْاَنْبِيَآءِ وَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَّ صَحْبِهٖٓ اَجْمَعِيْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ۝

"اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی پیشی میں لائے جاؤ گے۔ پھر ہر شخص کو اس کا کیا ہوا (بدلہ) پورا پورا ملے گا؟ اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا۔" (بیان القرآن)

یہ آیت شریفہ قرآن حکیم کے نزول میں سب سے پچھلی وحی ہے۔ اس کے نزول کے گیارہ[11] اور ایک روایت میں سترہ[17] روز بعد آپ ﷺ نے دُنیا سے پردہ فرمایا ہے۔

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وصیّت میں ناانصافی کرنا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ﴾ (سورۂ نساء:۱۲)

ترجمہ: "(مگر یہ تقسیم) وصیّت پوری کرنے اور قرض ادا کرنے کے بعد کی گئی ہو' بغیر اس کے کہ کسی کو نقصان پہنچایا جائے۔"

حدیث میں ہے کہ (بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ) کوئی مرد یا عورت (مثلاً) ساٹھ برس تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت وعبادت کرتے رہتے ہیں اور موت سے عین قبل ایسی وصیّت کر دیتے ہیں کہ جس میں کسی وارث کا ضرر یا اسے محروم کرنا مقصود ہوتا ہے تو اس کے لئے جہنّم واجب ہو جاتی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ "جو شخص وارث کو حقِ میراث (کے ادا کرنے) سے بچنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے جنّت کی میراث ختم کر دیں گے۔"

ایک حدیث میں ہے "اللہ تعالیٰ نے ہر صاحبِ حق کو (اس کے احکام بیان کر کے) اس کا حق دلایا ہے لہٰذا اب وارث کے لئے (مزید) کسی وصیّت کی ضرورت نہیں۔

❋❋❋

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھوکہ دینا اور فریب کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ لَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ﴾ (سورۃ فاطر:۴۳)

ترجمہ: ''اور بُری تدبیروں کا وبال (حقیقی) ان تدبیر والوں پر پڑتا ہے۔''

حدیث میں ہے کہ ''مکار اور دھوکہ دینے والا (دونوں) جہنم میں ہیں۔'' ایک حدیث میں آپ ﷺ نے پانچ جہنمیوں کا تذکرہ کیا ہے' اس میں ایک شخص وہ بھی ہے جو صبح و شام لوگوں کو دھوکہ دیتا رہتا ہے۔''

ایک حدیث میں ہے کہ ''جنت میں دھوکہ باز' بخیل اور احسان جتانے والے داخل نہ ہوں گے۔'' نیز اللہ تعالیٰ نے منافقین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ (سورۃ بقرہ:۹)

ترجمہ: ''وہ اللہ کو اور اہل ایمان کو دھوکہ دیتے ہیں۔''

واحدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں' مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ ایسے اعمال کر رہے ہیں جیسے وہ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دے رہے ہوں' ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ یہ ہوگا کہ انہیں قیامت کے دن ایک نور دیا جائے گا جیسا کہ مومنین کو دیا جائے گا' مگر جب یہ پل صراط پر پہنچیں گے تو ان کا نور بجھ جائے گا اور وہ اندھیرے میں رہ جائیں گے۔ (جس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ جہنم میں گر پڑیں گے)۔

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مُسلمانوں کے خلاف جاسوسی کرنا

مُصنّف رحمہ اللہ نے اس باب میں حاطب ابن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے مشہور واقعہ کی جانب اشارہ کیا ہے کہ کس طرح مُسلمانوں کوان پر اس واقعہ کی وجہ سے غصّہ آیا اور حضرت عُمر رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کرنے کی اجازت مانگی مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرما کر انکار کر دیا کہ وہ صحیح النیۃ ہیں' نیز شرکائے بدر میں سے ہیں اس لئے ان کی خصُوصی رعایت فرمائی گئی۔

مسئلہ کی نوعیت کو سمجھنے کے لئے ہم حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کا واقعہ مختصراً ذکر کئے دیتے ہیں۔

حاطب یمن کے رہنے والے تھے' کسی زمانے میں مکّہ مکرمہ میں آ کر بس گئے تھے' وہیں وہ مُسلمان ہوئے' پھر ہجرت بھی کی لیکن ان کے اہل وعیال مکّہ میں ہی تھے۔ ادھر دشمنانِ اسلام مہاجرین کرام رضی اللہ عنہم کے مکّہ میں موجود اہل وعیال سے ظُلم وزیادتی کا معاملہ کیا کرتے تھے۔ اس لئے مُسلمانوں کو فکر لگی رہتی تھی' خصُوصاً حاطب رضی اللہ عنہ کو اس لئے کہ وہاں ان کا کوئی کُنبہ قبیلہ بھی نہ تھا جو ان کے اہل وعیال کی دیکھ بھال کر لیتا۔

فتح مکّہ سے قبل کفارِ قریش نے صُلح حدیبیہ کی دفعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے عملاً صُلح توڑ دی۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پر حملہ کا خُفیہ پروگرام بنا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ یہ پروگرام مشرکین کے علم میں نہ آنے پائے' اس کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا بھی فرمائی تھی۔

انہیں دنوں مکّہ مکرمہ سے ایک پیشہ ور مُغنّیہ مدینہ منورہ آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے تفتیش احوال فرمائی۔ جب اس نے یہ اعتراف کر لیا کہ نہ وہ مُسلمان ہوئی ہے نہ یہ آنا ہجرت کی نیت سے ہے بلکہ وہ مکّہ میں اہل دولت کی خستہ حالی کی وجہ سے معاشی ابتری کا شکار ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبدالمطلب سے کہہ کہ اس کی مدد کرادی۔ اپنے بچوں کی کسمپرسی اور بے سروسامانی کے مدنظر حاطب رضی اللہ عنہ کو خیال آیا کہ اس عورت کے ذریعہ اگر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگی پروگرام سے مکّہ والوں کو مطلع کر دوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو کچھ نقصان نہ ہوگا اس لئے کہ فتح بہرحال خدا کی نصرت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہو ہی جائے گی۔ البتہ اس احسان کے بدلے میں وہ میرے بچوں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہتر سلوک کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ جب وہ عورت جا چکی تو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آپ ﷺ کو اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو ساتھیوں کے ہمراہ اس کے تعاقب میں روانہ فرمایا۔ وہ حضرات تلاش کر کے وہ تحریر واپس لے آئے۔ اس واقعہ کی اطلاع جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہوئی تو انہوں نے عرض کیا "یارسول اللہ! اس شخص نے مسلمانوں سے خیانت کی ہے کہ ان کا راز کفار کو بھیج دیا ہے، مجھے اجازت دیجئے کہ میں اسے قتل کر دوں۔" لیکن حضور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے صاف صاف عرض کیا یا رسول اللہ! میرا ایمان پختہ ہے اور اس فعل سے میرا مقصد اہلِ اسلام سے خیانت کرنا نہ تھا بلکہ مکہ والوں کی ہمدردی اپنے اہل و عیال کے لئے حاصل کرنے کی غرض سے میں نے ایسا کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے سچی بات بتلا دی ہے اس لئے انہیں کچھ نہ کہو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے بہ صراحت فرمایا کہ یہ شریک بدر ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی غلطیوں کو معاف کر کے جنّت کا وعدہ فرما دیا ہے اس لئے ان کو کوئی سزا نہ دی جائے۔ اسی واقعہ کے سلسلہ میں سورۃ الممتحنہ کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں، جن میں اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ پر سرزنش فرمائی اور کفار و مشرکین کو دشمن قرار دے کر ان سے رازدارانہ تعلقات رکھنے سے منع فرما دیا۔ اس واقعہ سے معلوم ہو گیا کہ مسلمانوں کے خلاف جاسوسی کرنا اور ان کے راز فاش کرنا بہت بڑا جرم ہے اور زبردست گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہماری ہر معصیت سے حفاظت فرمائے۔ آمین۔

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تصویریں بنانا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝﴾ (سورۃ احزاب:۵۷)

ترجمہ: ''بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے ایذا پہنچاتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں اللہ کی لعنت ہے اور ان کیلئے ذلت آمیز عذاب تیار ہے۔''

عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''ایذا دینے والوں سے مراد تصویر بنانے والے ہیں۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو لوگ تصویر بناتے ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ جس طرح تم نے انہیں بنایا ہے اسی طرح انہیں زندہ بھی کرو۔''

ایک حدیث میں ہے کہ ''تمام مصورین جہنم میں ہیں، جتنی تصویریں انہوں نے بنائی تھیں انہیں اللہ تعالیٰ ایک جسم دے دیں گے اور ان کے ذریعہ جہنم میں انہیں سزا دی جائے گی۔''

ایک حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سب سے بڑا ظالم وہ ہے جو میری تخلیق کی نقل کرنے لگے (اگر اس کو اس کا دعویٰ ہی ہے) تو ایک دانہ یا ایک ذرہ یا ایک بال پیدا کر کے بتلائے۔

ایک حدیث میں ہے کہ ''قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی اور کہے گی کہ میں تین شخصوں پر متعین ہوں، ہر مشرک پر، ہر سرکش و متکبر پر اور ہر تصویر ساز پر۔''

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کسی ایسے گھر میں جس میں تصویر یا کتا ہو فرشتے نہیں داخل ہوتے۔''

تصویروں سے مراد کسی بھی جاندار کی تصویر ہے، خواہ وہ مجسّمہ کی شکل میں ہوں یا دیواروں اور چھتوں میں منقوش ہوں، یا کسی کپڑے پر بنائی گئی ہوں، یا کسی چیز پر اتاری گئی ہوں۔

تصویر کا ضائع کر دینا ہر اس شخص پر واجب ہے جو اس کے تلف کرنے اور ضائع کرنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر قادر ہو (بشرطیکہ فتنہ وفساد کا اندیشہ نہ ہو) کیوں کہ حیان بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا "میں تم کو اس کام کے لئے نہ بھیجوں جس کے لئے مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا کہ جہاں جہاں تصویر نظر آئے مٹا دو اور جہاں کہیں پختہ قبر دکھائی دے اسے ڈھا دو۔"

اللہ تعالیٰ اپنی مرضیات کے اتباع کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

***

بہر غفلت یہ تری ہستی نہیں
دیکھ جنّت اس قدر سستی نہیں
رہ گزر دنیا ہے یہ بستی نہیں
جائے عیش و عشرت اور مستی نہیں
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے
(مجذوب)

***

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کرنا

حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے' اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرے تو میرے صحابہ کے نہ ایک مُد کے برابر ہو سکتا ہے نہ نصف مُد کے۔"

ایک اور حدیث میں ہے کہ "اللہ (سے ڈرو) اللہ (سے ڈرو) میرے صحابہؓ کے بارے میں میرے بعد کوئی انہیں سب وشتم نہ کرے۔ (یاد رکھو) جس نے ان سے محبت کی اس نے درحقیقت میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی ہے اور جس نے ان سے بُغض رکھا اس نے اصل میں مجھ سے بُغض کی وجہ سے ایسا کیا ہے' جس نے انہیں ستایا (گویا کہ اس نے مجھے ستایا' اور جس نے مجھے ستایا اس نے اللہ کو ستایا' اور جو اللہ کو ستائے قریب ہے کہ اللہ اس کی (سخت) گرفت فرمائیں۔"

اس حدیث میں ان لوگوں کے (بُرے انجام) کا واضح اشارہ ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہتے ہیں' یا بہتان باندھتے ہیں اور ان میں عیوب تلاش کرتے ہیں اور ان کی پارسائی کا انکار کرتے ہیں' اور اسی سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت عنوان ہے آپ ﷺ کی محبّت کا' اور ان سے بُغض دلیل ہے آپ ﷺ سے (العیاذ باللہ) بُغض ہونے کی' جیسا کہ حدیث میں ہے۔ "انصار سے محبت ایمان (کی صفات) میں سے ہے اور ان سے بُغض نفاق (کی علامت) ہے۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل' ان کے حالات وسیر کے مطالعہ سے ہو سکتے ہیں کہ کس طرح انہوں نے آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں اور آپ ﷺ کے بعد بھی دین کی خاطر قربانیاں دی ہیں اور ایمان سیکھنے' اسلام کے پھیلانے' کفار سے قتال وجہاد کرنے' شعائر اسلام کے برملا اظہار کرنے' اللہ کے کلمہ کو سربلند کرنے' فرائض وسُنن کے علوم سیکھنے سکھانے میں اپنے آپ کو اور اپنی جان ومال کو لگایا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ نہ ہوتے تو اسلام کے نہ ہمیں اصول پہنچتے اور نہ فروع اور ہمیں آپ ﷺ کی تعلیمات وہدایت کا کوئی بھی حصّہ نہ ملتا۔ اسی وجہ سے جو شخص ان میں سے کسی کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطعون کرے، یا گالیاں دے اور بُرا بھلا کہے تو وہ دین سے خارج اور ملّت مُسلمہ سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ ان کو بُرا بھلا کہنا اس کی دلیل ہے کہ ان کے بارے میں اس کے دل کے اندر حسد چھپا ہوا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ان آیات کا مُنکر ہے۔ ''اللہ تعالیٰ نے (جس طرح) میرا انتخاب فرمایا ہے (اسی طرح) میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی (خود ہی) مُنتخب فرمایا ہے۔ پھر ان میں سے کسی کو میرا وزیر بنایا اور کسی کو میرا معاون و مددگار۔ جو انہیں بُرا بھلا کہے اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے شخص کے نہ فرائض قبول فرمائیں گے اور نہ نوافل۔

ایک اور حدیث میں اس کے بعد یہ بھی ہے کہ ''ان کے بعد عنقریب ایک ایسی جماعت پیدا ہونے والی ہے جو ان کے عیوب کے درپے ہوگی اور ان کی کوتاہیاں بیان کرے گی، تم ایسے لوگوں کے ساتھ نہ کھانا اور نہ پانی پینا اور نہ ان کے ساتھ رشتے ناطے کرنا اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا اور نہ ان پر (جنازہ کی) نماز پڑھنا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''جب میرے صحابہ کا ذکر آئے تو رک جاؤ، جب ستاروں کا ذکر آئے تو رک جاؤ اور جب تقدیر کا ذکر نکلے تو رک جاؤ۔''

مطلب یہ ہے کہ تقدیر کی بات نکلے تو اس کی گہرائی اور گیرائی کے چکر میں نہ پڑے، اور بہتر یہی ہے کہ سکوت اختیار کرے، کیونکہ اس کی بحث میں پڑنے سے رک جانا ایمان کی علامت ہے اور اس کے خلاف کرنا نفاق کی نشانی ہے۔ یہی ستاروں کا مسئلہ ہے کہ ان کی تفصیلات میں پڑنے سے اندیشہ ہے کہ ستاروں کے فعال یا خودمختار ہونے معتقد ہو جائے، اور اگر کوئی ایسا عقیدہ رکھے گا تو مشرک ہو جائے گا۔ اسی طرح جو شخص صحابہ رضی اللہ عنہم کے عیوب پھیلائے اور ان کی کمزوریاں تلاش کرے وہ منافق ہے۔ اس لئے ہر مُسلمان پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے، اس کے رسول ﷺ سے، اور ان کی لائی ہوئی شریعت سے، اور ان کے دین کے پھیلانے میں اولین مددگار جماعت (یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم) سے، اور ان کی اولاد، احفاد، ازواج سے، اور جو ان کی راہ اختیار کرے اور ان کے مبارک طریقہ کو اپنا لے ان سے، اور ان سے محبت رکھنے والوں سے محبت رکھے، اور جو ان سے بُغض رکھے، اس سے بُغض رکھے، کیونکہ ایمان کی مضبوط کڑی حُبّ فی اللہ اور بُغض فی اللہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہ گئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب تو وہ اس قدر ہیں کہ یہاں ان کا احصاء مشکل ہے' البتہ علماء فرماتے ہیں کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے افضل عشرۂ مبشرہ ہیں اور ان میں سب سے افضل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ' ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ' ان کے بعد عثمان غنی رضی اللہ عنہ' ان کے بعد علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں' اس میں سوائے بدعتی' منافق اور خبیث شخص کے کسی اور کو شک نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی' اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سچی محبت اور کامل اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

الحمد للہ آج بتاریخ ۸ رجب المرجب ۱۴۰۸ھ شب جمعہ میں اس کتاب کی تلخیص و ترجمہ سے فراغت ہوئی۔ "فالحمد للہ اولہ و آخرہ و ظاہرہ و باطنہ۔

***

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ھماری دیگر مطبوعات

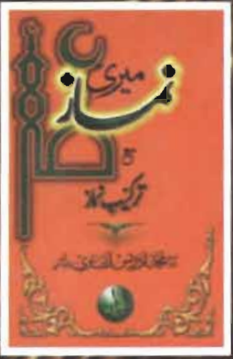

المیزان ناشران و تاجران کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان
Ph.:042-7122981, 7212762
E-mail: info@almezaanpublishers.com
URL: www.almezaanpublishers.com